e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 55 Saturday , November 20 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۵۵) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۲۰-نومبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۹/جمادی الثانی-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

پی ایم مودی آج لکھنؤ میں

لکھنؤ۔ وزیراعظم نریندر مودی 21 نومبر کو لکھنؤ کے ایک روزہ مختصر دورے کے دوران پانچویں ہنرمندی کے جلسۂ تقسیم اسناد میں شرکت کریں گے۔ سرکاری ذرائع نے جمعہ کو بتایا کہ مسٹر مودی 21 نومبر کو شام تقریباً 5:30 بجے لکھنؤ کے گومتی نگر واقع اندرا گاندھی پرتشٹھان میں منعقد ہونے والے پانچویں ہنرمندی کے جلسۂ تقسیم اسناد میں شرکت کریں گے۔ اس موقع پر وہ موجود اجتماع سے خطاب بھی کریں گے۔ تعلیمی سال 2021-22 میں شروع ہونے والا ہنرمندی کا جلسۂ تقسیم اسناد، ہنرمندی کی ترقی کے شعبے میں بہترین کارکردگی کو تسلیم کرنے اور تربیت یافتہ نوجوانوں کے عملی زندگی میں قدم رکھنے کے موقع کو جشن کے طور پر منانے والا ایک سالانہ قومی پلیٹ فارم بن کر ابھرا ہے۔ اپنے آغاز سے ہی اس تقریب میں ہنرمندی کی ترقی کے نظام سے وابستہ ملک بھر کے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ اور نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والوں کو اعزاز سے نوازا جاتا رہا ہے۔

راجستھان: الیکشن اسٹاف سے بھری بس حادثہ کی شکار

راجستھان کے پالی ضلع میں انتخابی محکمہ کے ملازمین، یعنی الیکشن اسٹاف کو لے جانے والی ایک بس سڑک حادثہ کا شکار ہوگئی۔ بتایا جارہا ہے کہ جیتارن سے بیاور جارہی بس بیراٹیا خورد کے قریب اچانک بے قابو ہوکر پلٹ گئی۔ اس حادثہ میں بس میں سوار 20 سے زائد الیکشن اسٹاف زخمی ہوئے ہیں۔ حادثہ کے بعد موقع پر چیخ و پکار اور افراتفری مچ گئی۔ مقامی لوگوں کی مدد سے زخمیوں کو بس سے باہر نکال کر اسپتال پہنچایا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انتخابی محکمہ کے ملازمین بس میں سوار ہوکر جیتارن سے بیاور کی طرف جارہے تھے۔ اسی دوران بیراٹیا خورد کے قریب اچانک ایک سانڈ سڑک پر آگیا۔ سانڈ کو بچانے کی کوشش میں بس ڈرائیور نے گاڑی سے اپنا کنٹرول گنوادیا۔ اس کے نتیجے میں بس سڑک پر بے قابو ہوکر پلٹ گئی۔ بس پلٹتے ہی اس میں سوار ملازمین میں افراتفری مچ گئی۔ کئی ملازمین بس کے اندر پھنس گئے۔

دنیا میں جنگ اور بدامنی پر بحث غالب

پی ایم مودی

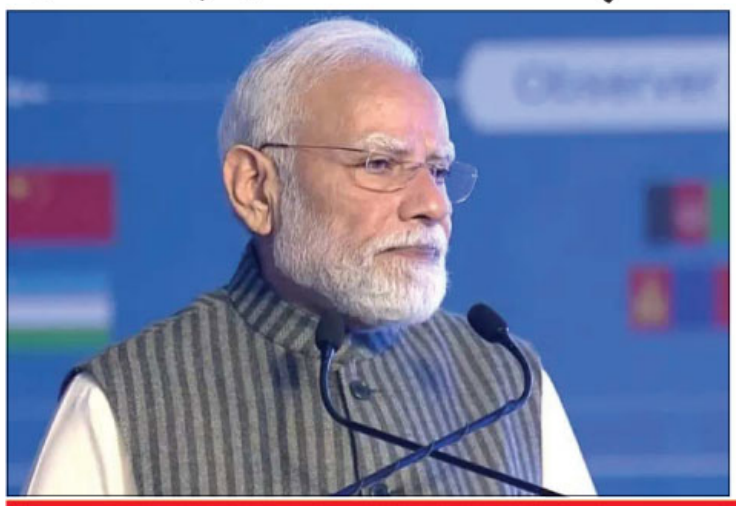
پرانے قلعے میں پہلے ایس سی او تہذیبی مکالمہ فورم کا افتتاح، آپریشن سندور کے بعد پہلی بار پاکستانی وزیر مسعود ملک بھی شریک

نئی دہلی (ایجنسی) وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کی شام دہلی کے پرانے قلعے میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے پہلے تہذیبی مکالمہ فورم کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ جب دنیا میں جنگ اور بدامنی پر بحث ہورہی ہے، ایسے وقت میں بھارت میں مختلف تہذیبوں کے درمیان مکالمے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ دنیا اس وقت انتشار کے دور سے گزر رہی ہے۔ ایسے حالات میں ثقافتی روابط اور باہمی تعاون کے ذریعے امن کی راہ کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ پروگرام میں شریک پاکستانی وزیر مسادک مسعود ملک نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ اس فورم کے انعقاد کے بعد بھارت اور پاکستان سمیت تمام ممالک کے درمیان تعلقات بہتر ہوں گے۔ 20 سے 22 نومبر تک جاری رہنے والے ایس سی او فورم میں پاکستان سمیت کئی ممالک کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ آپریشن سندور کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب پاکستان کا کوئی وزیر بھارت آیا ہے۔ فورم کے دوران پرانے قلعے میں بھارت کے تہذیبی ورثے اور ثقافت پر مبنی نمائشیں بھی لگائی گئی ہیں۔

پاکستانی وزیر مصدق مسعود ملک نے کہا کہ ثقافت کا کردار صرف دو ممالک کے درمیان ہی نہیں بلکہ پورے خطے کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ ایک دوسرے کے خیالات اور طرزِ زندگی کو سمجھے بغیر آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے۔ باہمی مکالمے ہی سے ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے اور پورے خطے کی ترقی میں مدد مل سکتی ہے۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ بھارت کے عظیم ریاضی داں برہما گپت کے نظریات بیرونِ ملک تک پہنچے، جبکہ صوفی روایت نے بھارت میں قوالی کو فروغ دیا۔ ممالک کے درمیان ثقافتی تبادلے کا یہ سلسلہ آج بھی جاری رہنا چاہیے۔ ایسے میں ایس سی او جیسے پلیٹ فارموں کا کردار نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل ذرائع نے ثقافتی روابط کے نئے امکانات پیدا کر دیے ہیں۔ اب مختلف ممالک کے لوگ چند منٹوں میں ایک دوسرے سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ ایس سی او کے رکن ممالک کو ان امکانات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

وزیراعظم نے کہا کہ آج دنیا میں عوام سے عوام کے روابط کی بات کی جاتی ہے، لیکن تقریباً پانچ ہزار سال پہلے بھی وادیٔ سندھ اور میسوپوٹیمیا کے درمیان تجارت ہوتی تھی۔ بھارت، چین اور وسطی ایشیا تجارتی راستوں کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔ نالندہ جیسی جامعات علم کے تبادلے کے اہم مراکز تھیں۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ ایس سی او نے چند ماہ قبل ہی اپنے قیام کے 25 سال مکمل کیے ہیں۔ ایسے میں ثقافتی اور تہذیبی تعاون سے رکن ممالک کے درمیان تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس فورم کے ذریعے ایک نئی روایت کا آغاز ہوگا اور اسے تاریخی حیثیت حاصل ہوگی۔

دہلی کے پرانے قلعے کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ یہ بھارت کا ایک شاندار ثقافتی ورثہ ہے اور اس کی تاریخ مہابھارت کے دور تک جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مقام پر منعقدہ پروگرام میں بدھ مت کے فلسفے کی پیش کش اور بھگوان ہنومان کے سفر کے ذریعے محبت اور اتحاد کا پیغام دیا گیا۔ مودی نے کہا کہ محبت اور اتحاد کی یہ تعلیمات جتنی قدیم ہیں، اتنی ہی آفاقی بھی ہیں۔ یہ لوگوں کو آسانی سے ایک دوسرے سے جوڑتی ہیں اور موجودہ دور کی اہم ضرورت بھی ہیں۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ یہ ایس سی او کا پہلا تہذیبی مکالمہ فورم ہے۔ انہوں نے تمام شرکا کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ جب دنیا میں جنگ اور بدامنی پر بحث غالب ہے، ایسے وقت میں ہم بھارت میں تہذیبوں کے درمیان مکالمہ کر رہے ہیں۔ یہ اس لیے بھی اہم ہے کہ عالمی امن کے قیام کے لیے ثقافتی روابط ضروری ہیں۔



ایس سی او فورم سے ہند۔پاک تعلقات میں بہتری کی امید: پاکستانی وزیر



نئی دہلی: پاکستان کے وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی وماحولیاتی رابطہ کاری مصدق مسعود ملک نے جمعہ کو امید ظاہر کی کہ برصغیر کے ممالک، بشمول بھارت اور پاکستان، کے درمیان تعلقات بہتر ہوں گے۔ انہوں نے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے پہلے تہذیبی مکالمہ فورم کو مشترکہ تاریخ، ثقافت اور تہذیب پر کثیر ملکی سطح پر تبادلۂ خیال کا ایک ''بہترین موقع'' قرار دیا۔ مصدق ملک نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ خطے کے ممالک وسیع تر نقطۂ نظر اختیار کرتے ہوئے مشترکہ علاقائی ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے مل کر کام کریں گے۔ بھارت اور پاکستان کے تعلقات میں اس فورم کے بعد بہتری کے امکان سے متعلق سوال پر مسادک ملک نے کہا، ''میرا خیال ہے کہ ہمارے تمام ممالک کے باہمی تعلقات بہتر ہوں گے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، خطہ اس وقت تبدیلی کے دور سے گزر رہا ہے۔ جغرافیائی سیاست کی بنیادیں بہت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ ہم وسیع تر تناظر میں معاملات کو دیکھیں گے اور اس میں تمام سیاسی وسماجی مسائل کے ساتھ باہمی گفتگو کے تمام پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے خطے کے مشترکہ ایجنڈے کو آگے بڑھائیں گے۔''

فاروق عبداللہ نے کہا: پاکستانی وزیر کی ہندوستان آمد ایک اچھی شروعات

جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے ایس سی او فورم میں شرکت کے لیے پاکستان کے وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی مسادک ملک کی بھارت آمد کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس سے بھارت اور پاکستان کے تعلقات میں بہتری کی ایک نئی شروعات ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پرانے مسائل کو دوبارہ اٹھانے کے بجائے امن اور بات چیت پر توجہ دینی چاہیے۔ عبداللہ نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ، روسی صدر ولادیمیر پوتن اور چین کے صدر شی جن پنگ کی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بات چیت سے بہتر کوئی راستہ نہیں ہوسکتا۔

سی ایم یوگی کی والدہ ساوتری دیوی نہیں رہیں

91 سال کی عمر میں آخری سانس لی، آخری رسومات ہریدوار میں ادا کی جائیں گی، پی ایم مودی، نبین، شاہ اور راجناتھ نے تعزیت کا اظہار کیا





ہریدوار/ پوڑی گڑھوال (ایجنسی) اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی والدہ ساوتری دیوی کا انتقال ہوگیا ہے۔ انہوں نے 91 سال کی عمر میں آخری سانس لی۔ ساوتری دیوی کی آخری رسومات چنڈی گھاٹ، ہریدوار میں ادا کی جائیں گی۔ ہریدوار پنچور گاؤں کا آبائی گھاٹ ہے۔ روایتی طور پر، گاؤں والے اپنے رشتہ داروں کو آخری رسومات کے لیے ہریدوار لے جاتے ہیں۔

وہ ضعیفی سے جڑی کئی بیماریوں میں مبتلا تھیں اور اتراکھنڈ کے پوڑی گڑھوال ضلع واقع پنچور گاؤں میں اپنا آخری وقت گزار رہی تھیں۔ یہ یوگی آدتیہ ناتھ کا آبائی گاؤں بھی ہے۔ ان کا خاندان اسی گاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یوگی آدتیہ ناتھ کی پیدائش اتراکھنڈ میں ہی ہوئی تھی۔ ان کا بچپن پنچور گاؤں میں گزرا۔ مئی 2022 میں یوگی آدتیہ ناتھ طویل عرصہ بعد اپنے آبائی گاؤں پنچور پہنچے تھے۔ اس دوران انہوں نے اپنی والدہ ساوتری دیوی سے ملاقات کی تھی۔ اس وقت وزیراعلیٰ یوگی نے ماں کے پاؤں چھو کر آشیرواد لیا تھا۔ اس کے بعد جون 2024 میں بھی وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اتراکھنڈ گئے تھے۔ اس دوران وہ رشی کیش کے ایمس اسپتال پہنچے تھے، جہاں ان کی والدہ ساوتری دیوی زیر علاج تھیں۔

یوگی آدتیہ ناتھ کی والدہ کے انتقال پر تعزیتی پیغام کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی، مرکزی وزراء راجناتھ سنگھ اور امت شاہ، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر نتن نبین اور دیگر سیاسی جماعتوں کے سربراہان سمیت مختلف رہنماؤں نے اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر مودی نے فون پر یوگی آدتیہ ناتھ سے بات کی اور ان سے اظہار تعزیت کیا۔ وہیں مسٹر شاہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے تعزیتی پیغام میں کہا، اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی والدہ ساوتری دیوی جی کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ ماں کو کھونے کا غم زندگی کا ایسا نقصان ہے، جس کی کبھی تلافی نہیں ہو سکتی۔ اس دکھ کی گھڑی میں میری ہمدردیاں یوگی جی اور پورے سوگوار خاندان کے ساتھ ہیں۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ مرحومہ کو اپنے قدموں میں جگہ عطا فرمائیں اور سوگوار خاندان کو اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کی طاقت دیں۔

راجستھان کے پنچایت انتخابات میں کانگریس کا دبدبہ، وزیراعلیٰ اور کئی وزرا اپنے مضبوط گڑھ نہیں بچا سکے

نئی دہلی: راجستھان میں پنچایتی راج انتخابات کے نتائج میں کانگریس نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے مقابلے بڑی کامیابی حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ کانگریس کے مطابق ریاست کی پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد کے انتخابات میں پارٹی کو عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہوئی ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے انتخابی نتائج پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے راجستھان کے عوام کا شکریہ ادا کیا اور اسے بی جے پی حکومت کی پالیسیوں کے خلاف عوام کا واضح پیغام قرار دیا۔ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں بتایا کہ راجستھان کی کل 419 پنچایت سمیتیوں میں سے اب تک 384 کے نتائج سامنے آچکے ہیں۔ ان کے مطابق ان میں سے 289 پنچایت سمیتیوں میں کانگریس کے بورڈ بننے جا رہے ہیں، جبکہ بی جے پی صرف 85 پر سمٹ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کو 205 پنچایت سمیتیوں میں مکمل اکثریت اور 84 میں اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ دوسری جانب بی جے پی کو محض 50 پنچایت سمیتیوں میں مکمل اکثریت اور 35 میں اکثریت ملی ہے۔ جے رام رمیش کے مطابق 10 پنچایت سمیتیوں میں دونوں جانب سے برابر کی صورت حال ہے، تاہم انہیں امید ہے کہ وہاں بھی عوام کے مینڈیٹ کے مطابق کانگریس کو اکثریت حاصل ہوگی۔

چیف الیکشن کمشنر تقرری کا معاملہ

سپریم کورٹ کا درخواست فوری سماعت کیلئے فہرست بند کرنے سے انکار



نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو وکیل پرشانت بھوشن کی اس درخواست پر غور کرنے سے انکار کر دیا، جس میں انہوں نے چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں کی تقرری سے متعلق قانون کو چیلنج کرنے والی عرضیوں کے معاملے میں نظرثانی کی درخواست کو فوری سماعت کے لیے اسی بنچ کے سامنے فہرست بند کرنے کا مطالبہ کیا تھا، جس نے اس معاملے کو آئینی بنچ کے حوالے کیا تھا۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت نے پرشانت بھوشن سے کہا کہ معاملے کو آئینی بنچ کے حوالے کرنے کے حکم پر اعتراض پانچ ججوں پر مشتمل اس آئینی بنچ کے سامنے اٹھایا جا سکتا ہے، جو پہلے ہی اس معاملے کی سماعت کے لیے تشکیل دی جا چکی ہے۔ عرضی گزاروں کی جانب سے پیش ہوئے پرشانت بھوشن نے نظرثانی کی درخواست کو فوری طور پر اسی بنچ کے سامنے فہرست بند کرنے کی مانگ کی، جس میں جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس ستیش چندر شرما شامل تھے۔ ان دونوں ججوں نے ہی اس معاملے کو بڑی بنچ کے حوالے کرنے سے متعلق حکم دیا تھا۔ جسٹس شرما اگلے ہفتے کے آخر میں سبکدوش ہونے والے ہیں۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے بھوشن نے چیف جسٹس سے درخواست کی کہ اس عرضی کو اگلے ہفتے ہی سماعت کے لیے درج کرنے کی ہدایت دی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ نظرثانی کی درخواست پر انہی ججوں کو غور کرنا چاہیے، جنہوں نے اصل حکم جاری کیا تھا۔

تاہم، چیف جسٹس سوریہ کانت نے اس مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ جب معاملہ سماعت کے لیے آئے گا تو یہ اعتراض پانچ رکنی آئینی بنچ کے سامنے اٹھایا جا سکتا ہے۔ چیف جسٹس نے یہ اشارہ بھی دیا کہ جسٹس شرما کی سبکدوشی کے بعد بھی آئینی بنچ اس نظرثانی کی درخواست پر غور کر سکتی ہے۔ انہوں نے اس عرضی کو الگ سے اصل دو رکنی بنچ کے سامنے فہرست بند کرنے کی درخواست قبول نہیں کی۔ اس نظرثانی کی درخواست میں 23 ستمبر کے اس حکم پر دوبارہ غور کرنے کی مانگ کی گئی ہے، جس میں جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس ستیش چندر شرما کے درمیان اس بات پر اختلاف پیدا ہوگیا تھا کہ آیا چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں کی تقرری سے متعلق 2023 کے قانون کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی عرضیوں کو بڑی بنچ کے حوالے کیا جانا چاہیے یا نہیں۔ جسٹس دتہ نے معاملے کو بڑی بنچ کے حوالے کرنے کی درخواست مسترد کر دی تھی، جب کہ جسٹس شرما کا خیال تھا کہ اس معاملے میں آئینی تشریح سے متعلق اہم سوالات شامل ہیں، جن پر آئینی بنچ کو غور کرنا چاہیے۔ دونوں ججوں کی مختلف آرا کے باعث معاملہ مناسب حکم کے لیے چیف جسٹس کے سامنے پیش کیا گیا، جس کے بعد پانچ ججوں پر مشتمل آئینی بنچ تشکیل دی گئی۔ نظرثانی کی درخواست میں اس کارروائی میں جسٹس شرما کی شمولیت پر بھی سوال اٹھایا گیا ہے۔

اتر پردیش میں نوکریوں کی کوئی کمی نہیں

26 جنوری تک نوجوانوں کو تقرری نامے دیے جائیں گے، 82 ہزار سے زیادہ نوجوانوں کو ملے گی سرکاری ملازمت: سی ایم یوگی



گورکھپور۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کے روز کہا کہ اتر پردیش میں نوکریوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ریاست میں 8 ہزار اکاؤنٹنٹس، 32 ہزار پولیس اہلکاروں اور 42 ہزار سے زیادہ ہوم گارڈز کی بھرتی کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ آئندہ 26 جنوری تک نوجوانوں میں تقرری نامے تقسیم کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مافیا اور منظم جرائم کے خلاف کارروائی کے بعد اب حکومت منشیات کے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف بھی سخت مہم شروع کرنے جارہی ہے۔ نوجوانوں کے مستقبل اور کیریئر سے کھلواڑ کرنے والوں کو پوری طرح تباہ کر دیا جائے گا۔ یوگی آدتیہ ناتھ گورکھپور میں سوامی وویکانند یوتھ امپاورمنٹ اسکیم کے دوسرے مرحلے کے تحت منعقدہ پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران گورکھپور، دیوریا، کشی نگر اور مہاراج گنج کے 50 ہزار سے زیادہ طلبہ و طالبات اور تربیت حاصل کرنے والوں میں ٹیبلیٹ تقسیم کیے گئے۔ وزیراعلیٰ نے خود اپنے ہاتھوں سے 23 طلبہ کو ٹیبلیٹ دیے اور اسکیم پر مبنی ایک مختصر فلم بھی دیکھی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ ساڑھے 9 برسوں میں ریاست کے تقریباً 9 لاکھ 75 ہزار نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں دی گئی ہیں۔ حال ہی میں زراعت، صحت، تعلیم، پنچایتی راج، پولیس، کھیل اور محکمہ محصولات میں 16 ہزار سے زیادہ تقرریاں کی گئی ہیں۔ اب 82 ہزار سے زیادہ عہدوں پر بھرتی کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور 26 جنوری تک مرحلہ وار تقرری نامے تقسیم کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بھرتی امتحانات میں نقل کرنے والوں اور سیفٹی سنڈیکیٹ کا غلبہ رہتا تھا، جبکہ اب صلاحیت کی بنیاد پر شفاف طریقے سے بھرتیاں کی جارہی ہیں۔ پرچہ لیک کرنے والوں کے خلاف عمر قید، ایک کروڑ روپے تک جرمانے اور جائیداد ضبط کرنے جیسے سخت قانونی ضابطے بنائے گئے ہیں۔

یوگی نے نوجوانوں کو ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ٹیبلیٹ ایک چلتی پھرتی یونیورسٹی ہے۔ اس میں انفوسس کے 18 ہزار سے زیادہ مفت کورس اور یوا ساتھی ایپ دستیاب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان وائرل مواد دیکھنے اور ریلز پر وقت ضائع کرنے کے بجائے ہنرمندی کی ترقی کو ترجیح دیں۔ ریلز دیکھنے میں 30 سیکنڈ صرف کرنے کے بجائے ہنر سیکھنے کے لیے روزانہ 3 گھنٹے نکالیں۔ ڈیجیٹل مواد کی حقیقت کی جانچ کریں اور سائبر سکیورٹی کے تئیں بھی محتاط رہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسکیم کے پہلے مرحلے میں 60 لاکھ نوجوانوں کو ٹیبلیٹ اور اسمارٹ فون دیے گئے، جبکہ دوسرے مرحلے میں 25 لاکھ ٹیبلیٹ تقسیم کرنے کا ہدف ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے مردم شماری 2027 کے تحت خود اپنی گنتی درج کرنے اور ووٹر فہرستوں کی خصوصی مختصر نظرثانی کے دوران فارم 6، 7 اور 8 بھرنے میں بھی ٹیکنالوجی کا استعمال کرنے کی اپیل کی۔ وزیراعلیٰ نے اعلان کیا کہ ریاست کے ہر ضلع میں سردار ولبھ بھائی پٹیل اسکلنگ اینڈ ایمپلائمنٹ زون قائم کیا جائے گا۔ یہاں نوجوانوں کو جاپانی اور جرمن زبانوں کے ساتھ مختلف روزگار فراہم کرنے والے ہنر کی تربیت دی جائے گی، تاکہ انہیں ملک اور بیرون ملک کی صنعتوں میں روزگار مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں اسٹارٹ اپ کی تعداد 120 سے بڑھ کر 25 ہزار ہوگئی ہے۔ اس کے لیے ایک ہزار کروڑ روپے کا فنڈ آف فنڈز قائم کیا گیا ہے۔

حکومت نے معیشت چند سرمایہ کاروں کے حوالے کر دی: کھڑگے

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے فکّی (ایف آئی سی سی آئی) کے صد سالہ اجلاس میں وزیراعظم نریندر مودی کی تقریر پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مرکز کی بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نے اپنی حکومت کی ناکامیوں کا ذمہ دار صنعت وتجارت کے شعبے کو ٹھہرا دیا، جبکہ گزشتہ 12 برسوں میں حکومت کی پالیسیوں نے ملک کی معیشت کو نقصان پہنچایا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ کانگریس پارٹی اقتصادی لبرلائزیشن (معاشی اصلاحات) کی بانی ہے اور ملک میں دہائی وار اوسط اقتصادی ترقی کی بلند ترین شرح کانگریس اور یو پی اے حکومت کے دور میں ہی درج کی گئی تھی۔

انہوں نے وزیراعظم مودی کی تقریر پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ایسا محسوس ہوا جیسے وزیراعظم اپوزیشن لیڈر ہوں اور 12 برس بعد نیند سے جاگے ہوں۔ کھڑگے نے الزام لگایا کہ مودی نے فکّی کے اجلاس میں اپنی ناکامیوں کا بوجھ صنعت وتجارت کے شعبے پر ڈالنے کی کوشش کی۔

راہل گاندھی کا وزیراعظم مودی پر طنز

'تاجروں اور بے روزگاروں کو تالی بجانے لائق بھی نہیں چھوڑا'



نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے فکّی (ایف آئی سی سی آئی) کے صد سالہ اجلاس میں وزیراعظم نریندر مودی کی تقریر پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ان کی اقتصادی پالیسیوں کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ملک کے اہم وسائل چند منتخب سرمایہ داروں کے حوالے کر دیے ہیں، لیکن اس کے باوجود روزگار کے خاطر خواہ مواقع پیدا نہیں ہوئے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں وزیراعظم کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے صنعت کاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ٹیکس میں کمی کے باوجود نہ تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا اور نہ ہی روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے گئے۔ اس پر راہل گاندھی نے طنز کرتے ہوئے کہا، ''مودی جی، یہ ان پر الزام نہیں بلکہ آپ کا اعتراف ہے۔'' انہوں نے وزیراعظم کے اس بیان پر بھی تبصرہ کیا کہ ''بھوک اتنی ہے کہ پیٹ بھرتا ہی نہیں۔'' راہل گاندھی نے کہا کہ یہ بھوک کس کی ہے، پورا ملک جانتا ہے۔ کانگریس رہنما نے الزام لگایا کہ حکومت نے ہوائی اڈے، بندرگاہیں، کانیں، جنگلات، بجلی، کوئلہ اور سڑکیں چند منتخب لوگوں کے حوالے کر دی ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ ان وسائل اور اثاثوں کو حاصل کرنے والوں نے ملک میں کتنے روزگار پیدا کیے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ملک میں روزگار فراہم کرنے میں چھوٹے تاجر اور چھوٹی و درمیانی صنعتیں (ایم ایس ایم ای) اہم کردار ادا کرتی ہیں، لیکن نوٹ بندی اور غلط جی ایس ٹی پالیسی کے ذریعے انہیں تباہ کر دیا گیا۔ ان کا یہ بھی الزام تھا کہ جو بڑی کمپنیاں ایمانداری کے ساتھ مسابقت کر رہی تھیں، ان کے لیے بھی کاروبار کے یکساں مواقع ختم کر دیے گئے۔

انہوں نے کہا کہ اجارہ داری سے روزگار پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے اور مسابقت ختم ہوجاتی ہے۔

اکھلیش یادو کا ایکس پوسٹ: گورکھپور حادثے کے بہانے وزیراعلیٰ یوگی پر تیکھا حملہ

سی سی ٹی وی ویڈیو نے وزیراعلیٰ کی طرف سے پھیلائے گئے جھوٹ کو بے نقاب کیا



لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے گورکھپور سڑک حادثہ کو لے کر اپنے سرکاری ایکس ہینڈل پر ایک لمبی پوسٹ لکھ کر وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ کو براہ راست نشانہ بنایا ہے۔ ایک دن پہلے، انہوں نے سی سی ٹی وی ویڈیو شیئر کرکے اس حادثے پر ردعمل ظاہر کیا تھا۔ اب، سخت انتظامی کارروائی کے درمیان، انہوں نے وزیراعلی کے خلاف کئی الزامات درج کیے ہیں۔

اکھلیش یادو نے لکھا کہ سی سی ٹی وی ویڈیو نے گورکھپور میں سڑک حادثے میں ہلاک ہونے والے بچے کے بارے میں وزیراعلیٰ کی طرف سے پھیلائے گئے جھوٹ کو بے نقاب کر دیا ہے۔ جس کے بعد عالمی سطح پر بدنامی کے باعث پی ڈی اے کارکنوں کے اہل خانہ مایوسی کا شکار ہیں۔ ایس پی سربراہ نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ اس ظلم اور ناانصافی سے نہ گھبرائیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ دو تین ماہ کے مہمان بنے ہوئے وزیراعلیٰ کے پاس اب زیادہ طاقت نہیں ہے۔ وہ بری طرح شکست کھا کر ہمیشہ کے لیے دستبردار ہونے والے ہیں۔ اکھلیش کے مطابق، اس مایوسی نے انہیں ہراسانی کا سہارا لیا ہے۔ اکھلیش یادو نے لکھا کہ دہلی کے لوگ انہیں اپنے دربار میں طلب کر رہے ہیں اور حاضری لگا رہے ہیں۔ ان کے ہی شہر میں ان کی اپنی پارٹی کے ریاستی صدر انہیں الگ پارٹی بنانے کی سازش کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ریاستی تنظیم ان کی امیدواروں کی فہرست کو نقلی قرار دیتے ہوئے اسے مسترد کرنے کے خط پر دستخط کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ ان کی اپنی پارٹی کے دس ایم ایل اے ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ ایک ہی ذات کے چند انتہائی کرپٹ اہلکاروں کے علاوہ بیوروکریسی اور پولیس میں کوئی بھی اس کی ناانصافی کا ساتھ نہیں دے رہا۔

انہوں نے لکھا کہ ان کی اپنی حکومت کے نائب وزیراعلیٰ ان کی مخالفت کر رہے ہیں، یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ کوئی ووٹ نہیں کاٹا گیا۔

جنتر منتر کے احتجاجی مقام کی حیثیت ختم کرنے کا معاملہ

سپریم کورٹ میں سماعت ملتوی

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ میں جنتر منتر کے احتجاجی مقام کی حیثیت ختم کرنے سے متعلق معاملے کی سماعت جمعہ کو ملتوی کردی گئی۔ عدالت نے عرضی گزار کو جوابی حلف نامہ داخل کرنے کے لیے ایک ہفتے کی مہلت دیتے ہوئے معاملے کی سماعت آئندہ تاریخ تک کے لیے ملتوی کردی۔ سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عرضی گزار کی جانب سے سرکولیٹ کی گئی تحریری دلیلوں میں شامل بعض حقائق پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ تحریری دلیلوں میں پیش کیے گئے حقائق کی صداقت کی ذمہ داری کسی نہ کسی کو قبول کرنی ہوگی۔ عرضی گزار کی جانب سے پیش ہونے والی سینئر وکیل مکتا گپتا نے عدالت کو بتایا کہ انہوں نے اس معاملے میں اپنی تحریری دلیلیں سرکولیٹ کی ہیں۔ اس پر بنچ نے کہا کہ تحریری دلیلیں آج ہی موصول ہوئی ہیں اور ان میں کئی حقائق سے متعلق باتیں شامل ہیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ ایسے حقائق کو حلف نامے کے ذریعے عدالتی ریکارڈ پر لانا ضروری ہے۔ اس پر مکتا گپتا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تحریری دلیلوں میں کوئی حقائق پر مبنی دعویٰ نہیں کیا گیا ہے، بلکہ ان میں قانونی نکات پیش کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تحریری جواب میں اس معاملے سے متعلق پہلے دیے گئے عدالتی فیصلوں اور قانون کی تشریح سے جڑے پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے۔ سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے ایک خط کے حوالے سے بھی وضاحت پیش کی۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ اس معاملے میں پہلے پیش ہونے والے وکیل راجو کو کچھ نجی خاندانی پریشانیوں کا سامنا تھا۔ چونکہ مختلف مقدمات میں ان کا نام وکیل کے طور پر درج تھا، اس لیے ان تمام معاملات میں خطوط سرکولیٹ کیے گئے تھے۔

ٹرمپ کا ایران پر کیمیائی، حیاتیاتی ہتھیاروں کی تیاری کا الزام

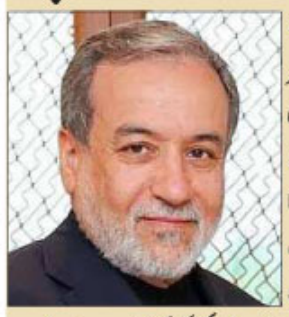
ایران نے الزامات مسترد کیے، امریکی دھمکی پر تنقید کی




واشنگٹن، 20 نومبر (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ امریکی حملوں سے اپنے جوہری پروگرام کو نقصان پہنچنے کے بعد ایران اب کیمیائی یا حیاتیاتی ہتھیار تیار کرنے کی سمت میں آگے بڑھ سکتا ہے۔ ایک انٹرویو میں مسٹر ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ ایسے اشارے ملے ہیں کہ جوہری صلاحیت حاصل کرنے کی کوششوں کو امریکہ کی جانب سے روکے جانے کے بعد ایران اب اپنی توجہ کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کی طرف مرکوز کر رہا ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے فاکس نیوز کے ایک رپورٹر سے کہا کہ "وہ گیسوں اور حیاتیاتی ہتھیاروں پر غور کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے جوہری ہتھیاروں کے معاملے میں ان کے راستے بند کر دیے ہیں۔" مسٹر ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ایران کو اس کے جوہری عزائم پورے کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم نے ان کے راستے بند کر دیے ہیں۔" انہوں نے ایران کی مستقبل کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "دیکھتے ہیں یکم جنوری کے بعد کیا ہوتا ہے۔" انہوں نے اس کے ساتھ ہی ایرانیوں کو بہت برے لوگ ※ کہہ کر مخاطب کیا۔ ان کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب امریکی میڈیا، بالخصوص سی این این نے امریکی انٹیلی جنس جائزے کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ دی ہے کہ ایران واشنگٹن ڈی سی میں ٹرمپ انتظامیہ کے اعلیٰ حکام کو کیمیائی ہتھیاروں سے نشانہ بنانے کا منصوبہ بنا رہا ہوسکتا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے ایران کی جانب سے ممکنہ حملے کے خدشات کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو فی الحال کسی فوری خطرے کا سامنا نہیں ہے۔ ہوم لینڈ سکیورٹی کے وزیر مارک وین ملن نے بھی کہا کہ کسی حملے کے ہونے کا کوئی اشارہ نہیں ہے۔

تاہم مسٹر ٹرمپ نے امریکی سرزمین پر حملے کے امکان کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا واشنگٹن کے لوگوں کو فکر مند ہونا چاہیے، تو انہوں نے کہا کہ انہیں نہیں لگتا کہ کوئی حملہ ہونے والا ہے لیکن خبردار کیا کہ اگر ایسا کچھ ہوتا ہے تو اس کا بہت سخت جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ "اگر ایسا ہوتا ہے تو ہم ان کا نام ونشان مٹا دیں گے۔" دریں اثنا ایران کی وزارت خارجہ نے مسٹر ٹرمپ کے الزامات کو سرے سے مسترد کر دیا ہے۔ ایران نے واشنگٹن پر الزام لگایا کہ وہ بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں ※ کے بارے میں جھوٹے دعوے کرنے کی اپنی پرانی عادت دہرا رہا ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ان الزامات کا موازنہ 2003 میں عراق پر حملے سے قبل سابق امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کی انتظامیہ کی جانب سے کیے گئے دعووں سے کیا ہے۔ اس وقت کے وزیرِ خارجہ کولن پاول نے اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے سامنے عراق کے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے پروگرام کے ثبوت پیش کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ مسٹر بقائی نے سوشل میڈیا پر کہا کہ ایرانی جوہری خطرے کے بڑے خیال کے بعد اب ایکی حکام دعویٰ کر رہے ہیں کہ ایسے اشارے ہیں کہ ایران حیاتیاتی یا کیمیائی ہتھیار تیار کر رہا ہے!" انہوں نے کہا کہ "الزامات تو بدلتے رہتے ہیں لیکن ان کے پیچھے کا خیال وہی پرانا اور جانا پہچانا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دنیا سے ایک بار پھر یہ توقع کی جا رہی ہے کہ وہ سب کچھ بھول جائے۔" یہ سوال اٹھاتے ہوئے کہ کیا امریکی حکام یہ توقع رکھتے ہیں کہ عالمی برادری عراق جنگ کو بھول جائے گی، مسٹر بقائی نے 2003 میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے سامنے مسٹر کولن پاول کی پیشکش کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ "کیا امریکی حکام واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا 2003 میں اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے سامنے کولن پاول کے اس بدنام زمانہ واقعے کو بھول جائے گی، جب انہوں نے عراق کے مہلک ہتھیاروں سے جڑے خطرے کو دکھانے کے لیے ایک چھوٹی شیشی ہوا میں لہرائی تھی؟" مسٹر بقائی نے کہا کہ "وہ لمحہ جدید تاریخ کی سب سے بڑی انٹیلی جنس ناکامیوں اور سیاسی دھوکوں میں سے ایک کی مستقل علامت بن گیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ یہ نئے الزامات بھی اسی دھوکے کے اسکرپٹ ※ کا حصہ لگتے ہیں۔ اس سے قبل ایران نے جمعرات کو دعویٰ کیا کہ اس آبنائے میں دو مزید آئل ٹینکرز سمندری بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے، جس سے ان میں آگ لگ گئی۔ تاہم متحدہ عرب امارات کی سرکاری تیل کمپنی نے تصدیق کی کہ ان کے ایک جہاز سے کسی شے کے ٹکرانے کے بعد عملے کا ایک رکن لاپتہ ہوگیا ہے۔ بحرین اور کویت نے بھی کہا کہ انہوں نے آبنائے ہرمز میں ایران کے قشم جزیرے پر امریکی حملوں کے بعد ایران کی جانب سے داغے گئے ہتھیاروں کو فضا میں ہی روک دیا۔

ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اسرائیلی سفیر امریکی فوج کو ہدایات دیتے ہیں: عباس عراقچی



تہران، 20 نومبر (یو این آئی): ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے ایران کے خلاف جنگ دوبارہ شروع کرنے کے لیے اسرائیل کی جانب سے امریکی انتظامیہ پر دباؤ ڈالے جانے کی اطلاعات کے درمیان واشنگٹن میں اسرائیلی سفیر یحییل لائٹر کے بیان پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ اسرائیلی سفیر امریکی مسلح افواج کو ہدایات جاری کرتے ہیں۔ عباس عراقچی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس ※ پر اپنی پوسٹ میں اسرائیلی سفیر کے اس بیان پر ردعمل ظاہر کیا کہ امریکی فوجیوں کی اپنے ملک واپسی ایران کی شکست کے بعد ہی ممکن ہوگی۔ انہوں نے لکھا کہ "ہمیں یہ علم نہیں تھا کہ واشنگٹن میں اسرائیل کے سفیر امریکی مسلح افواج کے سپریم کمانڈر ہیں۔" عراقچی کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب یحییل لائٹر نے گزشتہ شام نیوز میکس نیٹ ورک کو انٹرویو دیتے ہوئے مشرق وسطیٰ میں کئی ماہ سے تعینات امریکی فوجیوں کی اپنے خاندانوں کے پاس واپسی سے متعلق سوال کے جواب میں کہا کہ ایسا ایران کی شکست کے بعد ہی ہوگا۔ اسرائیلی سفیر نے یہ بھی کہا کہ ضرورت پڑنے پر اسرائیل تہران کے خلاف تنہا فوجی کارروائی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ ان کے مطابق ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی گزشتہ فوجی کارروائیاں، جون 2025 میں مڈنائٹ ہیمر ※ اور 2026 کے آغاز میں ایپک فیوری ※، بڑی کامیابیاں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات پر یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ ایرانی نظام کے خلاف حتمی کاری ضرب کا نتیجہ بھی مختلف ہوگا۔ یحییل لائٹر نے دعویٰ کیا کہ ایران کی جانب سے جوہری ہتھیاروں اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے دیگر ہتھیاروں کے حصول کی مسلسل کوششوں کے پیش نظر درمیانی اور طویل مدت میں ایرانی نظام کی تبدیلی ہی واحد حل رہ گئی ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی ذرائع ابلاغ نے گزشتہ روز جمعرات کو رپورٹ کیا کہ وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے کابینہ کے وزرا کو آگاہ کیا ہے کہ ایران کے خلاف فوجی کارروائی ناگزیر ہوچکی ہے۔ تاہم امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا موقف نسبتاً محتاط دکھائی دیا۔ انہوں نے اسرائیلی دباؤ کے باوجود اشارہ دیا کہ وہ رواں سال کے اختتام سے قبل ایران پر نئے حملوں کے حوالے سے فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرنا چاہتے۔ واضح رہے کہ امریکہ نے حالیہ عرصے میں قشم پر چند محدود حملوں کے باوجود جنگ دوبارہ شروع ہونے کے امکان کو مسترد کیا ہے۔ اس کے بجائے واشنگٹن نے آبنائے ہرمز میں ایرانی تیل بردار جہازوں کی بحری ناکہ بندی برقرار رکھنے اور تہران پر اقتصادی پابندیاں سخت کرنے کو ترجیح دی ہے۔

امریکی سینیٹ نے ایران جنگ پر ٹرمپ کے اختیارات محدود کرنے کی قرارداد مسترد کی

51 ووٹ مخالفت میں جنگ پر امریکی اخراجات 48.3 ارب ڈالر تک پہنچے



واشنگٹن، 20 نومبر (یو این آئی) جنگ کے خلاف بڑھتی ہوئی عوامی مخالفت اور تین نومبر کے وسط مدتی انتخابات میں نظر آنے والے اس کے واضح سیاسی اثرات کے باوجود امریکی سینیٹ میں ریپبلکن اراکین نے ایران کے خلاف صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے جنگی اختیارات پر قدغن لگانے اور جنگ جاری رکھنے کے لیے کانگریس کی منظوری لینے کی قرارداد کو مسترد کر دیا۔ سینیٹ میں تقریباً پارٹی لائن کے مطابق ہونے والی ووٹنگ میں قرارداد کے حق میں 51 اور مخالفت میں 48 ووٹ پڑے۔ تاہم، تین ریپبلکن اراکین نے پارٹی کے موقف کے خلاف جاتے ہوئے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ ان میں مین کی سینیٹر سوسن کولنز، الاسکا کی سینیٹر لیسا مرکووسکی اور کینٹکی کے سینیٹر رینڈ پال شامل ہیں، جبکہ ڈیموکریٹک کیمپ سے پنسلوانیا کے سینیٹر جان فیٹرمین واحد رکن تھے جنہوں نے پارٹی لائن کے خلاف جاتے ہوئے قرارداد کی مخالفت میں ووٹ ڈالا۔ سینیٹ میں 1973 کے وار پاورز ریزولیوشن کے تحت پیش کی گئی اس قرارداد میں صدر ٹرمپ کو ایران کے ساتھ معاندانہ تصادم سے امریکی افواج کو واپس بلانے اور کانگریس کی منظوری کے بغیر مزید کوئی فوجی کارروائی نہ کرنے کی ہدایت دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ کانگریس کی منظوری کے بغیر جنگ جاری رکھنے کے صدر کے اختیار کو چیلنج کرنے کی ڈیموکریٹک پارٹی کی ایک اور کوشش تھی۔ یہ پیش رفت اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ نومبر کے وسط مدتی انتخابات کے بعد پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان میں جنگی اختیارات سے متعلق قرارداد (وار پاورز ریزولیوشن) پر یہ پہلی ووٹنگ ہے، جن انتخابات میں جنگ اور ملک کی معاشی حالت پر اس کے اثرات کے حوالے سے ووٹروں کی ناراضگی کے درمیان ڈیموکریٹس نے نمایاں برتری حاصل کی تھی۔ اس سے قبل بھی ایران کے خلاف صدر ٹرمپ کی فوجی کارروائیوں پر قدغن لگانے کے لیے امریکی ایوانِ نمائندگان میں ستمبر میں 204 کے مقابلے 220 ووٹوں سے ایک ضمنی قرارداد منظور کی گئی تھی، جس میں سات ریپبلکن اراکین نے پارٹی کے خلاف جاتے ہوئے اس کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ درحقیقت یہ قرارداد محض علامتی تھی کیونکہ اگر اسے منظوری مل بھی جاتی تب بھی یہ قانونی طور پر پابند نہ ہوتی۔ ڈیموکریٹک کیمپ نے یہ دلیل دیتے ہوئے کہ انتظامیہ کو کانگریس کی منظوری کے بغیر فوجی مہم جاری نہیں رکھنی چاہیے، جنگ پر ریپبلکن اراکین کے موقف کو سرکاری ریکارڈ میں درج کرانے کی کوشش کی تھی۔ ستمبر میں قرارداد کے حق میں ووٹ دینے والے کیرولائنا کے ریپبلکن سینیٹر تھام ٹلس نے اس قرارداد کے خلاف ووٹ دیتے ہوئے کہا کہ دونوں قراردادیں ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔ دی ہل کے مطابق سینیٹر ٹلس نے کہا، میں نے کچھ کی حمایت کی۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ ہر قرارداد ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ صدر کے پاس نہیں جاتی۔ اس لیے یہ صرف کانگریس کی جانب سے جاری ایک بیان بھر ہے۔" مسٹر ٹرمپ نے ایران کے خلاف جنگ کے لیے کانگریس سے منظوری لینے کی کوشش بھی نہیں کی ہے، جبکہ امریکی آئین کے مطابق جنگ کے اعلان کا اختیار صرف کانگریس کے پاس ہے۔ پینٹاگون نے جمعرات کو بتایا کہ 13 نومبر تک جنگ کی لاگت 48.3 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئی ہے، جبکہ اکتوبر میں یہ 47 ارب ڈالر تھی۔ پینٹاگون کے بجٹ اور مالیاتی امور کے ڈپٹی کنٹرولر آرتھر ملر نے سینیٹ کی آرمڈ سروسز کمیٹی میں سماعت کے دوران ڈیموکریٹک سینیٹر رچرڈ بلومینتھل کے سوال کے جواب میں یہ معلومات فراہم کیں۔ اس تخمینے میں گولہ بارود، آلات کی تبدیلی اور فوجی کارروائیوں پر آنے والا خرچ شامل ہے، لیکن اس میں مغربی ایشیا میں واقع امریکی فوجی اڈوں کو پہنچنے والے نقصان کا مکمل تخمینہ شامل نہیں ہے۔

امریکہ اور آسیان کا سائبر جرائم کے خلاف مشترکہ کارروائی کا اعلان

آن لائن دھوکہ دہی سے امریکیوں کو 18.2 ارب ڈالر کا نقصان



جکارتہ، 20 نومبر (یو این آئی) جنوب مشرقی ایشیا سے ہونے والے سائبر حملے اور آن لائن دھوکہ دہی کے گروہ اب اس خطے کے ساتھ امریکی سلامتی تعاون کا مرکزی موضوع بن گئے ہیں۔ گزشتہ سال ان گروہوں کی وجہ سے امریکی شہریوں کو 2.18 ارب ڈالر کا نقصان ہوا، جس کے بعد امریکہ نے ان مجرمانہ نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے لیے آسیان ممالک کے ساتھ نئے لائحہ عمل کا اعلان کیا ہے۔ آسیان میں امریکی سفیر کیون کم نے انڈونیشیا کے دارالحکومت میں ایک ورچوئل پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ اس مسئلے کو اعلیٰ ترین سطح پر ترجیح دے رہی ہے اور مسٹر ٹرمپ نے امریکی حکومت کو جنوب مشرقی ایشیا میں سرگرم دھوکہ دہی کے گروہوں کے خلاف کوششوں کی قیادت کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے ایک ایگزیکٹو آرڈر جاری کیا ہے۔ مسٹر کم نے بتایا کہ آن لائن گھوٹالوں سے نمٹنے کے لیے ایک مشترکہ فریم ورک تیار کرنے کے مقصد سے امریکہ اور آسیان نے حال ہی میں منیلا میں منعقدہ امریکہ-آسیان خصوصی سربراہی اجلاس میں 10 پبلک-پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) اصولوں کا اعلان کیا ہے۔ دونوں خطوں کے عوام کو ہونے والے بھاری مالی نقصان کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر کم نے کہا، "یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس پر امریکی حکومت کی اعلیٰ ترین قیادت کی توجہ مرکوز ہے۔" مسٹر کم کی جانب سے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق، 2025 میں آسیان رکن ممالک کے شہریوں نے گھوٹالوں میں 23 ارب ڈالر گنوائے، جب کہ جنوب مشرقی ایشیا میں مقیم گروہوں کی وجہ سے امریکیوں کو 2.18 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ مسٹر ٹرمپ نے ان نیٹ ورکس کے خلاف امریکی حکومت کی کوششوں کی قیادت کے لیے ایگزیکٹو آرڈر جاری کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئے اصول امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیائی حکومتوں کو مشترکہ کارروائی کے لیے ایک متفقہ فریم ورک فراہم کریں گے۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹرمپ انتظامیہ جنوب مشرقی ایشیا کے ساتھ اپنے اسٹریٹجک روابط کو گہرا کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور سائبر سکیورٹی، مصنوعی ذہانت (اے آئی)، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، توانائی کے تحفظ اور اہم معدنیات کی سپلائی چین پر زیادہ زور دے رہی ہے۔ مسٹر کم نے کہا کہ مصنوعی ذہانت - جسے انہوں نے سپر انٹیلی جنس (ایس آئی) قرار دیا - پر تعاون بھی امریکہ کی ایک اہم ترجیح ہے، کیوں کہ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک 2030 تک دو ٹریلین ڈالر کی ڈیجیٹل معیشت بنانے کی سمت میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس ہفتے علاقائی رہنماؤں کے دستخط کردہ آسیان ڈیجیٹل اکانومی فریم ورک معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے اسے ڈیجیٹل معیشت پر خطے کا پہلا قانونی طور پر پابند معاہدہ قرار دیا۔

عالمی عدالت کا تاریخی فیصلہ، میانمار روہنگیا نسل کشی کا مرتکب قرار

متاثرین کو معاوضہ، محفوظ واپسی اور ذمہ داروں کے محاسبے کا حکم

دی ہیگ، نیدرلینڈز: ایک تاریخی فیصلے میں، اقوام متحدہ کی اعلیٰ ترین عدالت نے جمعرات کو فیصلہ دیا کہ میانمار نے 2017 میں ایک وحشیانہ فوجی مہم کے دوران روہنگیا اقلیت کے خلاف نسل کشی کی۔ عدالت نے جنوب مشرقی ایشیائی ملک کو حکم دیا کہ وہ تشدد سے جان بچا کر بھاگنے والوں کو اپنے گھروں کو واپس آنے کی اجازت دے۔ یہ پہلا موقع ہے جب عدالت نے کسی ملک کو نسل کشی کا مرتکب قرار دیا ہے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب 'عالمی عدالت' (انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس-آئی سی جے) غزہ کے تنازعے اور یوکرین کی جنگ سے متعلق نسل کشی کے الزامات کی بھی سماعت کر رہی ہے۔ اگرچہ عدالت کے فیصلے حتمی اور قانونی طور پر لازم ہوتے ہیں، لیکن ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے عدالت کے پاس سوائے اس کے کوئی اور طریقہ کار نہیں ہے کہ وہ احکامات کی خلاف ورزی کی اطلاع اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو دے۔ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے جج یوجی ایواساوا نے اعلان کیا کہ عدالت نے نو کے مقابلے میں چھ ووٹوں کی اکثریت سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ میانمار نے 'شمالی ریاست راخین میں روہنگیا کمیونٹی کے خلاف نسل کشی کی ہے، جو 'نسل کشی کنونشن' کے تحت اس کی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی ہے۔' عالمی عدالت کے 15 ججوں پر مشتمل بینچ نے میانمار کے اس موقف کو مسترد کر دیا کہ 2017 کی مہم باغیوں کے خلاف ایک جائز کارروائی تھی۔ اس بینچ میں بین الاقوامی قانون کی ماہر نوی پلے بھی شامل تھیں۔ ایواساوا نے کہا، "عدالت نے پایا ہے کہ میانمار کی سکیورٹی فورسز نے ہزاروں روہنگیا شہریوں کو قتل کیا، بڑے پیمانے پر جنسی تشدد کا ارتکاب کیا، بچوں کے خلاف انتہائی تشدد برتا، اور فرار ہونے کی کوشش کر رہے بہت سے روہنگیا لوگوں پر حملے کیے۔" روہنگیا عوام کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ ان کی برادری کی جانب سے برداشت کیے گئے مصائب کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ سماعت کے بعد کا ماحول انتہائی جذباتی تھا۔ وکلاء اور روہنگیا برادری کے افراد، جن میں سے کچھ فیصلہ سننے کے لیے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آئے تھے، نے ایک دوسرے کو گلے لگایا اور رو پڑے۔ روہنگیا حقوق کی کارکن یاسمین اللہ نے کہا، "مجھے بے حد خوشی ہے کہ آج فیصلہ اتنی تفصیل کے ساتھ سنایا گیا۔ ججوں نے انتہائی باریک بینی سے مختلف واقعات اور پہلوؤں کا جائزہ لیا اور ان حالات کی اصل نوعیت کی تصدیق کی جنہیں روہنگیا عوام نے برداشت کیا ہے۔" عدالت نے میانمار کو متاثرین کی تلافی کرنے کا حکم بھی دیا ہے، جس میں روہنگیا لوگوں کو محفوظ، رضا کارانہ اور باعزت طریقے سے اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت دینا شامل ہے۔ عدالت نے میانمار کو ہدایت کی ہے کہ وہ نسل کشی جیسے جرائم میں ملوث افراد کے خلاف تحقیقات کرے، مقدمہ چلائے اور انہیں سزا دے، نیز روہنگیا لوگوں کو معاوضہ فراہم کرے۔ معاوضے کی رقم کا تعین عدالت کی مزید کارروائی کے دوران کیا جائے گا۔ میانمار میں اپوزیشن گروپوں کی نمائندگی کرنے والی ایک تنظیم نے کہا ہے کہ "انصاف کے لیے جدوجہد جاری رہے گی، اور اب اس فیصلے پر عمل درآمد ہونا چاہیے۔" انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ اس فیصلے پر مکمل طور پر عمل درآمد ہو۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے اس فیصلے کو 'بین الاقوامی انصاف کی ایک مثال' قرار دیتے ہوئے کہا کہ "ایسے ہولناک جرائم کے مرتکب کسی بھی شخص کو سزا سے بچنے نہیں دیا جا سکتا۔" فیصلہ سنائے جانے کے کچھ ہی دیر بعد، برطانوی وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے اعلان کیا کہ ان کی حکومت برطانیہ سے میانمار کے 'ڈیفنس اتاشی' کو ملک بدر کر رہی ہے اور "اس فیصلے پر بات چیت کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس بلانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔" امریکی محکمہ خارجہ نے جمعرات کو کہا کہ وہ "فیصلے کے مضمرات کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے اس کا جائزہ لے رہا ہے" اور اس جائزے کے مکمل ہونے کے بعد ہی اپنا موقف پیش کرے گا۔ بنگلہ دیش میں روہنگیا پناہ گزینوں نے نسل کشی سے متعلق اقوام متحدہ کی عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا، لیکن میانمار میں اپنے گھروں کو واپس جانے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ بنگلہ دیش کے کاکس بازار میں قائم وسیع وعریض کیمپوں میں، سینکڑوں روہنگیا پناہ گزین ایک بڑی اسکرین کے سامنے بیٹھے تھے۔



وہ نیدرلینڈز سے آنے والی خبروں پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ بہت سے لوگوں کے لیے، جمعرات کا یہ تاریخی فیصلہ ایک چھوٹی سی فتح جیسا تھا۔ اس سے امید کی ایک کرن پیدا ہوئی ہے کہ شاید ایک دن وہ سرحد پار میانمار میں اپنے گھروں کو بحفاظت واپس جا سکیں گے اور تب ہی وہ مکمل طور پر "مطمئن" ہو سکیں گے۔ کیمپوں میں روہنگیا برادری کے ایک رہنما، محمد رفیق نے اس فیصلے کو 'ایک فتح' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے سے نسل کشی اور بدھ مت کی اکثریت والے ملک میں ان کی اقلیتی برادری کی جانب سے برداشت کیے گئے مصائب کا اعتراف کیا گیا ہے۔

صومالیہ نے یو اے ای کے سفیر کو 72 گھنٹوں میں ملک چھوڑنے کا حکم دیا

خودمختاری میں مداخلت کا الزام، دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات کشیدہ



صومالیہ کی حکومت نے متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے سفیر کو 72 گھنٹے کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ صومالیہ نے یو اے ای پر اس افریقی ملک کی خودمختاری کا احترام نہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے جمعرات کو یہ قدم اٹھایا۔ صومالیہ کے صدر حسن شیخ محمد نے اس ہفتہ یو اے ای پر وفاقی حکومت کے کنٹرول سے باہر مسلح افواج کی حمایت کرنے اور صومالیہ کی یکجہتی کو کمزور کرنے کا سنگین الزام لگایا تھا۔ راجدھانی موغادیشو میں منعقدہ پریس کانفرنس میں وزیر اطلاعات عبدالفتح قاسم محمد نے یو اے ای کے سفیر کو ملک سے نکالنے اور یو اے ای میں صومالیہ کے سفیر کو مشورہ کے لیے واپس بلانے کے فیصلے کا اعلان کیا۔ یہ فیصلہ وزیر اعظم حمزہ عبدی بری کی صدارت میں منعقدہ کابینہ کی میٹنگ میں لیا گیا۔ وزیر اطلاعات عبدالفتح قاسم محمد نے یو اے ای کی سرگرمیوں کو صومالیہ کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور قومی اتحاد کے خلاف کھلی جارحیت قرار دیا۔ حکومت نے یہ متنبہ بھی کیا ہے کہ ملک کے خلاف یو اے ای کا تعاون کرنے والے کسی بھی شخص یا گروہ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس کارروائی سے ٹھیک 2 دن قبل منگل کو صومالیہ کے صدر حسن شیخ محمد نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے یو اے ای پر شدید حملہ کیا تھا۔ صدر نے الزام لگایا تھا کہ یو اے ای وفاقی حکومت کی اجازت کے بغیر صومالیہ کے کچھ حصوں میں فوجی اڈے قائم کر رہا ہے۔ ابوظہبی مرکزی حکومت کے کنٹرول سے باہر مسلح افواج اور علاقائی انتظامیہ کو براہ راست حمایت فراہم کر رہا ہے۔ یو اے ای کی یہ سرگرمیاں صومالیہ کی داخلی سیاست میں براہ راست مداخلت ہیں اور ملک کی یکجہتی کو کمزور کر رہی ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات اس سال کے آغاز سے ہی انتہائی خراب ہیں۔

یمن میں گزشتہ اگست سے اب تک 3 لاکھ 57 ہزار افراد بے گھر: اقوام متحدہ

صنعاء، 20 نومبر (یو این آئی): یمن میں جاری جنگ، بدامنی اور خراب سکیورٹی صورتحال کے باعث بڑے پیمانے پر نقل مکانی کا سلسلہ جاری ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ گزشتہ اگست سے اب تک ملک میں بے گھر ہونے والے افراد کی تعداد تقریباً 3 لاکھ 57 ہزار تک پہنچ گئی ہے، جس سے انسانی بحران مزید سنگین ہوگیا ہے۔ متاثرہ خاندان اپنے گھروں سے نقل مکانی کر کے محفوظ مقامات، عارضی پناہ گاہوں اور دیگر علاقوں میں رہائش اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ بے گھر افراد میں خواتین، بچوں، بزرگوں اور بیماروں کی بڑی تعداد شامل ہے، جنہیں خوراک، صاف پانی، رہائش اور طبی سہولیات کی شدید ضرورت ہے۔ رپورٹ کے مطابق سب سے زیادہ بے گھر افراد نے تعز صوبے میں پناہ لی، جہاں ان کی تعداد تقریباً ایک لاکھ 45 ہزار ہے۔ اس کے علاوہ لحج میں 95 ہزار اور عدن میں 71 ہزار سے زائد افراد نقل مکانی کر کے پہنچے ہیں۔ دیگر متاثرہ علاقوں میں ابین، شبوا، الحدیدہ، مأرب اور حضرموت شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے نے متاثرہ خاندانوں کی مشکلات کم کرنے کے لیے فوری انسانی امداد کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ مسلسل نقل مکانی کے باعث بے گھر افراد کو مناسب رہائش، خوراک، پینے کے صاف پانی، طبی سہولیات اور تحفظ کے حوالے سے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

بنگلہ دیش میں 6 روز کے دوران بڑے پیمانے پر تشدد، 4 افراد ہلاک، متعدد زخمی



ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں گزشتہ چھ روز کے دوران بڑے پیمانے پر تشدد، آتش زنی، دیسی بم دھماکوں، توڑ پھوڑ، سڑکوں کی ناکہ بندی اور جھڑپوں کے واقعات پیش آئے ہیں۔ ان واقعات میں کم از کم چار افراد ہلاک اور متعدد دیگر زخمی ہو گئے۔ 14 سے 19 نومبر کے درمیان ملک کے کم از کم 12 اضلاع میں تشدد کے دوران پولیس اسٹیشنوں، سیاسی رہنماؤں کے گھروں، سرکاری دفاتر، گاڑیوں، ٹرانسپورٹ کے بنیادی ڈھانچے اور مالیاتی و تعلیمی اداروں کو نشانہ بنایا گیا۔ بنگلہ دیش کے روزنامہ 'دی بزنس اسٹینڈرڈ' کی رپورٹ کے مطابق، ملک میں بگڑتی ہوئی امن وامان کی صورت حال کے درمیان کئی اضلاع میں عوامی لیگ کے رہنماؤں اور پارٹی سے وابستہ افراد کے گھروں پر حملے کیے گئے۔ ان گھروں میں توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کے بعد انہیں آگ لگا دی گئی۔ 18 نومبر کو ڈھاکہ کے شمالی علاقے ابراہیم پور میں 'سوچھاسیوک لیگ' کے صدر غازی مصباح الحسن ساچو کے گھر پر حملہ کیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ 20 سے 25 افراد پر مشتمل ایک گروپ گھر میں داخل ہوا، توڑ پھوڑ کی اور گیراج میں کھڑی موٹر سائیکل کے علاوہ صوفے کو بھی آگ لگا دی۔ اسی رات تقریباً 9 بجے دارالحکومت کے میرپور علاقے میں 'جوبو لیگ' کے جنرل سکریٹری مینول حسین خان نخیل کے گھر پر حملہ کیا گیا۔ حملہ آوروں نے وہاں توڑ پھوڑ کے بعد گھر کو آگ لگا دی۔ الزام ہے کہ ان حملوں میں حکمراں بی این پی کی طلبہ تنظیم 'چھاترا دل' کے کارکنان شامل تھے۔ اس کے علاوہ بدھ کے روز راجشاہی ضلع کے باگھا اپ ضلع میں شرپسندوں نے سابق وزیر مملکت شہریار عالم کے چار منزلہ مکان کی چہار دیواری پھلانگ کر اندر پیٹرول چھڑکا اور اسے آگ کے حوالے کر دیا۔ باریسال ضلع میں سابق وزیر جہانگیر کبیر نانک اور ریٹائرڈ میجر جنرل ضیاء الحق احسن کے گھروں میں بھی توڑ پھوڑ کے بعد آگ لگا دی گئی۔ اسی طرح پٹوا کھالی ضلع میں بدھ اور جمعرات کے درمیان حملہ آوروں نے عوامی لیگ اور اس سے وابستہ تنظیموں کے رہنماؤں کے کم از کم سات گھروں کو آگ لگا دی۔ ان میں سابق رکن پارلیمنٹ شاہجہاں میاں کا مکان بھی شامل ہے۔ جمعرات کی علی الصبح سونا گازی میں فینی-3 کے سابق رکن پارلیمنٹ حاجی رحیم اللہ کے آبائی مکان میں لوٹ مار کے بعد آگ لگا دی گئی، جبکہ کومیلا میں سابق رکن پارلیمنٹ اے کے ایم بہاؤالدین بہار کے گھر کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ پولیس ہیڈکوارٹر نے جمعرات کو بتایا کہ 7 سے 18 نومبر کے درمیان ملک میں پھیلے تشدد کے دوران 74 گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی، جبکہ 78 مقامات پر

جل جیون مشن کے نفاذ میں بڑے پیمانے پر ہوئی بدعنوانی

عام آدمی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ سنگین الزام، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی غیر جانبداری پر سوال



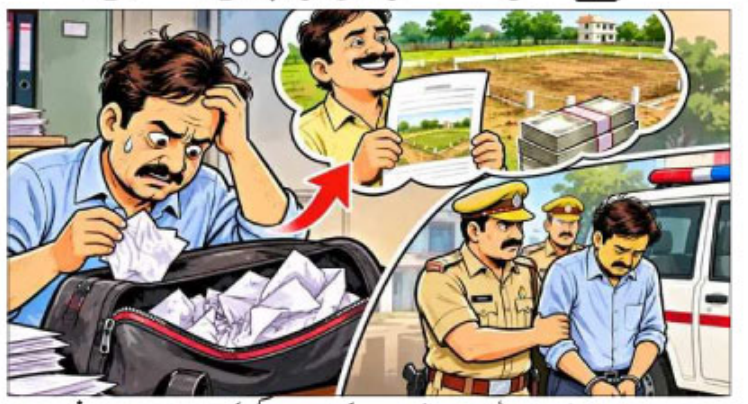
لکھنؤ۔ عام آدمی پارٹی کے اتر پردیش انچارج اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے جمعہ کو لکھنؤ میں ریاستی پارٹی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس کے دوران یوگی حکومت پر سنگین الزامات لگائے۔ سنجے سنگھ نے اتر پردیش میں جل جیون مشن کے نفاذ میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی خاموشی، پی اے سی ایس کارکنوں کی مبینہ طور پر ہراساں اور خودکشی، اور گورکھپور سڑک حادثہ پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کو نشانہ بنایا۔

57000 گرام پنچایتوں میں بدعنوانی کے الزامات: اے اے پی کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم نے 10000 روپے کی اسکیم شروع کی۔ ملک میں 8 لاکھ کروڑ اور روپے۔ دیہاتوں کو نل کا پانی فراہم کرنے کے لیے اتر پردیش میں 8.1 لاکھ کروڑ روپے، لیکن یہ اتر پردیش میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی کا شکار ہو گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست کی 000,57 گرام پنچایتوں میں پائپ لائن بچھانے کے لیے تین فٹ کے بجائے صرف چھ انچ کھدائی کی گئی ہے۔ سنجے سنگھ نے دعویٰ کیا کہ کاس گنج، بریلی، لکھیم پور کھیری، سدھارتھ نگر، متھرا، سیتا پور، ایٹہ، جالون اور بستی سمیت کئی اضلاع میں کروڑوں روپے کی لاگت سے بنائے گئے پانی کے ٹینک اس وقت گر گئے جب وہ پانی سے بھر گئے۔ انہوں نے کہا کہ 000,15 کروڑ روپے کی ادائیگیاں بغیر کوئی کام کیے واپس لے لی گئی ہیں، اور اگر زمین پر غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں تو اسکام پچاس ہزار کروڑ روپے تک پہنچ سکتا ہے۔

بی جے پی کو 60 کروڑ کے چندہ کا دعویٰ: سنجے سنگھ نے محکمہ کے پرنسپل سکریٹری انوراگ سریواستو اور چیف انجینئر ڈی کے سنگھ پر سرکاری اے ٹی ایم کے طور پر کام کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ جب جونیئر انجینئر ابھے سنگھ نے 000,25 کروڑ روپے کی بے قاعدگیوں کے بارے میں تحریری شکایت درج کرائی تو مجرموں کے بجائے شکایت کنندہ کو معطل کر دیا گیا۔ اے اے پی رکن پارلیمنٹ نے دعویٰ کیا کہ حیدرآباد میں واقع ناگرجنا کنسٹرکشن کمپنی (این سی سی) کے خلاف ایف آئی آر درج ہونے اور بلیک لسٹ ہونے کے باوجود اسے تقریباً 000,20 کروڑ روپے کا کام دیا گیا اور حال ہی میں عہدیداروں نے اسے وائٹ لسٹ کیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کمپنی کے مالک اے بی ایس راجو نے انتخابی بانڈز کے ذریعے بی جے پی کو 60 کروڑ کا عطیہ دیا تھا، جو کہ "عطیہ لیں اور پیسے حاصل کریں" کا واضح معاملہ ہے۔ جل شکتی کے وزیر سواتنتر دیو سنگھ اور وزیر اعلیٰ سے جواب طلب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو پہلے اٹھانے پر لکھنؤ میں ان کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی غیر جانبداری پر سوال اٹھاتے ہوئے سنجے سنگھ نے لکھنؤ میں واقع ای ڈی کے ڈپٹی ڈائریکٹر پنکج کمار مشرا کی طرف سے جل جیون مشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر (ایم ڈی) کو لکھا گیا خط شیئر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ای ڈی نے اس معاملے کو فوری قرار دیتے ہوئے 2019 سے تعمیر شدہ اور تباہ شدہ ٹینکوں، ٹینڈر کے عمل، ڈی پی آر، تھرڈ پارٹی انسپکشن، بینک کی ادائیگیوں اور 14 ستمبر 2026 تک ہونے والے مالی نقصانات کی تفصیلات مانگی ہیں۔ سنجے سنگھ نے سوال کیا کہ دو ماہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بھی کسی اہلکار یا ٹھیکیدار کو گرفتار کیوں نہیں کیا گیا، جبکہ اپوزیشن لیڈر، مانیشوریا، مانیشوریا ستیندر جین، ہیمنت سورین، اعظم خان، اور خود کو فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ کوآپریٹو ڈپارٹمنٹ کے کام کاج پر تنقید کرتے ہوئے سنجے سنگھ نے ملیح آباد علاقے کے پی اے سی ایس سکریٹری راج کپور موریہ کی خودکشی پر غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آٹھ سال سے تنخواہ کی عدم ادائیگی اور محکمانہ ہراسانی کی وجہ سے اس نے 12 تاریخ کو اپنے بوڑھے والد اور دو معصوم بچوں (ابھیراج اور شوریہ) کو بے سہارا چھوڑ کر پھانسی لگالی۔ اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے، اے اے پی ایم پی نے کہا کہ ریاست کی 266,7 کمیٹیوں میں سے 127,5 تنخواہیں ادا کرنے سے قاصر ہیں، اور 002,2 کیڈر سکریٹریوں میں سے 223,1 کو باقاعدہ تنخواہ نہیں مل رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 22 اکتوبر کو ایکو گارڈن میں احتجاج شروع ہونے کے بعد، حکومت نے ESMA (بچوں کے ضروری تحفظ) ایکٹ (ESMA) کو لاگو کیا، غازی پور میں 44 ملازمین کو معطل کیا، اور جالون اور بندہ میں مقدمات درج کیے گئے۔ اس سے پریشان ہو کر ملازمین نے صدر سے خواہش کی موت کی اجازت کی درخواست کی ہے۔ پریس کانفرنس میں موجود M-PACS ایمپلائز یونین کے ریاستی صدر شیلیندر تیواری نے الزام لگایا کہ 28 تاریخ کو ہونے والی میٹنگ میں محکمہ کے وزیر نے تنخواہ کے بدلے دو سال کے دوران 56 مراعات دینے کا وعدہ کیا تھا اور 2 تاریخ کو طے پانے والے معاہدے میں جمعہ تک تنخواہ کو حتمی شکل دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن یہ 20 تاریخ کو پورا نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ متوفی راج کپور موریہ کے خاندان کی طرف سے درج ایف آئی آر ڈی سی پی کی مداخلت کے بعد ہی ممکن ہو سکی۔ تیواری نے متوفی کے خاندان کے لیے ایک کروڑ روپے کا معاوضہ، ایک رکن کو سرکاری ملازمت، اعلیٰ سطحی تحقیقات اور لکھنؤ کے اے آر ویشالی سنگھ اور لکھنؤ ڈویژن کے ڈی آر رتنا کر سنگھ کو فوری طور پر معطل کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی انتباہ دیا کہ 21 تاریخ کو ایکو گارڈن میں دوبارہ شروع ہونے والے احتجاج کی وجہ سے انہیں ہٹ اینڈ رن حملوں کے ذریعے جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں، اور یہ کہ ریاستی حکومت، وزیر جے پی ایس راٹھور، اور ڈی آر رتنا کر سنگھ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کے لیے ذمہ دار ہوں گے۔

شاہ جہاں پور میں چھ لاکھ 49 ہزار کی لوٹ نکلی فرضی

کلیکشن ایجنٹ نے خود سازش رچی تھی



شاہ جہاں پور، 20 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش میں شاہ جہاں پور ضلع کے کوتوالی علاقے میں جمعرات کو چھ لاکھ 49 ہزار روپے کی لوٹ کا پولیس نے چھ گھنٹے کے اندر انکشاف کرتے ہوئے اسپائس منی کمپنی کے کلیکشن ایجنٹ کو حراست میں لے لیا ہے۔ کمپنی کی رقم ہڑپنے کے ارادے سے ایجنٹ نے خود ہی لوٹ کی جھوٹی کہانی رچی تھی۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی دیویندر کمار نے جمعہ کو بتایا کہ ایاز محمد خان کی جانب سے پولیس کو اطلاع موصول ہوئی کہ کوتوالی علاقے میں دو موٹر سائیکل سواروں نے ان کے ساتھ لوٹ مار کر لی اور ان کا بیگ لوٹ لیا جس میں تقریباً 6 لاکھ پچاس ہزار روپے رکھے تھے۔ پولیس نے فوری طور پر واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے سی او صدر پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے واقعے کے انکشاف کے لیے 5 ٹیمیں تشکیل دیں۔ جس میں ایک ٹیم کو سی سی ٹی وی دیکھنے کے لیے لگایا گیا، دوسری ٹیم کو جائے وقوعہ کے آس پاس کے لوگوں سے پوچھ گچھ کے لیے لگایا گیا، ایک ٹیم کو سرویلانس اور سائبر سیل میں لگایا گیا جو ان کے موبائل اور ٹرانزیکشن کی جانچ کے لیے تھی، ایک ٹیم کو ایاز محمد کی رہائش گاہ اور اس کے آس پاس کے علاقے میں لگایا گیا اور ایک ٹیم مدعی سے گہری پوچھ گچھ کے لیے لگائی گئی تاکہ واقعے کا انکشاف کیا جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ پوچھ گچھ کے دوران پولیس کے سامنے کئی حقائق سامنے آئے جیسے کہ مدعی ایاز محمد کے ذریعے کچھ ماہ قبل ایک پلاٹ بیچا گیا تھا کیوں کہ ان کے ساتھ پیسوں کا کچھ معاملہ چل رہا تھا۔ سی سی ٹی وی کی ٹائم لائن ان کے بتانے کے مطابق میل نہیں کھا رہی تھی اور ان کے موبائل میں کئی مشتبہ ٹرانزیکشنز ملے۔ ان تمام چیزوں کو یکجا کر کے مدعی سے دوبارہ سختی سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے بتایا کہ لوٹ کا واقعہ اس نے خود رچا تھا۔ ایاز محمد خان اسپائس منی کمپنی میں کلیکشن ایجنٹ کا کام کرتے ہیں۔ کمپنی کو 6 لاکھ روپے کا حساب نہیں دے پا رہے تھے اور کمپنی ان سے مسلسل روپے مانگ رہی تھی۔ اس لیے روپے کو کور کرنے کے لیے 6 لاکھ پچاس ہزار روپے لوٹ کی جھوٹی کہانی بنائی۔ پہلے سبھاش نگر کی طرف کوشش کی، اس کے بعد عزیز گنج میں خود ہی اپنے بیگ کو جھاڑیوں میں پھینک دیا اور پولیس کو اطلاع دی کہ میرے ساتھ لوٹ ہو گئی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے بتایا کہ پولیس کو پتہ چلا کہ کمپنی نے ان کی 10 لاکھ کی فنانشل لمٹ گھٹا کر 5 لاکھ کر دی تھی۔ کمپنی نے بتایا تھا کہ وہ ان کا اکاؤنٹ بھی منجمد کر دیں گے اگر انہوں نے روپے جمع نہیں کیے۔

آیت اللہ وحید خراسانی کی رحلت پر مرتضیٰ پاروی کی تعزیت

لکھنؤ۔ آیت اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانی کے انتقال پر مسجد ایچ ایل اندرا نگر بعد نماز جمعہ جلسہ اظہار تعزیت جلسہ منعقد ہوا۔ امام جمعہ مولانا سید محمد مرتضیٰ پاروی نے ایک بیان جاری کر کے کہا کہ شیخ الفقہا مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی طاب ثراہ کے انتقال پر ملال کی خبر گہرے صدمہ و رنج و الم کا باعث ہوا۔ آپ کا انتقال عالم فقہیات میں ایک عہد کا اختتام ہے دین محمد و خدمت اہل بیت میں زندگی گزار دی آج جس انداز سے عزائے فاطمیہ اور مجالس پروگرام ہو رہا ہے یہ ان کی کوشش اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ ہم سب دعا ہے کہ دینی خدمات معبود اہل بیت کے صدمہ میں قبول فرمائے آمین۔ اور مومنین کو اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

آئی آر آئی ٹی ایم لکھنؤ میں چیف پرنسپل سیفٹی افسران کی کانفرنس منعقد

ریلوے سیفٹی کے امور پر تبادلۂ خیال، بہترین طریقۂ کار اور ڈیجیٹل نگرانی کو مضبوط بنانے پر زور



لکھنؤ۔ بھارتی ریلوے ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ (آئی آر آئی ٹی ایم)، لکھنؤ میں چیف پرنسپل سیفٹی افسران کی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس میں مختلف زونل ریلوے، میٹرو ریلوے اور دیگر ریلوے تنظیموں کے چیف پرنسپل سیفٹی افسران نے شرکت کی۔ اس موقع پر ریلوے بورڈ کے سینئر افسران، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل/آئی آر آئی ٹی ایم جناب سنجے ترپاٹھی اور ادارے کے فیکلٹی ممبران بھی موجود رہے۔ کانفرنس کا مقصد ریلوے کی حفاظت سے متعلق اہم موضوعات پر تبادلۂ خیال، بہترین عملی طریقۂ کار کا تبادلہ اور بھارتی ریلوے میں حفاظتی اقدامات کو مزید مستحکم کرنا تھا۔ کانفرنس کا افتتاح جناب ہتیندر ملہوترا، ڈائریکٹر جنرل/سیفٹی، ریلوے بورڈ کی آمد کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ جناب اپندر سنگھ، پرنسپل ایگزیکٹو ڈائریکٹر/سیفٹی، ریلوے بورڈ نے استقبالیہ خطاب پیش کیا، جس کے بعد جناب جی۔ وی۔ ایل۔ ستیہ کمار، ڈائریکٹر جنرل، آئی آر آئی ٹی ایم لکھنؤ نے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں ڈائریکٹر جنرل/آئی آر آئی ٹی ایم نے مہمانوں اور شرکا کا خیر مقدم کرتے ہوئے تجربات کے تبادلے، حفاظتی امور سے متعلق چیلنجز پر گفتگو اور بھارتی ریلوے میں بہترین عملی طریقۂ کار اپنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے ریلوے کی حفاظت کو مستحکم بنانے میں مسلسل سیکھنے، باہمی تعاون اور جدت طرازی کے کردار کو بھی اجاگر کیا۔ اس کے بعد جناب ہتیندر ملہوترا، ڈائریکٹر جنرل/سیفٹی، ریلوے بورڈ نے افتتاحی خطاب کیا اور ریلوے آپریشنز میں حفاظت، تال میل اور مسلسل بہتری کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے دوران مختلف زونل ریلوے کے چیف پرنسپل سیفٹی افسران نے حفاظتی امور پر پاور پوائنٹ پریزنٹیشنز پیش کیں، جن میں اپنے اپنے علاقوں کے حفاظتی اقدامات، تجربات، عملی طریقۂ کار اور درپیش چیلنجز کا تبادلہ کیا گیا۔ ان پریزنٹیشنز کے ذریعے حفاظتی عمل کو مزید مضبوط بنانے اور ریلوے آپریشنز کی کارکردگی بہتر کرنے کے لیے خیالات اور تجربات کا تبادلہ ہوا۔ سی آر آئی ایس (CRIS) کی جانب سے سیفٹی ڈیش بورڈ پر خصوصی پریزنٹیشن پیش کی گئی، جس میں ریلوے سیفٹی مینجمنٹ اور فیصلہ سازی کے عمل کو مستحکم بنانے میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور ڈیٹا پر مبنی نگرانی کے کردار کو اجاگر کیا گیا۔ کانفرنس میں اہم حفاظتی مسائل اور بہترین عملی طریقۂ کار پر اوپن ہاؤس مباحثہ بھی منعقد ہوا، جس میں شرکا نے مختلف آپریشنل چیلنجز پر تبادلۂ خیال کیا اور ریلوے کی حفاظت کو بہتر بنانے کے لیے عملی حل اور تجاویز پیش کیں۔ کانفرنس کا اختتام جناب اپندر سنگھ، پرنسپل ایگزیکٹو ڈائریکٹر/سیفٹی، ریلوے بورڈ کے اختتامی خطاب کے ساتھ ہوا۔

ننھے کھلاڑیوں نے دکھایا دم، دوڑ میں شاندار مظاہرے نے دل جیتے

مونٹ فورٹ اسکول کی سالانہ اسپورٹس تقریب انوکٹس میں جوش و خروش



لکھنؤ کے مونٹ فورٹ اسکول کی سالانہ کھیل کود کی تقریب انوکٹس۔ بیونڈ لمٹس میں جمعہ کے روز 920 ننھے کھلاڑیوں نے کھیل کے میدان میں اپنی صلاحیت، توانائی اور جوش و خروش کا شاندار مظاہرہ کیا۔ جماعت اول سے پنجم تک کے طلبہ کے لیے منعقدہ اس کھیل میلے میں مختلف دوڑ کے مقابلوں کے ساتھ پرکشش مارچ پاسٹ، رنگا رنگ پیشکش اور ایتھلیٹکس کی مختلف دوڑوں میں ننھے بچوں کا جذبہ توجہ کا مرکز رہا۔ تقریب کا افتتاح مہمانِ خصوصی، اتر پردیش اولمپک ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر آنند یشور پانڈے نے کیا۔ مہمانِ خصوصی نے بچوں کے جوش اور کارکردگی کو سراہتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر خصوصی مہمان کے طور پر ایودھیا کے ریجنل اسپورٹس آفیسر ایمیش سکسینہ موجود تھے۔ پرچم کشائی کے بعد مہمانِ خصوصی اور اسکول کے پرنسپل نے رنگ برنگے غبارے اڑا کر کھیل کی روح اور امن کا پیغام دیا۔ اس کے بعد اسکول کیبنٹ اور چاروں ہاؤسز کے طلبہ نے باضابطہ مارچ پاسٹ پیش کر کے مہمانوں کو سلامی دی۔ کھیلوں کی تقریب کے دوران طلبہ نے دوڑ کے مختلف مقابلوں میں پورے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ دوڑ میں طلبہ نے اپنی مہارت، پھرتی اور خود اعتمادی کا شاندار مظاہرہ کر کے ناظرین کو مسحور کر دیا۔ دعائیہ رقص، مختلف ڈرلز اور انسانی پیرامڈ کی پیشکش نے بھی خوب داد سمیٹی۔ فیدرز آف گلوری، ونگز آف گریس، تھریڈز آف ایلیگنس میجک ان دی ایئر اور ایکو آرا جیسی تھیم پر مبنی پیشکش تقریب کی خاص بات رہیں۔ مقابلوں کے نتائج میں جماعت چہارم کی سیک ریس (بوری دوڑ) کے لڑکوں کے زمرے میں محمد فاض نے پہلی، اجول باری نے دوسری اور محمد ارہم شاہد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ لڑکیوں کے زمرے میں آرادھیا ورما پہلے، مائرین عالم خان دوسرے اور ویبھوی ورما تیسرے مقام پر رہیں۔ جیتنے والے طلبہ کو تمغوں اور انعامات سے نوازا گیا۔

اس موقع پر پرنسپل برادر جینو ابراہم نے طلبہ کو کھیلوں کے ذریعے نظم و ضبط، ٹیم اسپرٹ اور مسلسل کوشش کی اہمیت سمجھائی۔ استانی سسٹر انجو جوزف نے مہمانوں، والدین اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔

جامعہ ہمدرد میں شاندار آل انڈیا مشاعرہ، سلیم امروہوی کو اعزاز سے نوازا گیا

معروف شاعرہ مینا خان کی کتاب کا بھی اجرا



جامعہ ہمدرد کے فیکلٹی آف مینجمنٹ اینڈ بزنس اسٹڈیز کے تحت شعبۂ ہوٹل مینجمنٹ اینڈ کیٹرنگ ٹیکنالوجی کی جانب سے "اندازِ سخن: آل انڈیا مشاعرہ" کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام "مہمان نوازی اور سیاحت میں نئے رجحانات: پائیداری اور ڈیجیٹل تبدیلی" کے موضوع پر منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر منعقد ہوا۔

شام 6 بج کر 30 منٹ سے جامعہ ہمدرد کے ایچ اے ایچ آڈیٹوریم میں منعقدہ اس مشاعرے میں ملک کے کئی نامور شعرا اور ادیبوں نے اپنا کلام پیش کر کے محفل کو زعفران زار بنا دیا۔ پروگرام میں مہمانِ سرپرستِ اعلیٰ کے طور پر معزز چانسلر جناب حماد احمد صاحب اور سرپرست کے طور پر معزز وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) ایم۔ زیڈ۔ عابدین شریک ہوئے۔ اس خصوصی موقع پر سینئر شاعر سلیم امروہوی کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا گیا، جبکہ معروف شاعرہ مینا خان کی کتاب کی رسمِ اجرا بھی انجام دی گئی۔ مشاعرے میں مینا خان، ڈاکٹر علینہ عشرت، شاہد انجم، عادل رشید، ڈاکٹر عنبر عابد، سلیم امروہوی، جہاز دیوبندی، ابھیشیک تیواری، آصف بلال، رک ادا اور وبھور چودھری (مزاحیہ فنکار، شاعر اور اسکرپٹ رائٹر) نے اپنی پیشکشوں سے سامعین کی خوب داد و تحسین حاصل کی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر خبیب احمد نے انجام دی۔

ایودھیا میں عقیدت کا سیلاب، 50 لاکھ عقیدت مندوں نے پنچ کوسی پریکرما کی

ایودھیا، 20 نومبر (یو این آئی۔) دیو اٹھنی ایکادشی کے مقدس موقع پر رام نگری ایودھیا میں پنچ کوسی پریکرما شروع ہوتے ہی عقیدت کا سیلاب امڈ پڑا۔ ضلع مجسٹریٹ ششانک ترپاٹھی نے اندازہ ظاہر کیا ہے کہ اس بار تقریباً 50 لاکھ عقیدت مندوں نے پنچ کوسی پریکرما میں حصہ لیا۔ عقیدت مند جے شری رام کے نعروں کے ساتھ تقریباً 15 کلومیٹر کی پریکرما مکمل کرتے نظر آئے۔ اس پریکرما کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ عقیدت مند جس مقام سے اپنی یاترا شروع کرتے ہیں، اسی مقام پر واپس آ کر اسے مکمل کرتے ہیں۔ پہلے پنچ کوسی پریکرما تنگ گلیوں سے ہو کر گزرتی تھی، لیکن اب یہ چار لین والی سڑک پر منظم طریقے سے مکمل ہو رہی ہے۔ عقیدت مندوں نے انتظامیہ کے انتظامات کی کھل کر تعریف کی۔ حفاظت سے لے کر سہولت تک ہر پہلو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ پریکرما کے راستے کے کنارے رضاکارانہ اداروں اور مختلف تنظیموں کی جانب سے خدمت کیمپ لگائے گئے، جہاں عقیدت مندوں کے لیے پانی، پرساد، طبی امداد اور آرام کرنے کی سہولت فراہم کی گئی۔ پنچ کوسی پریکرما کے ساتھ ساتھ رام مندر اور ہنومان گڑھی میں بھی بڑی تعداد میں عقیدت مند درشن کے لیے پہنچے۔ صبح سے ہی عقیدت مندوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ عقیدت مند رام للا کے درشن کے بعد ہنومان گڑھی پہنچ کر بجرنگ بلی کے سامنے سر جھکا رہے ہیں۔ عقیدت کے اس حسین منظر نے پورے شہر کو بھکتیے ماحول میں ڈبو دیا ہے۔ حفاظتی انتظامات کی ذمہ داری خود لکھنؤ زون کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل پولیس پروین کمار نے سنبھال رکھی ہے۔ انہوں نے رات بھر پریکرما کے راستے کا دورہ کر کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ ضلع مجسٹریٹ ششانک ترپاٹھی اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر گورو گروور اپنی ٹیموں کے ساتھ مسلسل موقع پر موجود رہے۔ ڈرون کیمروں اور سی سی ٹی وی نیٹ ورک کے ذریعے پورے راستے کی نگرانی کی جاتی رہی۔ سی آر پی ایف، پی اے سی اور سول پولیس کے جوان چپے چپے پر تعینات رہے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل پولیس پروین کمار نے عقیدت مندوں سے اپیل کی کہ وہ پورے عقیدت اور خوشگوار ماحول کے ساتھ پریکرما کریں۔



روبرو فاؤنڈیشن کے تحت مشاعرہ و کوی سمّیلن آج

لکھنؤ پریس ریلیز معروف ادبی تنظیم روبرو فاؤنڈیشن کے تحت ایک مشاعرہ و کوی سمّیلن نرالا سبھاگار اتر پردیش ہندی سنستھان میں آج دو پہر 2 بجے منعقد ہوگا جس کی صدارت معروف شاعر و ناظم واصف فاروقی فرمائیں گے اور نظامت کے فرائض غلام عباس ہلوری انجام دیں گے پروگرام کنوینر معید رہبر لکھنوی نے شرکاء سے وقت کی پابندی کے ساتھ شرکت کی گزارش کی ہے جبکہ بانی و صدر روبرو فاؤنڈیشن ارشاد راہی کے مطابق یہ سالانہ ادبی میلہ 2026 ہے اور یہ ہر سال منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے جس اردو اور ہندی کے شعراء و کوی دور دراز سے آ کر شرکت کرتے ہیں اور پروگرام کو کامیاب بناتے ہیں۔

بستی میں بڑے تاجر کا اغوا، گاڑی سے کود کر بچائی جان

بستی، 20 نومبر (یو این آئی۔) اتر پردیش کے ضلع بستی میں کوتوالی تھانہ علاقے کے پکوڑی چوراہے کے قریب جمعرات کی دیر رات پیسوں کے لین دین کے معاملے میں ایک بڑے تاجر کو اغوا کر لیا گیا، تاہم تاجر نے موقع ملتے ہی چلتی گاڑی سے کود کر اپنی جان بچالی۔ پولیس ذرائع نے جمعہ کو یہاں یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ رودھولی تھانہ علاقے کے کوہرا گاؤں کے قریب کوتوالی تھانہ علاقے کے بھینسیہا کے رہنے والے تاجر راجیو پانڈے نے ایک گاڑی سے کود کر اپنی جان بچانے کے لیے لوگوں سے مدد کی فریاد کی۔ اس کے بعد مقامی لوگوں نے فوراً پولیس کو اطلاع دی۔ موقع پر پہنچی مقامی پولیس نے زخمی حالت میں راجیو کو علاج کے لیے اسپتال پہنچایا، جہاں ڈاکٹروں نے ابتدائی علاج کے بعد انہیں ضلع اسپتال کے لیے بھیج دیا۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ متاثرہ شخص کی جانب سے ابھی تک اغوا کاروں کے نام نہیں بتائے گئے ہیں۔ پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ جلد ہی اس معاملے کا انکشاف کر دیا جائے گا۔

کوآپریٹو ورکشاپ میں 10 سالہ پیش رفت رپورٹ پیش کی

اہلکاروں کی تربیت پر خصوصی زور دیا گیا: وزیر کوآپریٹو جناب جے پی ایس راٹھور

لکھنؤ۔ محکمہ کوآپریٹو کی گزشتہ 10 سال کی پیش رفت رپورٹ اور کامیابیوں کو جمعہ کو لکھنؤ میں ریاستی وزیر برائے کوآپریٹو (آزادانہ چارج) جے پی ایس راٹھور کی صدارت میں منعقد ایک کوآپریٹو ورکشاپ میں پیش کیا گیا۔ اس دوران محکمہ کی جانب سے چلائی جانے والی مختلف اسکیموں اور پروگراموں اور کوآپریٹو سیکٹر میں ہونے والے ترقیاتی کاموں کے بارے میں معلومات کا تبادلہ کیا گیا۔ ورکشاپ میں کوآپریٹو اداروں کو زیادہ موثر، شفاف اور نتیجہ خیز بنانے، تربیتی نظام کو مضبوط بنانے اور عوامی شرکت کے ذریعے تعاون پر مبنی تحریک کو آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ورکشاپ میں کوآپریٹو اہلکاروں کی کارکردگی کو بڑھانے اور کوآپریٹو اداروں کے کام کو مزید موثر بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ایک خصوصی تربیتی ماڈیول بھی پیش کیا گیا۔ اس کے ذریعے کوآپریٹو سوسائٹیز کے اہلکاروں کو منظم اور عملی تربیت فراہم کر کے کوآپریٹو سیکٹر کی سرگرمیوں کو تیز کرنے پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر کوآپریٹو وزیر جے پی ایس۔ راٹھور نے ہدایت دی کہ ریاست میں تمام پرائمری ایگریکلچرل کریڈٹ سوسائٹیز (PACS) اور دیگر کوآپریٹو سوسائٹیوں کے صدور اور کلرکوں کو تربیت دینے کا منصوبہ 30 نومبر تک تیار کیا جائے اور اسے موثر طریقے سے نافذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹو اداروں کو مضبوط بنانے کے لیے ان کے اہلکاروں اور ملازمین کا تربیت یافتہ، ہنرمند اور تکنیکی طور پر قابل ہونا انتہائی ضروری ہے۔

پانی جمع ہونے سے شادیاں ٹوٹ رہی ہیں، بچے اسکول نہیں جا پا رہے

فتح پور، 19 نومبر (یو این آئی۔) اتر پردیش کے فتح پور ضلع کے ایک گاؤں میں پانی جمع ہونے کا مسئلہ اتنا سنگین ہو گیا ہے کہ بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے اور نوجوان لڑکے لڑکیوں کی شادیاں تک ٹوٹ رہی ہیں۔ اس مسئلے سے پریشان غازی پور تھانہ علاقے کے کنچن پور گاؤں کی سیکڑوں خواتین نے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے سامنے احتجاج کیا اور ایک مطالباتی میمورنڈم پیش کیا۔ خواتین نے گاؤں میں سڑک اور نالے کی تعمیر کروا کر پانی کی نکاسی کا مناسب انتظام کرنے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کرنے والی خواتین نے بتایا کہ گاؤں میں گزشتہ کئی دنوں سے پانی جمع ہونے کا مسئلہ برقرار ہے۔ راستوں پر پانی بھرا ہونے کی وجہ سے بچوں کا اسکول جانا مشکل ہو گیا ہے۔ وہیں گاؤں میں آمد و رفت کے لیے مناسب راستہ نہ ہونے کی وجہ سے شادی بیاہ کے رشتے بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ خواتین کا کہنا تھا کہ پانی جمع ہونے کے باعث کئی نوجوان لڑکے لڑکیوں کی شادیاں ٹوٹ چکی ہیں، جبکہ کچھ رشتے ٹوٹنے کے قریب ہیں۔ خواتین نے بتایا کہ گاؤں میں پانی بھرا رہنے کی وجہ سے ہر وقت بجلی کا کرنٹ لگنے کا خطرہ بنا رہتا ہے۔ اس کے باعث گاؤں والوں کو حادثات کے اندیشے کے درمیان زندگی گزارنی پڑ رہی ہے۔ انہوں نے انتظامیہ سے جلد سڑک اور نالے کی تعمیر کروا کر اس مسئلے کا مستقل حل نکالنے کا مطالبہ کیا۔ قابل ذکر ہے کہ ضلعی مجسٹریٹ اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر دونوں خواتین ہیں۔ ایسے میں گاؤں کی خواتین کو امید ہے کہ انتظامیہ ان کے مسئلے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے جلد راحت فراہم کرے گی۔

امام باڑہ اُمّ البنین میں آج سے چار روزہ مجالس کا آغاز



لکھنؤ۔ مادرِ حضرت عباس علیہ السلام جنابِ اُمّ البنین سلام اللہ علیہا کی شہادت کی یاد میں ہفتہ سے شہر کے تمام امام باڑوں، روضوں اور کربلاؤں میں مجالس و ماتم کا اہتمام کیا جائے گا۔ اسی سلسلے میں ہفتہ سے امام باڑہ اُمّ البنین، منصور نگر میں چار روزہ مجالس کا انعقاد کیا جائے گا، جو 21 سے 24 نومبر تک جاری رہیں گی۔ ان مجالس کو مولانا غلام حسین صدف جونپوری شام 7:30 بجے خطاب کریں گے۔ آخری مجلس 24 نومبر کو صبح 10 بجے منعقد ہوگی، جسے مولانا حیدر عباس رضوی خطاب کریں گے۔ خواتین کی مجلس اسی دن شام 4 بجے ہوگی، جسے ذاکرہ ڈاکٹر نسیم صبوحی خطاب کریں گی۔ مجلس کے بعد خواتین شہزادی اُمّ البنین کے تابوت کی زیارت کریں گی۔ اسی طرح مسجد شرگہ پارک، حسن پوریا میں انصار حسین کے ایصالِ ثواب کے لیے مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کو مولانا گلریز نقوی نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز آشو عالم نے تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا۔ اس کے بعد ظفر بنارسی اور اظہر حسین نے پیش خوانی کی۔ مرحوم کے صاحبزادے عمران حسین نے مجلس میں شریک تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔ اسی سلسلے میں عباسیہ مسجد، حسن پوریا میں مرحوم علی شیر کی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔ مجلس کو مولانا محمد زماں رضوی نے خطاب کیا۔

امام باڑہ ابو طالب میں کل مجلس کا انعقاد

لکھنؤ۔ انجمن غنچۂ مظلومیاں کے صاحبِ بیاض آلِ رضا کی والدہ مرحومہ صغیر بانو کے چہلم کی مجلس اتوار کو شام 7 بجے امام باڑہ ابو طالب، حسن پوریا میں منعقد ہوگی۔ تلاوتِ کلامِ پاک سے شروع ہونے والی اس مجلس کو مولانا عباس ارشاد نقوی خطاب کریں گے۔ خواتین کی مجلس اسی امام باڑے میں شام 4 بجے منعقد ہوگی۔

اُمّ الوفا کا ماتم 23 نومبر کو

لکھنؤ۔ مادرِ حضرت عباس علیہ السلام اُمّ البنین سلام اللہ علیہا کی شہادت کی شبِ قبل، ادارۂ گل دستۂ قاسم علیہ السلام کی جانب سے 23 نومبر کو کربلا عظمت الدولہ بہادر میں مجلسِ عزا کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس کو مولانا رحمت حسین نقوی شام 7:30 بجے خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز وفا عباس تلاوتِ کلامِ پاک سے کریں گے۔ مجلس میں ہادی حسن زیدی سوز خوانی اور سرور دبیری پیش خوانی کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی کریں گی۔

اودھ نامہ

سیادت میں نوجوانوں کا استحصال

ہمارے ملک ہندوستان میں اکثر مقبولیت کو صلاحیت، ہجوم کو حمایت اور بلند آواز کو سیاسی قوت سمجھ لیا جاتا ہے۔ حالاں کہ قیادت کا امتحان شور کے درمیان نہیں، بلکہ فیصلوں کی سنجیدگی، کردار کی پختگی، حالات کے تجزیے اور مشکل وقت میں اختیار کی جانے والی حکمت سے ہوتا ہے۔ عوام کے جذبات کی ترجمانی اہم ہے، لیکن ان جذبات کو صحیح سمت دینا اس سے کہیں بڑی ذمہ داری ہے۔ ایک رہنما وہ نہیں جو ہر موقع پر عوام کے جذبات کے مطابق بات کرے، بلکہ وہ بھی ہے، جو عوام کو ان حقیقتوں سے آگاہ کرے، جنہیں سننا شاید آسان نہ ہو، مگر جنہیں سمجھنا مستقبل کے لیے ضروری ہو۔ قوم کو خوش کرنے اور قوم کی رہنمائی کرنے میں فرق ہوتا ہے؛ پہلی صورت وقتی پسندیدگی پیدا کرسکتی ہے، دوسری صورت اعتماد اور شعور کی بنیاد رکھتی ہے۔ قوموں کی تقدیر صرف ان لوگوں سے نہیں بدلا کرتی جو قوم کی نمائندگی کا دعویٰ کرتے ہیں، بلکہ ان لوگوں سے بدلتی ہے جو ان کے مسائل کو سمجھ کر، ان کی صلاحیتوں کو پہچان کر اور ان کے مستقبل کو سامنے رکھ کر راستے تعمیر کرتے ہیں۔ قیادت کا اصل مفہوم محض لوگوں کے درمیان مقبول ہونا نہیں، بلکہ لوگوں کو مقصد سے آشنا کرنا، ان کی منتشر قوتوں کو منظم کرنا اور انہیں ایسی سمت دینا ہے، جس کے آثار آنے والے برسوں میں بھی باقی رہیں۔ آج مسلم سیاست میں چہروں کی کمی نہیں ہے مگر کیا ہر چہرہ قیادت کی علامت ہے، کیا ہر تقریر کسی فکر کی نمائندگی کرتی ہے، کیا ہر سیاسی سرگرمی کسی منصوبے کا حصہ ہے اور کیا ہم نے کبھی سنجیدگی سے یہ جائزہ لیا کہ ہماری سیاست نے قوم کو مستقبل کی طرف کتنا بڑھایا اور اسے ماضی کے مسائل میں کتنا الجھائے رکھا۔ یہی وہ سوالات ہیں جن سے گریز نہیں، بلکہ مکالمہ ضروری ہے۔

مسلم سیاست کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ سیاسی بیداری کا بڑا حصہ انتخابات کے موسم میں نمودار ہوتا ہے اور انتخابی سرگرمیوں کے خاتمے کے ساتھ اس کی شدت بھی کم ہونے لگتی ہے۔ امیدواروں کے رابطے بڑھتے ہیں، ملاقاتوں کی رونق ہوتی ہے، عوامی مسائل کا ذکر ہوتا ہے، وعدوں کی فہرستیں سامنے آتی ہیں، مگر انتخاب گزرنے کے بعد وہی مسائل اکثر دوبارہ خاموشی کی تہوں میں چلے جاتے ہیں۔ سیاست اگر صرف ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے تو عوام اور قیادت کے درمیان تعلق بھی وقتی رہ جاتا ہے۔ حالاں کہ سیاسی نمائندگی کا حق صرف انتخاب جیتنے سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ اس حق کی معنویت عوام کے درمیان مسلسل موجودگی، ان کے مسائل کی پیروی اور ان کے اعتماد کی حفاظت سے پیدا ہوتی ہے۔

مسلم معاشرے میں سیاسی قیادت کا مسئلہ ایک ایسے فکری بحران کی علامت ہے، جس میں سیاست تو زندہ ہے، مگر سیاسی بصیرت کمزور پڑتی دکھائی دیتی ہے؛ آوازیں تو بلند ہیں، مگر ان آوازوں کو کسی منزل تک پہنچانے والا واضح راستہ کم نظر آتا ہے۔ جلسے ہیں، بیانات ہیں، دعوے ہیں، عوامی رابطے ہیں، لیکن ان سب کے درمیان وہ بنیادی سوال اپنی پوری معنویت کے ساتھ موجود ہے کہ کیا ہمارے پاس ایسی قیادت ہے جو وقتی حالات سے آگے دیکھنے، آنے والے زمانے کی ضرورتوں کو سمجھنے اور قوم کے لیے ایک دیرپا لائحۂ عمل تیار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ نمائندگی اور قیادت بظاہر ایک دوسرے سے قریب ضرور ہیں، مگر دونوں کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے۔ نمائندگی کسی آواز کو ایوان، مجلس یا عوامی پلیٹ فارم تک پہنچانے کا نام ہے، جبکہ قیادت اس آواز کو مقصد، حکمت اور عملی عطا کرتی ہے۔ نمائندہ کسی مسئلے کو بیان کرسکتا ہے، مگر رہنما اس مسئلے کے اسباب تلاش کرتا ہے، اس کے حل کی صورتیں سامنے لاتا ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ ہمارے سیاسی رہنما کیا اپنے حلقوں کے تعلیمی اداروں کی صورت حال سے واقف ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہے کہ نوجوان کن معاشی مشکلات سے گزر رہے ہیں، چھوٹے کاروبار کن مسائل کا سامنا کر رہے ہیں، سرکاری سہولتیں کن لوگوں تک نہیں پہنچ پارہی ہیں اور عام شہری اپنے بنیادی حقوق کے حصول میں کہاں کہاں پریشان ہوتے ہیں؟ کیا ان مسائل کا کوئی باقاعدہ ریکارڈ، جائزہ یا عملی منصوبہ ان کے پاس موجود ہے؟ اگر سیاست انتخابی موسم سے باہر عوام کے درمیان اپنی موجودگی ثابت نہ کر سکے تو اسے محض نمائندگی کہنا شاید کافی ہو، مگر اسے مؤثر قیادت قرار دینے کے لیے مزید معیارات درکار ہیں۔ قوم کو ایسے رہنماؤں کی ضرورت ہے جو انتخابات کے بعد بھی عوام کی آوازیں سنیں، ان کے مسائل کو متعلقہ اداروں تک پہنچائیں اور حل ہونے تک ان کی پیروی کریں۔ عوام کو صرف ووٹر سمجھنا سیاست کی محدود تعبیر ہے؛ انہیں ایک باشعور شہری اور مستقل شراکت دار سمجھنا ہی جمہوری قیادت کی اصل روح ہے۔ مسلم معاشرے کے سیاسی مسائل میں جذبات کی اپنی جگہ اہمیت ہے۔ شناخت، تحفظ، حقوق، سماجی انصاف اور مذہبی آزادی جیسے موضوعات لوگوں کے احساسات سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ ان مسائل پر حساسیت بھی ضروری ہے اور ان کے لیے آواز اٹھانا بھی۔ لیکن جب سیاست صرف جذبات کو ابھارنے کا ذریعہ بن جائے اور شعور کی تعمیر اس کے پیچھے رہ جائے، تو سیاسی بیداری کا سفر ادھورا رہتا ہے۔ قوم کو صرف یہ بتانا کافی نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؛ یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔ صرف ناراضی پیدا کرنا آسان ہے، مگر ناراضی کو منظم، پُرامن اور نتیجہ خیز جدوجہد میں تبدیل کرنا قیادت کی صلاحیت کا امتحان ہے۔

ایک باشعور قیادت کی عظمت صرف اس بات میں نہیں کہ وہ کتنے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چلتی ہے، بلکہ اس میں بھی ہے کہ وہ اپنے بعد کتنے باصلاحیت، باکردار اور اہل افراد تیار کر کے چھوڑتی ہے۔ جو رہنما اپنے گرد صرف تابع داروں کا حلقہ بنائے، وہ شاید اپنی موجودگی کو مضبوط کرلے، مگر جو اپنے گرد اہل، خودمختار سوچ رکھنے والے اور ذمہ دار افراد تیار کرے، وہ ایک نظام کو مضبوط بناتا ہے۔ ہمیں ایسی سیاست کی ضرورت ہے جس میں نوجوانوں کو صرف مستقبل کا وعدہ نہ سمجھا جائے، بلکہ آج کی ذمہ داری کا اہل بھی تسلیم کیا جائے۔

'الطاف بخاری، میری بات سنو احترام کے ساتھ'

رشید پروین سوپور



سید الطاف بخاری، اپنی پارٹی کے صدر اور پروپرائٹر نے بڑی مدت کے بعد ایک پریس کانفرنس کی ہے جس نے بہرحال بڑی مدت کے بعد اپنی طرف توجہ مبذول کی ہے اور اس پریس کانفرنس میں الطاف صاحب نے جو مطالبے سامنے رکھے ہیں ہم سنجیدگی سے ان پر غور کریں گے تو بڑے اہم بھی ہیں اور سرکار و عوام دونوں کے لئے زبردست اہمیت اور افادیت کے حامل بھی قرار دئے جاسکتے ہیں، ان مطالبات میں کوئی ایسی بات نہیں جو موجودہ سرکار کی پالیسیوں کے خلاف ہو بلکہ یہ مطالبات عوامی نہج کی تبدیلی میں اہم کردار بھی ادا کر سکتے ہیں اور سرکار سے متعلق عوامی سوچ کو نئی منزلوں کی طرف بھی گامزن کر سکتی ہے اور ساتھ ہی بہت سارے وہ خدشات جو ابھی عوامی سطح پر موجود ہیں ان کا ازالہ بھی کسی حد تک ہوسکتا ہے، یہ پریس کانفرنس بڑی دیر کے بعد انہوں نے شاید کی ہے، بڑی دیر یوں کہ یہ پارٹی 2024 میں کوئی بھی سیٹ حاصل نہیں کر سکی تھی، ظاہر ہے کہ ۴۶ سیٹوں پر الیکشن مقابلے میں آنے کے باوجود صفر ہی رہی،، جس کی وجوہات بہت ساری تھیں۔ لیکن بہرحال اس دھچکے کے بعد یہ پارٹی جیسے عوام کے اذہان سے ہی اتر گئی، اس کے باوجود کہ پارٹی موجود ہے، دفتر بھی موجود ہے اور وقفے وقفے کے بعد پریس اور میڈیا میں زندہ بھی ہے، اس سے پہلے کہ اس پریس کانفرنس کا جائزہ لیا جائے جس نے پھر ایک بار اس پارٹی کی مناسبت سے مثبت سوچ وفکر کا ہیولا تیار کیا ہے، سید الطاف اور اس پارٹی کا مختصر سا تعارف اس لحاظ سے بہتر رہے گا تاکہ آپ کے ذہن میں اس کا پسِ منظر تازہ ہو،، سید الطاف بخاری جموں وکشمیر کے دولت مند ترین افراد میں شمار ہوتے ہیں، ڈائیکتھین کی وجہ سے بہت ہی معروف بزنس ٹائیکون ہیں، پہلی بار سیاسی آسمان میں اس وقت طلوع ہوئے جب مفتی مرحوم نے پی ڈی پی کی سنگ بنیاد ڈالی تھی، امیراکدل حلقے سے انتخابات جیتے اور اسمبلی میں آگئے، پی ڈی پی ہی میں منسٹری کے پد پر فائض ہوئے۔ محبوبہ مفتی ۴ اپریل ۲۰۱۶ سے ۲۰ جون ۲۰۱۸ تک جموں وکشمیر کی چیف منسٹر رہیں، سید الطاف کو محبوبہ نے منسٹری کے پد سے دور رکھا لیکن مسلسل مرکزی دباو کی وجہ سے وہ پھر ایک بار اسی سرکار میں ایجوکیشن منسٹری پر متمکن ہوئے۔ اپنی تمام وفاداریوں کے باوجود بی جے پی نے اچانک محبوبہ سرکار گرادی تھی، ظاہر ہے کہ سیاسی بیک گراونڈ نہ رکھنے کے باوجود الطاف صاحب سیاسی پینترے بازی اور سیاسی قلابازیوں کے ماہر ہیں، ''اپنی پارٹی'' سید الطاف بخاری کی کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔۔ جس سے انہوں نے ۸ مارچ 2020 کو لانچ کیا تھا، جمہوریت میں اس بات پر کوئی قدغن نہیں اور نہ ہی کسی شہری پر کوئی نئی سیاسی پارٹی بنانے اور چلانے کی پابندی عائد کی جاسکتی ہے،، لیکن کسی بھی نئی پارٹی کے خدوخال اور عناصر ترکیبی اس پارٹی کے اہداف اور منازل سمجھنے میں آسانیاں فراہم کرتے ہیں، دیکھا جائے تو نئے ماحول میں یوں بھی بہت زیادہ مغز کھپائی کی کوئی ضرورت نہیں بنتی کیونکہ تمام نئی اور پرانی سیاسی پارٹیوں کا آخری مقصد ''اقتدار برائے ذات'' ہو کے رہ گیا ہے۔ جس سے تعمیر وترقی کے لباس میں ملبوس کیا جاتا ہے اس نئی پارٹی نے بھی تعمیر و ترقی کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ اپنے روڈ میپ میں جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ واپس دلانے اور جموں وکشمیر کے باشندوں کو زمینی اور ملازمتوں کے حقوق اور مفادات کا تحفظ یقینی بنانے کی بات کی ہے، اس نئی پارٹی نے ۳۵ اے اور دفعہ ۳۷۰ کا کوئی تذکرہ اپنے جاری کردہ روڈ میپ میں نہیں کیا تھا، کھلے الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ یہ باتیں اب قصہ پارینہ ہیں جن کے بارے میں سوچنا اور بحث و تمحیص بھی وقت کا زیاں ہی ہوگا۔۔ انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ وہ مرحوم بخشی غلام محمد کے سیاسی نظریئے کو درست سمجھتے ہیں جن کا مقصد ''تعمیر وترقی'' کے سوا کچھ نہیں تھا، اس میں کوئی شک نہیں کہ ۵ اگست 2019 کے بعد کشمیر میں کوئی سیاسی آواز باقی نہیں بچی تھی کیونکہ ہند نواز اور ہند بیزار۔ دونوں طرح کی قیادتیں سلاخوں کے پیچھے تھیں، نئی پارٹی میں جو لوگ شامل ہوئے تھے، جنہوں نے اس پارٹی کی تشکیل میں حصہ لیا تھا یا جو اس نئی عمارت کے ستون کہلائے جاسکتے تھے، خود کتنے قدآور اور عوامی زمین میں اُن کی جڑیں کتنی گہری تھیں؟ یہ سب لوگ مختلف پارٹیوں اور سرکاروں سے منسلک رہے تھے اور اپنی پارٹیاں بدلتے بھی رہے تھے۔ ابھی تک ان میں سے بہت سے چہرے عوامی سطح پر غیر معروف ہی تھے،،، خود سید الطاف بخاری بھی سیاسی شخصیت سے زیادہ لمبے چوڑے بزنس اور اثاثوں کی بنیاد پر ہی زیادہ پہچانے جاتے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کانگریس نے اس نئی پارٹی کو۔ (زعفرانی پارٹی)، نیشنل کانفرنس نے اسے (دہلی کی تخلیق) اور پی ڈی پی نے اس سے (بی جے پی) کی بی ٹیم کے نام سے موسوم کیا ہے۔ مگر ان باتوں میں کوئی خاص وزن اس لحاظ سے نہیں کہ نیشنل کانفرنس، اور پی ڈی پی جو یقینی طور پر علاقائی پارٹیاں ہیں مرکزی سرکار کی باجگذار اور زیر سایہ ہی کام چلاتی رہی ہیں اور ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ اپنی پارٹی نے سٹیٹ ہڈ کی بحالی، زمین کے مالکانہ حقوق اور سرکاری دفاتر میں مقامی باشندوں کے لئے جگہیں مخصوص رکھنے کا مطالبہ کیا تھا، اس مطالبے کے لئے جموں، کشمیر اور لداخ تینوں خطوں کے عوام متحد اور منظم ہیں اور تینوں خطے اس مطالبے کو اپنی بقا کا مسئلہ سمجھتے ہیں بہرحال اپنی تازہ پریس کانفرنس میں الطاف بخاری نے سرکار سے اپیل کی ہے کہ 1990 کی دہائی کے ناسازگار حالات سے متعلق مقدمات کا سامنا کرنے والے یا جیلوں میں بند افراد کے لئے عام معافی کا اعلان کیا جائے،، انہوں نے یہ حقیقت آگے لائی ہے کہ 1990 کی دہائی میں جموں کشمیر کی ایک پوری نسل دریائی بہاو کے ساتھ بہہ چکی تھی جو ملکی سالمیت کے خلاف تھی،، لیکن بہرحال ایک طویل عرصہ گذرنے کے بعد نئی راہوں پر چلنے کے لئے راستے ہموار کئے جانے چاہئیں، اور یہ کوئی ناممکن بات نہیں کیونکہ ایسا ہوتا رہا ہے اور ان اقدامات سے لوگ کھلے دل سے مینسٹریم میں آکر امن اور چین سے زندگی گذارنے کے قابل ہوسکیں گے اور یہ عوام کا حق اور بنیادی ضرورت ہے، دوسری اہم بات انہوں نے ریزرویشن پالیسی پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے، جے اینڈ کے بینک ملازمتوں کی عمر بڑھانے اور بھاری بجلی بلوں کی ادائیگی میں ایمنسٹی کا مطالبہ کیا ہے، انہوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ تمام ملک مختلف مراحل میں ایسے ادوار سے گذرتے ہیں لیکن حالات ٹھیک اور نارمل کرنے کی خاطر عوام کے خدشات اور ڈر وخوف دور کرنے کے لئے بھی سرکاروں کو اقدامات کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور یہ اقدامات اسی سلسلے کی کڑیاں کہلائی جاسکتی ہیں، متن ان کا یہی تھا،،، انہوں نے یہ اہم بات بھی کہی ہے کہ پلوں سے کافی پانی بہہ چکا ہے اور اب حالات اس نہج تک پہنچ چکے ہیں کہ ایک بڑے علیحدگی پسند لیڈر کی نواسی بھی مینسٹریم کی سیاست میں آنے کے لئے پر تول رہی ہے،،، ظاہر ہے کہ یہ ساری باتیں مثبت بھی ہیں اور اگر سرکار چاہئے تو عوام کے لئے چند ایسے اقدامات کر کے امن اور شانتی کے لئے راہیں ہموار بھی کر سکتی ہے اور ایسا نہیں لگتا کہ ان مطالبات میں کوئی بھی مطالبہ ناممکن یا ملکی سالمیت کے خلاف قرار دیا جاسکتا ہے، ہمیں معلوم ہی ہے کہ اس وقت بہت سارے نوجوان اپنے قریبی رشتوں کی وجہ سے پاسپورٹ کے حصول میں انتہائی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں اگر چہ یہ نوجوان اُس دور کے بعد کی پیداوار ہیں، لیکن سزا انہیں مل رہی ہے جس سے مایوسی ہی بڑھنے کے خطرات ہوسکتے ہیں، کیونکہ یہ نوجوان نسل اس دور میں جب پیدا ہی نہیں ہوئی تھی تو اس سے عتاب کا شکار بنانا کسی طرح سے نہ تو مناسب ہے اور نہ انہیں اس بنیاد پر ملازمتوں اور پاسپورٹوں سے محروم رکھنا کسی طرح سے انصاف کی بات ہوسکتی ہے، یہ نسل حیران و پریشان اپنی بدقسمتی پر تاسف اور مایوس ہونے کے علاوہ اور کیا کرسکتی ہے جو ملک کے لئے کوئی اچھی بات نہیں ہوسکتی، بخاری نے ریزرویشن پالیسی کا جامع جائزہ لینے کی بات کی ہے اور اس اہم بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کشمیر کی ۷۰ فیصدی تقریباً صرف ۳۰ فیصد ملازمتوں کے اوپن میرٹ کے زمرے میں مقابلہ کر رہی ہے جس سے کشمیری نوجوانوں کے لئے ملازمتوں کے انتہائی کم مواقع رہ گئے ہیں اور اب کشمیر میں بہت کم کشمیری ملازم نظر آتے ہیں۔ ان مطالبات اور نقاط کی درستگی اور صحت مندی میں کسی قسم کا کوئی اختلاف ممکن نہیں، پارٹی یا پارٹی لیڈر سے لاکھ اختلافات ہوسکتے ہیں لیکن، یہ حقائق ہیں اس دور کے انتہائی اہم نقطے ہیں جن پر انہوں نے بات کی ہے، کیونکہ ان تین چار نقاط میں نہ صرف دم ہے بلکہ ہر کشمیری اور خصوصاً اس نوجوان نسل کے لئے یہ قدغنیں سوہانِ روح بنی ہوئی ہیں، بہت سارے نوجوان بلکہ ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو محض پاسپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے اپنے تابناک مستقبل سے ناامید اور محروم ہیں جو اس دور کے بعد پیدا ہوئے تھے اور جنہیں اس ٹرائل کا کوئی تصور بھی نہیں، سو ہمیں نہیں معلوم کہ موجودہ مرکزی سرکار ان نقاط کو خاطر میں لائے گی یا ان پر سنجیدگی سے غور کرے گی کہ نہیں لیکن یہ وہ چنگاریاں ہیں جو راکھ کے ڈھیروں میں پنہاں ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ یہ نسل ان گناہوں کی سزا بھگت رہی ہے جن کے بارے میں انہیں کچھ پتہ ہی نہیں اور جوان سے سرزد ہی نہیں ہوئے، سرکاریں امن اور چین کے لئے ہر طرح کے لوگوں سے مذاکرات بھی کرتی ہیں اور امن واماں کو موقع دینے کے لئے عام معافیوں کا اعلان بھی کرتی ہے، تاکہ ملک ہر قسم کے انتشار سے پاک ہو کر تعمیر وترقی کی راہ پر گامزن ہوسکے۔ اگر وہ سب لوگ بھی زندگی کی مثبت رو میں آکر اپنا سفر شروع کرنا چاہتے ہیں تو انہیں محروم نہیں کیا جاسکتا، یہ قوم اور ملکی مفاد میں نہیں ہوگا،،

7006410532

کانگریس کی جڑوں کو مخالفین نہیں، اپنے ہی سینئر لیڈروں سے خطرہ!

احمد فوزان ادیب



کانگریس پارٹی کو آج کسی مخالف سیاسی جماعت سے اتنا چیلنج مل رہا ہے یا نہیں، یہ الگ بحث کا موضوع ہے، لیکن پارٹی کے اندر سے اٹھنے والی آوازیں ضرور اس کے تنظیمی ڈھانچے اور قیادت کی مضبوطی پر سنگین سوال کھڑے کر رہی ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر، سابق مرکزی وزیر اور کبھی پارٹی کی پالیسیوں کو سمت دینے والے ویرپا موئلی کا بیان اسی سلسلے میں انتہائی اہم ہے۔ موئلی نے دعویٰ کیا ہے کہ سابقہ کانگریس حکومت کے دور میں نریندر مودی کے خلاف تحقیقات آگے بڑھ سکتی تھیں اور انہیں جیل تک جانا پڑ سکتا تھا، لیکن کانگریس کے ہی کچھ لیڈروں نے مبینہ طور پر ایسا ہونے نہیں دیا۔

اب ذرا سوچیے، اگر کانگریس کے ایک سابق وزیر قانون کی باتوں میں سچائی ہے اور اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات میں ایسے حقائق سامنے آتے ہیں، تو سوال صرف اس وقت کے فیصلوں پر نہیں اٹھے گا، بلکہ پوری کانگریس کی سیاسی ساکھ اور اندرونی مضبوطی پر اٹھے گا۔ آخر پارٹی کے اندر ایسا کیا چل رہا تھا کہ اس کے اپنے ہی لیڈر ایسے فیصلے کر رہے تھے، جن کا اثر پارٹی کی سیاست اور مستقبل پر پڑ سکتا تھا؟ اور آج اتنے برسوں بعد اسی پارٹی کے سینئر لیڈر عوامی پلیٹ فارم سے اپنی ہی پارٹی کی پرانی قیادت اور فیصلوں پر سوال اٹھا رہے ہیں۔

ذرا اس تضاد پر غور کیجیے، کانگریس کو بی جے پی سے مقابلہ کرنا ہے، لیکن اس کے اپنے ہی سینئر لیڈر ایسے بیانات دے رہے ہیں جو پارٹی کی پرانی سیاسی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ مخالف جماعتوں کو تو کانگریس پر سوال اٹھانے کا موقع ملنا ہی تھا، لیکن اب تو کانگریس کے اپنے ہی لیڈر سوالات کی پوری فہرست لے کر سامنے کھڑے ہیں۔ پھر پارٹی کے کارکنان کس بھروسے کے ساتھ میدان میں اتریں؟ وہ عوام کے درمیان جا کر کس نظریے اور کس سیاسی اخلاقیات کی بات کریں؟

سب سے بڑا سوال کانگریس کی نام نہاد سیکولر نظریاتی سیاست پر بھی کھڑا ہوتا ہے۔ اگر موئلی کے الزامات میں سچائی ہے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ اس وقت پارٹی کی اعلان کردہ نظریاتی پالیسی اور اقتدار میں بیٹھے لیڈروں کے حقیقی فیصلوں کے درمیان اتنا بڑا فرق کیوں تھا؟ کیا پارٹی کے اصول صرف تقریروں اور انتخابی منشور تک محدود رہ گئے تھے؟ کیا اقتدار کے ایوانوں میں فیصلے کچھ اور ہوتے تھے اور عوام کے سامنے سیاست کا چہرہ کچھ اور دکھایا جاتا تھا؟

اور پھر تنظیم کی مضبوطی کی بات کون کرے؟ جس پارٹی کے سینئر لیڈر ہی پرانی قیادت کے فیصلوں پر عوامی سطح پر سوال اٹھا رہے ہوں، جس پارٹی کے کئی پرانے لیڈر اس کا ساتھ چھوڑ چکے ہوں اور جس کے سامنے مسلسل تنظیمی چیلنجز موجود ہوں، وہ آخر اپنے کارکنوں کو متحد رکھنے کا بھروسہ کیسے دلائے گی؟ پارٹی چلانے کے لیے صرف بڑے بڑے بیانات اور پریس کانفرنسیں کافی نہیں ہوتیں۔ اس کے لیے مضبوط قیادت، واضح نظریہ، باہمی اعتماد اور تنظیم کے تئیں وفاداری ضروری ہوتی ہے۔

کانگریس کے کئی سابق لیڈر آج بی جے پی سمیت دوسری سیاسی جماعتوں میں اپنی جگہ بنا چکے ہیں۔ یہ بھی کانگریس کے لیے خود احتسابی کا موضوع ہونا چاہیے کہ آخر اس کے پرانے اور تجربہ کار لیڈر پارٹی چھوڑنے پر کیوں مجبور محسوس کرتے ہیں؟ کیا پارٹی کے اندر مکالمے کی کمی ہے؟ کیا قیادت پر اعتماد کمزور ہوا ہے؟ یا پھر تنظیم میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جہاں پرانے لیڈروں کو اپنا سیاسی مستقبل کہیں اور نظر آنے لگا ہے؟

آج سوال صرف ویرپا موئلی کے بیان کا نہیں ہے۔ سوال اس کانگریس کا ہے جو کبھی ملک کی سیاست کا سب سے بڑا مرکز ہوا کرتی تھی۔ جس پارٹی نے کئی دہائیوں تک ملک پر حکومت کی، آج اسی پارٹی کے اندر سے ایسے بیانات سامنے آ رہے ہیں جو اس کے ماضی، قیادت اور سیاسی فیصلوں پر نئے سوال کھڑے کر رہے ہیں۔

اب اتر پردیش کے اسمبلی انتخابات ہوں یا لوک سبھا کے انتخابات، کانگریس آخر کس مضبوطی کے ساتھ عوام کے سامنے جائے گی؟ جس پارٹی کو پہلے اپنی تنظیم سنبھالنی ہے، اپنے لیڈروں کے درمیان اعتماد قائم کرنا ہے اور اپنے نظریے کے حوالے سے وضاحت پیش کرنی ہے، وہ عوام کو ایک مضبوط متبادل ہونے کا یقین کیسے دلائے گی؟ انتخابات جیتنے سے پہلے تنظیم کو مضبوط بنانا پڑتا ہے اور تنظیم اسی وقت مضبوط ہوتی ہے جب اس کے اندر اتحاد اور قیادت پر اعتماد موجود ہو۔

طنز کی بات تو یہ ہے کہ کانگریس کو اپنی جڑیں مضبوط کرنے کے لیے مخالفین کا مقابلہ کرنا تھا، لیکن یہاں تو اس کے اپنے ہی پرانے لیڈر اس کی جڑوں کی مضبوطی پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ اب اگر کانگریس کے سینئر لیڈروں کے بیانات ہی پارٹی کے لیے سیاسی مشکلات پیدا کرنے لگیں تو مخالفین کو مزید محنت کرنے کی ضرورت ہی کتنی رہ جاتی ہے؟

بہرحال، ویرپا موئلی کے الزامات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہیے اور اگر ان میں سچائی سامنے آتی ہے تو ذمہ دار لوگوں کی جواب دہی بھی طے ہونی چاہیے۔ لیکن کانگریس کی قیادت کو بھی خود احتسابی کرنا ہوگی کہ آخر پارٹی کے اندر اعتماد، نظریے اور تنظیمی اتحاد کی صورت حال کیا ہے؟

کیونکہ سیاست میں مخالفین سے ہارنا ایک الگ بات ہے، لیکن اپنی ہی پارٹی کے اندر اعتماد کھو دینا کہیں زیادہ بڑا چیلنج ہوتا ہے۔ اور اگر پارٹی کی جڑیں اندر سے ہی کمزور ہو رہی ہوں تو باہر سے اسے کتنا ہی مضبوط دکھانے کی کوشش کی جائے، اس کی حقیقت آخر کار سامنے آ ہی جاتی ہے۔

خرم نگر، لکھنؤ

مراسلہ

آئی ایف ایف آئی شرکاء اور شائقین کے نام ایک خط

آئی ایف ایف آئی کے محترم شائقین!

آج گوا میں 57ویں آئی ایف ایف آئی کا آغاز ہوگیا ہے۔ اس کی سرکاری کیٹلاگ اس سال کے فلمی میلے کے غیر معمولی تنوع اور وسعت کی ایک جھلک پیش کرتی ہے۔ 267 صفحات پر مشتمل یہ کیٹلاگ آپ کے فلمی تجربے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس کے بالکل ابتدائی دو صفحات میں شامل جھلکیوں سے اس بات کا فوری اندازہ ہوجائے گا کہ آگے کیا کچھ دیکھنے کو ملنے والا ہے۔

گوا میں اس فیسٹول کے موقع پر، میں آپ کے ساتھ چند ایسی باتیں شیئر کرنا چاہتا ہوں جن کے تجربے سے لطف اندوز ہونے کے آپ یقیناً منتظر ہوں گے۔

اس سال فلمی میلے کا مرکزی موضوع ''سرحد سے ماوراء کہانیاں'' ہے۔ ذرا اس پر غور کیجیے۔ ہزاروں میل دور کسی ملک میں فلم بنائی گئی ہے، جس کی زبان شاید آپ نہ سمجھتے ہوں، پھر بھی وہ فلم آپ کو ہنسا سکتی ہے، جذبات سے متاثر کر سکتی ہے یا فلم ختم ہونے کے بعد بھی دیر تک سوچنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ آپ اس ملک، اس کی ثقافت یا پردۂ سیمیں پر نظر آنے والے لوگوں کے بارے میں زیادہ کچھ نہ جانتے ہوں، اگر پھر بھی ان کی کہانیوں میں آپ کو اپنی زندگی سے وابستہ کوئی نہ کوئی بات ضرور محسوس ہوسکتی ہے۔

سینما میں ہمیشہ سے یہ صلاحیت رہی ہے کہ وہ دور دراز کی دنیا کو ہمارے قریب لے آئے اور اجنبی چیزوں کو بھی مانوس بنا دے۔ جب آپ ایسی زبان میں بنی فلم دیکھتے ہیں جسے آپ نہیں سمجھتے، پھر بھی اس کے کرداروں، ان کے جذبات اور تجربات سے خود کو جڑا ہوا محسوس کرتے ہیں، تو ایک غیر معمولی کیفیت جنم لیتی ہے۔ اجنبی دنیا کے درمیان فاصلے کم ہونے لگتے ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ گرچہ ہماری زبانیں، ثقافتیں اور تجربات ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتے ہیں، مگر وہ جذبات جو ہمیں انسان بناتے ہیں، اکثر ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ میرے نزدیک یہی ''سرحد سے ماوراء کہانیوں'' عنوان کا اصل مفہوم ہے۔

اس سال کی فلموں کا انتخاب اس تصور کو بصورت دیگر سمجھنے اور محسوس کرنے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے۔

سب سے پہلی سرحد جغرافیائی ہے۔ اس سال آئی ایف ایف آئی میں 86 ممالک کی 159 بین الاقوامی فلموں کی نمائش ہونے والی ہے۔ اسپین کو کنٹری آف آنر کی مرکزی حیثیت حاصل ہے، جبکہ روس شراکت دار ملک کے طور پر اس میلے میں شامل ہو رہا ہے۔

اگلی سرحد زبان اور ثقافت کی ہے۔ ہندوستانی سینما میں ہماری جانی پہچانی زبانوں اور علاقوں سے آگے بھی بہت کچھ ایسا ہے جسے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ اس سال انڈین پنوراما میں ہندوستان کی 18 زبانوں کی 76 فلمیں شامل ہیں، جو ملک کے سینما کے رنگارنگ تنوع کو پیش کرتی ہیں۔ ان میں لداخ، گوا اور ملک کے دیگر خطوں کی فلمیں بھی شامل ہیں۔

تیسری سرحد وقت کی ہے۔ فلمی میلے میں عموماً موجودہ دور کے سینما پر توجہ دی جاسکتی ہے، لیکن اچھی فلموں کی اہمیت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اس سال ہم عظیم فلم ساز آندرزیج وائیدا کی پیدائش کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر انہیں خراج عقیدت پیش کرنے جا رہے ہیں۔ ہندوستانی سینما کی جانب سے ہم ان آٹھ فنکاروں کی پیدائش کی صد سالہ تقریبات بھی منا نے جا رہے ہیں، جن سے ہمارے سینما کو نئی جہت ملی۔ ان میں اداکار پریم نذیر، سوریہ کانت ماندھرے، راج کمار اور اتم کمار، ہدایت کار شکتی سامنت اور موسیقار او پی نیر اور روی شامل ہیں۔ ان کی خدمات ہندی، بنگالی، مراٹھی اور ملیالم سینما تک پھیلی ہوئی ہیں، اور ان شخصیات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جن فلموں کی نمائش کی جا رہی ہے، ان میں سَدی مانسے، ٹلا بھارم، وقت، کشمیر کی کلی اور چورنگی شامل ہیں۔

ہم برکس ممالک کے سینما پر بھی خصوصی توجہ دیں گے، جس کے تحت 21 فلمیں پیش کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ دو نئے زمرے بھی متعارف کرائے جائیں گے، جن میں اینیمیشن اور فلم اباوٹ فلم شامل ہیں۔

ایک سرحد فلمی میلے اور اس شہر کے درمیان بھی ہوتی ہے جہاں اس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس سال فلموں کی نمائش کے لیے پنجی، پورووریم، مرگاؤ اور پونڈا میں پھیلے ہوئے 13 مقامات پر فلموں کی نمائش کی جا رہی ہے، جس سے گوا بھر کے ناظرین کے لیے اس میلے تک رسائی مزید آسان ہوگئی ہے۔

یہ وہ چند طریقے ہیں جن کے ذریعے اس سال کا موضوع'' سرحد سے ماوراء کہانیاں'' ہمارے فلمی میلے کے پروگراموں کی رہنمائی کر رہا ہے۔

لیکن میرے دوست، آپ سے میری ایک چھوٹی سی گزارش بھی ہے۔ آپ کم از کم ایک ایسی فلم ضرور دیکھیے جسے آپ عام طور پر دیکھنے کے لیے منتخب نہیں کرتے ہیں۔ ایسی فلم دیکھیے جو کسی ایسی زبان میں بنی ہو جسے آپ نہیں سمجھتے، کسی ایسے ملک کی ہو جہاں آپ کبھی نہیں گئے یا کسی ایسے فلم ساز نے بنائی ہو جس کا نام آپ نے پہلے کبھی نہ سنا ہو۔ سب ٹائٹل کو چلتے رہنے دیجیے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ ہمارے درمیان فاصلے اتنے زیادہ نہیں ہیں، جتنے بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں۔

ذاتی طور پر میرے لیے یہ بے حد خوشی اور فخر کی بات ہے کہ میری سدا پسندیدہ فلم لگان کو اس سال کے فلمی میلے کے خصوصی نمائش والے حصے میں نمایاں مقام دیا گیا ہے۔ یہ فلم اپنی شاندار ریلیز کے 25 سال مکمل کر رہی ہے۔ میں نے ابھی سے ان دنوں کا انتظار شروع کر دیا ہے، جب ہم سب مل کر سینما کے اس جادوئی سفر کو ایک بار پھر دیکھ سکیں گے۔

آئی ایف ایف آئی صرف ان فلموں تک محدود نہیں ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ یہ سینما کے مستقبل، اسے تخلیق کرنے والے لوگوں اور ان مواقع سے بھی سروکار رکھتا ہے جو کہانیوں کو مزید دور تک پہنچانے میں مدد دیتے ہیں۔ اس سال کے فلمی میلے میں متعدد ایسے اقدامات شامل کیے گئے ہیں، جن کا مقصد ابھرتے ہوئے ٹیلنٹ کو پروان چڑھانا، تخلیقی تال میل کو فروغ دینا اور فلم سازی کے پورے نظام کو مضبوط بنانا ہے۔

اس سلسلے کا آغاز 'کریٹیو مائنڈز آف ٹومارو' (سی ایم او ٹی) سے کیا جاسکتا ہے، جو وزارتِ اطلاعات ونشریات اور این ایف ڈی سی کی پہل ہے۔ ذرا تصور کیجیے کہ ملک بھر کے 100 نوجوانوں کو آئی ایف ایف آئی جیسے بین الاقوامی پلیٹ فارم پر فلم سازی کے 13 مختلف شعبوں میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع مل جائے۔ سی ایم او ٹی اسی خواب کو حقیقت بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اس کے بعد 'ویوز فلم بازار' کا ذکر آتا ہے، جو پہلے 'فلم بازار' کے نام سے معروف تھا۔ اگر آپ کو کبھی یہ خیال آیا ہو کہ جب دنیا بھر کے فلم ساز، پروڈیوسر، سرمایہ کار اور تقسیم کار ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو وہاں کیا ہوتا ہے، تو اس کا جواب آپ کو یہاں ملے گا۔

یہ بازار ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں نئے خیالات کو اپنے ساتھی ملتے ہیں، فلمی منصوبوں کو ممکنہ شراکت دار ملتے ہیں اور باہمی گفتگو سے نئے امکانات کے دروازے کھلتے ہیں۔ فلم سازی کے مشترکہ مواقع اور فلمی صنعت سے وابستہ افراد کے ساتھ تبادلۂ خیال سے لے کر معلوماتی نشستوں تک، یہاں بہت کچھ جاننے اور دریافت کرنے کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ خواہ آپ نے فلم سازی کے میدان میں ابھی قدم رکھا ہو یا اس صنعت میں برسوں کا تجربہ رکھتے ہوں، یہ پلیٹ فارم ہر ایک کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔

اس سال فلمی میلے کا آغاز معروف پولش فلم ساز پاویل پاولیکوسکی کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم ''فادر لینڈ'' سے ہوا ہے۔ 1949 میں جنگ کے بعد کے جرمنی کے پس منظر میں بنائی جانے والی یہ بلیک اینڈ وائٹ فلم نوبیل انعام یافتہ جرمن مصنف تھامس مان اور ان کی بیٹی ایریکا کے سفر کی کہانی بیان کرتی ہے، جو منقسم جرمنی کے سفر پر ہوتے ہیں۔ اس سفر کے ذریعے فلم نہ صرف ایسے ملک کی کہانی پیش کرتی ہے جو اپنے ماضی سے نبرد آزما ہے، بلکہ ایک باپ اور بیٹی کے رشتے کو بھی اجاگر کرتی ہے، جو تاریخ، یادوں اور اپنی شناخت کے احساس کے درمیان اپنا راستہ تلاش کر رہے ہیں۔

فلمی میلے کا اختتام سنگاپور کے فلم ساز انتھونی چن کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم 'وی آر آل اسٹرینجرز' سے ہوگا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس فیسٹول سے ساتھ مل کر لطف اندوز ہونے کے بعد ہم، یعنی آئی ایف ایف آئی کے شائقین، ایک دوسرے سے پہلے سے کچھ کم اجنبیت محسوس کرنے لگیں گے۔

اب میں مزید آپ کے صبر کا امتحان نہیں لینا چاہتا اور نہ ہی یہ خطرہ مول لینا چاہتا ہوں کہ اس خط کو باقاعدہ طور پر فلمی میلے کا مختصر کیٹلاگ سمجھ کر ایک طرف رکھ دیا جائے۔ اس لیے آخر میں صرف ایک بات کہنا چاہوں گا۔

میرے رفیق، 57ویں آئی ایف ایف آئی کو یوں ہی گزرنے نہ دیجیے کہ اس کے بعد اگلے 365 دن تک آپ یہ سوچتے رہیں کہ کاش آپ بھی اس میں شامل ہوتے۔

اپنے پروگرام بنائیے، گوا تشریف لائیے اور دھوپ، ریت اور سینما کے حسین ماحول میں ساتھ مل کر کچھ ایسی یادیں بنائیے جو ہمیشہ یاد رہیں!

آئی ایف ایف آئی میں آپ سے ملاقات کا متمنی ہوں!

آپ کا مخلص،

آشوتوش گوواریکر

☆☆☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

عنبرین زیدی، ایک ممتاز کالم نویس، صحافی اور مصنفہ!

ڈاکٹر جی۔ایم۔پٹیل



فوجی افسر کی اہلیہ عنبرین زیدی عسکری امور پر لکھنے والی مصنفہ، معروف کالم نویس اور وکیل ہیں۔آپ نے تقریباً تین دہائیاں بھارت کے فوجیوں، سابق فوجیوں، جنگ میں بیوہ ہونے والی خواتین اور فوجی خاندانوں سے متعلقہ مسائل پر کام کرتے ہوئے گزارے ہیں۔آپ کی پہلی کتاب 'دی واریئر وڈوز The Warrior Widows' جو انگریزی اور ہندی دونوں زبانوں میں شائع ہوئی ہے کو بڑے پیمانے پر سراہا اور پسند کیا جا رہا ہے۔

سینٹر آف ایکسیلنس فار دی بریو ہارٹس (CoEB) بھارت کا پہلا ریسرچ پر مبنی ایسا فلاحی نیٹ ورک (Ecosystem) ہے جو معذور فوجیوں (Disabled Soldiers) اور جنگ میں شہید ہونے والے فوجیوں کی بیواؤں (War Widows - 2026 میں سیکشن 'CoEB کے تحت قائم کردہ ایک تنظیم ہے، جو دو بنیادی ستونوں تحقیق اور روزگار پر استوار ہے۔CoEB کے ذریعے فوجی خاندانوں کو درپیش دعوتِ مبازرت پر گہری تحقیق کرنے اور ان سے حاصل ہونے والی بصیرت کو بامقصد عملی اقدامات میں تبدیل کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔عنبرین زیدی اس ادارے کی 'بانی ناظم (Founding Director) ہیں۔آپ ایک طویل عرصے سے ہندوستانی مسلح افواج کے سابق اہلکاروں، معذور فوجیوں اور ان کے خاندانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہی ہیں۔ان کے کام کا ایک اہم مرکز روزگار کے پائیدار اور باعزت مواقع پیدا کرنا ہے، خاص طور پر معذور فوجیوں اور جنگ میں شہید ہونے والے فوجیوں کی بیواؤں کے لیے گھر سے کام کرنے (home-based) کے ماڈلز تیار کرنا، تاکہ وہ اپنے ہی معاشرے اور خاندانی ماحول میں رہتے ہوئے آمدنی حاصل کر سکیں۔ان کی وکالت اور سماجی خدمات میں انفرادی اور اجتماعی مقاصد کے لیے مسلسل کام بھی شامل رہا ہے، جس میں راجستھان کے گاؤں 'دھنوری' میں جنگی یادگار (War Memoria) کے قیام کے لیے کی جانے والی کوششیں بھی شامل ہیں؛ یہ گاؤں فوجی خدمات کی ایک شاندار روایت کا حامل ہے۔اگست 2023 میں، انہیں ان کی خدمات کے اعتراف میں بھارت کی صدر محترمہ دروپدی مرمو کی جانب سے اعزاز سے نوازا گیا۔

ان کا سفر بھارت کی فوجی برادری کی کہانیاں سنانے سے شروع ہو کر ایسے اداروں اور حل کی تشکیل تک پہنچا ہے جو ان کی زندگیوں میں دیرپا تبدیلی لا سکتے ہیں۔

آپ نے 'دی واریئر ویڈوز' "The Warrior Widows" - جو ہندوستانی فوجیوں کی بہادر بیواؤں پر مبنی ہے (اور 'سولجرنگ آن Soldiering On - جو ہندوستان کے معذور فوجیوں کے غیر معمولی عزم و ہمت کے بارے میں ہے جیسی کتابیں تحریر کی ہیں۔عوامی مطالبے پر ان کی دونوں کتابوں کا ہندی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ایک کالم نگار کی حیثیت سے، وہ ملک کے اہم قومی اور بین الاقوامی اخبارات و رسائل میں فوری توجہ طلب مسائل پر بے باکی سے لکھتی ہیں۔عنبرین ایک ایسے مشن پر گامزن ہیں جس کا مقصد دورانِ ملازمت شہید ہونے والے اور ملک کی خدمت کے دوران معذور ہو جانے والے فوجیوں کے اہل خانہ کی مدد کرنا ہے؛ وہ ان کا سہارا بن کر اور ان کا ہاتھ تھام کر انہیں انتہائی وقار اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہیں۔۔۔۔۔۔



21 اگست 2023 کو، عنبرین زیدی کو آپ کی خدمات کے اعتراف میں ہندوستان کی معزز صدر محترمہ دروپدی مرمو کے ہاتھوں اعزاز سے نوازا گیا۔(تصویر)

ایک صحافی کی حیثیت سے، آپ نے 'ٹائمز آف انڈیا' ' ہندوستان ٹائمز' اور 'دینک بھاسکر' جیسے سرکردہ اخبارات میں ہندوستانی مسلح افواج کے فراموش شدہ ہیروز اور بھوپال گیس سانحے کے متاثرین سے متعلق اپنے کام کے لیے بے پناہ داد و تحسین اور کئی ایوارڈز حاصل کیے ہیں۔آپ دنیا کے پہلے بلاگ میگزین 'بلاگرز پارک' (Blogger's Park) کی بانی کے طور پر اس کی سربراہی کر چکی ہیں۔بعد ازاں آپ نے سی ایس آر (CSR) کے شعبے کا رخ کیا اور جونی الوقت جنگ میں شہید ہونے والے فوجیوں کی بیواؤں، یتیم بچوں اور معذور فوجیوں کا سہارا بننے اور ان کے دکھ درد بانٹنے میں ہی اپنا اصل مقصدِ حیات پا لیا ہے۔21 اگست 2023 کو، آپ آپکی خدمات کے اعتراف میں ہندوستان کی معزز صدر محترمہ دروپدی مرمو کے ہاتھوں اعزاز سے نوازا گیا۔عنبرین ایک ایسے مشن پر گامزن ہیں جس کا مقصد ملک کی خدمت کے دوران شہید یا معذور ہونے والے فوجیوں کے اہل خانہ کی مدد کرنا ہے؛ وہ ان کا سہارا بن کر انہیں انتہائی وقار اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہیں۔

جنگ میں شہید ہونے والے فوجیوں کی بیواؤں — جنہیں ہم 'ویر ناریاں ' (Veer Naris) کی بحالی اور انہیں باوقار زندگی گزارنے میں مدد فراہم کرنا پہلے دن سے ہی ان کی اولین ترجیح رہا ہے۔آپ 1962، 1965، 1971 اور کارگل کی جنگوں میں شہید ہونے والے فوجیوں کی بیواؤں کے ساتھ وابستہ رہی ہیں اور ان کے مسائل کے حل میں مدد کرتی ہیں۔ایودھیا سے لے کر سری نگر، رانچی، مہاراشٹر کے ستارا، کوچین، اروناچل پردیش کے بورڈوریا گاؤں اور جھارکھنڈ کے چھترا تک، عنبرین وہاں موجود ہمارے فوجیوں کی بیواؤں کے ساتھ ذاتی طور پر منسلک ہیں اور ان کی زندگیاں دوبارہ سنوارنے میں ان کی مدد کرتی ہیں۔حال ہی میں، عنبرین نے راجستھان کے گاؤں 'دھنوری' کے لوگوں کی ایک دیرینہ اور دو دہائیوں پر محیط جدوجہد میں کامیابی حاصل کی ہے۔اس گاؤں کا فوج میں نمایاں کردار رہا ہے، جہاں سے 250 حاضر سروس، 300 ریٹائرڈ اور 15 شہید فوجیوں سے وابستہ ہیں، جبکہ 3 فوجی جنگی قیدی بھی رہ چکے ہیں۔گاؤں والوں کی جانب سے سیکڑوں درخواستوں اور مختلف حکومتوں کے وعدوں کے باوجود اس معاملے پر کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی تھی۔عنبرین نے اس مسئلے کو اٹھایا، تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، با اختیار شخصیات اور متعلقہ حکام سے ملاقاتیں کیں۔ بالآخر، راجستھان کی ریاستی حکومت اور مقامی انتظامیہ نے اس معاملے کا نوٹس لیا اور وہاں یادگار تعمیر کرنے کے لیے درکار تمام منظوریوں اور اجازت ناموں کی فراہمی کو یقینی بنایا۔

آپ شہید اور معذور فوجیوں کے اہل خانہ کی ہر ممکن مدد کرنے کے مشن پر گامزن ہیں۔آپ اکثر ملک کے ان دور دراز علاقوں کا دورہ کرتی ہیں جہاں سے بڑی تعداد میں مرد حضرات مسلح افواج میں خدمات انجام دیتے ہیں، تاکہ ان کی خیریت اور حالات کے بارے میں جان سکیں۔آپ کو آئی آئی ٹی (IIT) دہلی اور گورنمنٹ گرلز کالج، چنڈی گڑھ' جیسے ملک کے ممتاز اداروں میں بھی مدعو کیا گیا ہے تاکہ وہ وہاں خطاب کر سکیں اور نوجوانوں میں ہندوستانی مسلح افواج اور ان کے اہل خانہ کے حوالے سے آگاہی پیدا کر سکیں۔

آپ نے نیسکوم (NASSCOM) فاؤنڈیشن اور دیگر کئی اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر بھی کام کیا ہے۔وہ دنیا کے پہلے بلاگ میگزین 'بلاگرز پارک' (Blogger's Park) کی 'بانی مدیر' کی حیثیت سے اس کے امور کی سربراہی بھی کر چکی ہیں۔وہ قومی اور بین الاقوامی اشاعتی اداروں کے لیے باقاعدگی سے لکھتی ہیں اور ایسے مسائل پر قلم اٹھاتی ہیں جن پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

ایک فوجی کی اہلیہ ہونے کے ناطے، ین جنگ میں شہید عنبرین ہونے والے فوجیوں کی بیواؤں اور یتیموں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں سرگرمی سے شامل رہی ہیں۔اپنے تجربے اور مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے انہوں نے 'دی چینج میکرز (The Changemakers) نامی تنظیم کی بنیاد رکھی، جہاں وہ اور ان کی ٹیم جنگ میں شہید ہونے والے فوجیوں کی بیواؤں، یتیموں اور ضرورت مند افراد کی شناخت کرتی ہے اور ان کی رہنمائی و سرپرستی کرتی ہے۔آپ میدانِ جنگ میں جان قربان کرنے والے ہمارے فوجیوں کے اہل خانہ کی مدد کرنے کے مشن پر گامزن ہیں؛ وہ ان کا حوصلہ بڑھاتی ہیں، ان کا ساتھ دیتی ہیں اور انہیں انتہا وقار اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل بنانے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

معزز وزیر دفاع شری راج ناتھ سنگھ جی، کتاب میں شامل ان بہادر خواتین کی داستانوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ نے حوصلہ افزائی پر مبنی ایک پیغام تحریر کرنے کا فیصلہ کیا، جو اب اس کتاب کا حصہ بھی ہے۔ایک کالم نگار کی حیثیت سے، وہ ملک کے اہم قومی اور بین الاقوامی اشاعتی اداروں میں ان مسائل پر بے باکی سے لکھتی ہیں جن پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

عنبرین زیدی کی تصانیف

دی واریئر وڈوز	(The Warrior Widows)
ویر ناریاں	(Veer Nariyan)
سولجرنگ آن	(Soldiering On)
تھرو ہر آئز	(Through Her Eyes)
دی سائلنٹ واریئر	(The Silent Warrior)

9822031031

علاّمہ اقبال علیہ الرحمۃ اللہ کی شاعرانہ عظمت کے چند پہلو

پروفیسر ڈاکٹر خورشید رضوی | پیش کردہ: عبدالعزیز

علامہ اقبالؒ کی شخصیت ایک ترشے ہوئے ہیرے کی سی ہے کہ اس کے مختلف پہلو مختلف انداز میں لو دیتے ہیں اور وہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔وہ بہت بڑے شاعر بھی ہیں اور مفکر بھی، صاحب رویا بھی ہیں اور مصلح بھی اور وطن عزیز کا خواب دیکھنے والے بھی۔جب کسی ایک شخص کی شخصیت کے اتنے متنوع پہلو آ جائیں تو اکثر لوگوں کے ذہنوں میں کچھ چیزیں گڈمڈ ہو جاتی ہیں اور یہ متعین کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ اس شخصیت کی بالکل بنیادی اور اساسی اہمیت کیا ہے؟ علاّمہ صاحب کی شخصیت کے یہ سبھی پہلو بہت مضبوط ہیں اور واقعی کسی ایک پہلو کو دوسرے پہلو پر ترجیح دینا اتنا آسان نہیں۔تاہم، ایک بات میں نے ہمیشہ محسوس کی ہے کہ علاّمہ جتنے بڑے، جتنے منفرد اور بے مثال شاعر ہیں، اگر وہ اتنے بڑے شاعر نہ ہوتے تو شاید ان کے پیغام کو وہ تاثیر، وہ دل نشینی اور وہ پھیلاؤ حاصل نہ ہو سکتا جو اب ہم دیکھتے ہیں۔بقول ان کے: "نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر"

آپ مشرق و مغرب میں ان کی آواز کی جو گونج سنتے ہیں، اس میں ان کے دیگر پہلوؤں سے کہیں بڑھ کر ان کا شاعرانہ پہلو اساسی حیثیت رکھتا ہے۔انھوں نے جو لیکچرز انگریزی میں دیے نہایت عالمانہ ہیں، جس کی ایک ایک سطر میں انھوں نے واقعی کوزے میں سمندر بند کیا ہے اور چلتے چلتے وہ ایک جملے میں جو بات کہہ جاتے ہیں، آپ کو پوری پوری تحریکوں کا مطالعہ کیے بغیر اس ایک جملے کا فہم حاصل نہیں ہوتا۔ان کے جو لیکچرز 'ری کنسٹرکشن آف ریلیجیس تھاٹ اِن اسلام' پر ہیں، بعض لوگوں نے گذشتہ کچھ عرصے میں یہ کہا کہ ان کا اصل کام تو ان کے لیکچرز ہیں، شاعری تو ایک جزوی سا پہلو ہے جو اتنا اہم نہیں۔مجھے ان کے لیکچرز کی عظمت میں کبھی کوئی شک نہیں رہا، لیکن مجھے اس خیال سے اتفاق نہیں ہو سکا کہ علامہ صاحب کا اصل کام وہ ہے۔انھوں نے جاوید نامہ کے آخری حصہ 'خطاب بہ جاوید' میں خود ان دونوں چیزوں کی حدود متعین کی ہیں۔اس پر پورا ایک بند لکھا ہے

میں نے اپنے زمانے کی طبیعت سے دو باتیں کہی ہیں اور میں نے دو سمندروں کو دو کوزوں میں بند کر دیا ہے۔ان میں سے ایک حرف پیچیدہ اور بڑا علمی ہے۔اس کے اُتار چڑھاؤ ہیں اور دوسرا حرف ایسا ہے جیسے دل میں جا کر کھب جانے والا، تاکہ میں ایک سے لوگوں کی عقل کو شکار کروں اور دوسرے سے لوگوں کے دل کو شکار کروں]۔

انھوں نے اپنے ان دونوں کارناموں کا اپنا اپنا علاقہ اور اپنی اپنی حیثیت خود متعین کر دی ہے کہ ان کے خطبات میں عقل سے خطاب ہے اور ان کی شاعری دلوں پر تاثیر چھوڑتی ہے۔ظاہر ہے کہ ایک خلقت کے ذہن میں جو انقلاب پیدا کیے ہیں وہ اس حرف پیچاپیچ نے پیدا نہیں کیے، کیونکہ اس کو تو بہت ہی کم لوگوں نے پڑھا ہے اور جنھوں نے پڑھا ہے ان کو بھی اس کے سمجھنے کا دعویٰ نہیں ہے، لیکن ان کی شاعری میں باوجود اس کے کہ وہ باتیں وہی کہتے ہیں جو ہمارے علم میں پہلے سے ہوتی ہیں، لیکن کہتے ایسے انداز میں ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج پہلی بار کہی جا رہی ہیں۔یہ بتانا بڑا مشکل ہوتا ہے کہ شعر کی تاثیر کا آخری مخرج کیا ہے؟ منبع کیا ہے؟ اور ان کی شاعری کہاں سے پھوٹتی ہے؟ یہ ایک بڑی پُراسرار چیز ہے۔

یہ بتانا بڑا دشوار ہے کہ شاعری میں تاثیر کہاں سے آتی ہے، اس کے عناصر کیا ہوتے ہیں؟ ہم بالعموم جب فنی تجزیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہاں تشبیہ بہت اچھی ہے، یہاں استعارہ بہت اچھا ہے، اس شعر میں کنایہ سے کام لیا گیا ہے، اس شعر میں مجاز مرسل ہے لیکن یہ سب چیزیں شعر کا سنگھار تو ہو سکتی ہیں، مگر شعر کی اساس نہیں ہو سکتیں۔شعر کی اساس ایک خداداد بر جستگی ہوتی ہے۔اس کا اپنا ایک آہنگ ہوتا ہے۔وہ دل سے نکلتا ہے اور دلوں پر جا کر لگتا ہے اور یہ سب چیزیں اس کے اندر جب گھل مل کر یک جان ہو جاتی ہیں تو آپ کہیں انگلی رکھ کر نہیں بتا سکتے کہ تشبیہ کہاں رہ گئی اور استعارہ کہاں رہ گیا اور مراعات النظیر کہاں ختم ہو گئی؟ لیکن شعر کی تاثیر مجموعی اعتبار سے آپ کو متاثر کرتی ہے اور آپ اس کا تعین نہیں کر سکتے کہ اس کی کیا چیز آپ کے اوپر اثر انداز ہو رہی ہے۔

علامہ اقبالؒ کی شاعری آغاز ہی سے ایک غیر معمولی رنگ لیے ہوئے تھی اور آج تک ان کے اسلوب کا یہ کمال ہے کہ آپ ہزار آدمیوں کے کلام میں اقبالؒ کے دو شعر رکھ دیجیے، وہ الگ نظر آئیں گے اور اس میں کہنگی پیدا ہی نہیں ہوتی۔یہ خداداد چیز ہے۔

جب وہ گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور طالب علم کے آئے تھے، اس وقت کی یادداشت محفوظ ہے۔میں چونکہ اسی درس گاہ میں پڑھاتا ہوں، ہم نے ایک بار دوبارہ ریسرچ کر کے اس کمرے کا تعین کیا، جہاں 'اقبال ہوسٹل' میں جس کمرے میں وہ رہتے تھے۔اتنی مدت تک لوگوں کو کچھ اور کمروں کے بارے میں غلط فہمی رہی کہ وہ اس میں رہتے تھے، لیکن ان کے ایک ساتھی غلام نورنگ صاحب، جو ہاسٹل فیلو تھے، ان کی اس بارے میں اتنی تفصیلی گفتگو موجود ہے کہ جس کے بعد ہمیں کوئی دقّت نہیں ہوئی اور ہم نے بڑی آسانی سے اس کا تعین کیا کہ یہ وہ کمرہ تھا جہاں اقبال قیام پذیر تھے۔آج بھی وہ عمارت اور کمرہ اپنی اصل شکل میں موجود ہے۔اس میں جب کبھی جانا ہوتو اس دور کی جوان کی تمام تفصیل لکھی ہوئی ہے کہ وہ فرش پر دری بچھائے بیٹھے ہوتے تھے اور اکثر بنیان اور تہبند پہنے ہوئے ہوتے جو آخری زمانے تک ان کا پسندیدہ لباس تھا۔وہ حقہ بھی وہیں رکھے ہوئے بیٹھے ہوتے تھے اور چاروں طرف سے طالب علم ان کی کشش سے اس وقت بھی آتے تھے اور اس وقت بھی انھوں نے بعض مشاعروں میں شرکت کی۔کہیں بھاٹی دروازے کے اندر، کبھی بازار حکیماں میں اور کبھی اور جگہوں پر۔اس وقت تک ان کی شہرت یہ تھی کہ ایک کشمیری لڑکا لاہور میں آیا ہے اور وہ بہت اچھا شعر کہتا ہے۔اپنے دورِ طالب علمی میں انھوں نے یہ شعر کہا تھا کہ ؎

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لیے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

اس وقت کے ایک بڑے سینئر شاعر مرزا ارشد گرگانی بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔انھوں نے چونک کر کہا کہ بھئی کمال ہے یہ عمر اور یہ شعر! دراصل اقبال کی شاعرانہ تاثیر اور اس کا کمال ان کے اس زمانے سے کھلنا شروع ہو گیا تھا جب ابھی وہ اقبال بنے ہی نہیں تھے۔

اسی ہوسٹل کے زمانے میں انھوں نے 'ہمالہ' کے نام سے ایک نظم کہی۔غیر منقسم ہندوستان میں انھوں نے ہمالہ کو ایک فصیل کی حیثیت دی۔اس کو فصیل کشور ہندوستاں کہا۔اپنی سرزمین کے ایک پہاڑ کی تعریف کی۔وہ نظم 1901ء میں شائع ہو گئی تھی۔ہو سکتا ہے کہ انھوں نے اس سے کئی سال پہلے کہی ہو۔بعد میں اقبالؒ نے اس میں تھوڑی بہت تبدیلی ضرور کی، لیکن بیشتر نظم اپنی اصل حالت میں ہے اور 'بانگ درا' کی پہلی نظم وہی 'ہمالہ' ہے۔یہ ان کے بالکل ابتدائی دور کی چیز ہے اور یقین کیجیے کہ میں آج تک اس نظم کو پڑھنے سے سیر نہیں ہو سکا۔انھوں نے ہمالہ کے بارے میں کہا تھا ؎

تجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں
تو جواں ہے گردشِ شام و سحر کے درمیاں

یہ نظم جب پڑھتا ہوں محسوس ہوتا ہے کہ وہی تازگی اور وہی تاثیر محسوس ہوتی ہے، جو پہلی بار پڑھ کر محسوس کی تھی۔اس لیے کہ اس دور میں ان پر مغرب کی پوئٹری آف نیچر کا زیادہ اثر تھا لیکن ان کا مشرقی اثاثہ اتنا مضبوط تھا کہ وہ جدید خیالات کو اپنی روایت کے مطابق بیان کرنے پر قادر تھے، بجائے اس کے کہ وہ شعر ڈھلے ڈھلائے اور بنے بنائے سانچوں میں چلے جائیں، ہر شعر میں ایک تازگی محسوس ہوتی تھی۔'ہمالہ' میں انھوں نے جو منظر نگاری کی تھی اسے ذرا دیکھئے:

ابر کے ہاتھوں میں رہوار ہوا کے واسطے
تازیانہ دے دیا برق سر کہسار نے
اے ہمالہ کوئی بازی گاہ ہے تو بھی، جسے
دست قدرت نے بنایا ہے عناصر کے لیے

اسی نظم کے ایک بند کے چوتھے مصرعے پر تو یقین کیجیے کہ میرا سانس رُک جاتا ہے:

لیلیٰ شب کھولتی ہے آ کے جب زُلفِ رسا
دامنِ دل کھینچتی ہے آبشاروں کی صدا
وہ خموشی شام کی جس پر تکلّم ہو فدا
وہ درختوں پر تفکر کا سماں چھایا ہوا

'وہ درختوں پر تفکر کا سماں چھایا ہوا' مصرعے پر مجھے حیرت ہوتی ہے۔پھر کہتے ہیں ؎

کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کہسار پر
خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رخسار پر

جس شاعری کی ابتدا یہ ہے، آپ دیکھیے کہ بانگ درا میں ان کی دور بہ دور نظمیں موجود ہیں۔وہ بھی جو 1905ء تک کی ہیں، اور وہ بھی جو 1905ء سے 1908ء تک کی ہیں۔جب وہ یورپ میں رہے اور پھر اس کے بعد کی نظمیں ہیں۔ہر دور کی نظموں میں ان کے شاعرانہ کمالات اسی دور سے نمایاں ہیں۔اقبال کے ہاں آغاز ہی سے تشبیہ کی ندرت کا کمال تھا۔بانگِ درا میں ہی دیکھ لیں جو ان کے ابتدائی دور غالباً 1905ء تک کا دور ہے۔اس میں ایک نظم ہے، اس میں انھوں نے جو تشبیہیں دی ہیں آپ دیکھیے کہ وہ تشبیہات آج بھی کتنی زندہ اور کتنی تازہ ہیں:

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں
یا شب کی سلطنت میں دن کا سفیر آیا
غربت میں آ کے چمکا گمنام تھا وطن میں
تکمہ کوئی گرا ہے مہتاب کی قبا کا
ذرّہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں
چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے آیا کبھی گہن میں

یہ بات انھوں نے جگنو کی تشبیہ کے لیے کہی اور جگنو کا استعارہ اقبال کے کلام میں چلتا رہا ہے۔جس طرح شاہین نے ان کو بہت متاثر کیا ہے، اسی طرح جگنو نے اور پروانے نے بھی اپنے اپنے انداز میں بہت متاثر کیا ہے۔چنانچہ جگنو کا استعارہ ان کے کلام میں ایک ارتقا کے ساتھ آگے چلتا ہے اور اس میں جو بات انھوں نے کہی تھی ؎

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے آیا کبھی گہن میں

پیام مشرق میں انھوں نے 'کرمک شب تاب' کے عنوان سے فارسی میں ایک بڑی نظم لکھی ہے۔وہ ان کی بہت کمال نظم ہے جس میں انھوں نے جگنو کے بارے میں کہا کہ ؎

یک ذرہ ی بی مایہ متاع نفس اندوخت
شوق این قدرش سوخت کہ پروانگی آموخت
پہنائی شب افروخت

ایک ذرّہ بے مایہ تھا جس نے اپنے سانس کی دولت کو بچا بچا کے رکھا، اپنے وجود کو سنبھالا۔شوق نے اس کو اس حد تک جلایا اور سوز دیا کہ اس کو پروانہ بنا دیا اور اس نے رات کی پہنائی کو روشن کرنا شروع کر دیا۔یہ طویل نظم ہے، اس میں ایک ٹکڑا جو مجھے اس شعر سے یاد آ گیا وہ ہے ؎

اے کرمک شب تاب سراپای تو نوراست
پرواز تو یک سلسلہ ی غیب و حضوراست
آئین ظہوراست

یعنی کرمک شب تاب سے خطاب کر کے کہتے ہیں کہ تیری پرواز غیب و حضور کا ایک سلسلہ ہے۔کبھی ظلمت، کبھی روشنی۔یہ ان کے شاعرانہ کمالات ہیں جو ان کی بالکل ابتدائی نظموں سے چلتے ہیں۔(جاری)

E-mail:azizabdul03@gmail.com

اسم سے شعر تک: اَیُّکُمْ مِثْلِي: سید حسنین رضا ہاشمی کا نعتیہ مجموعہ

ڈاکٹر حسنین ساحر

نعت میں رسولِ اکرم ﷺ کا اسمِ مبارک جس محبت سے زبان پر آتا ہے، الفاظ کو بھی اسی نسبت کے شایانِ شان ہونا چاہیے۔مقامِ رسالت کا ادب لفظ کے انتخاب سے لے کر اندازِ خطاب تک ساتھ رہتا ہے۔سید حسنین رضا ہاشمی نے نعتیہ مجموعے "اَیُّکُمْ مِثْلِي" میں اس محبت کو ردیف کی پابندی کے ساتھ برتا ہے۔ایک حمد کے بعد ننانوے نعتیں ہیں اور ہر نعت کی ردیف میں حضور ﷺ کا کوئی اسم، وصف یا لقب شامل ہے۔مطلع قاری کو ردیف سے آشنا کر دیتا ہے۔پڑھنے کا لطف اس وقت بڑھتا ہے جب ہر بار اس کے ساتھ کوئی نئی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

سید حسنین رضا ہاشمی کے بعض اشعار میں اسم کا مفہوم پورے شعر کو سمت دیتا ہے اور بعض میں اس کی تکرار سے پکار کا آہنگ پیدا ہوتا ہے۔قرآن سے لیے ہوئے اوصاف کہیں شفقت کی کسی صورت میں پہچانے جاتے ہیں اور کہیں حاضری کی دعا میں منکشف ہوتے ہیں۔سیرت کے بیان میں بے نواؤں کو عزت دینا اور مدینے کی آرزو میں اپنے لیے خاک روبی چاہنا اسی عقیدت کے دو پہلو ہیں۔ان پہلوؤں کو شعر کی زبان میں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ردیف کی ایک ہی پابندی حسنین رضا ہاشمی کے ہاں اظہار کی کتنی صورتیں پیدا کرتی ہے۔

سورۂ توبہ کی آیت ۱۲۸ سے اُنھوں نے تین ایسی نعتوں کی ردیفیں اخذ کی ہیں جو کتاب میں یکے بعد دیگرے آتی ہیں۔آیت میں "حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ" ان لوگوں کے لیے رسولِ اکرم ﷺ کی گہری خیر خواہی کا بیان ہے، جن کی تکلیف آپ پر گراں گزرتی ہے۔پہلی نعت میں انہی لوگوں میں سے ایک شخص کی آواز سنائی دیتی ہے۔جس کے دُکھ کی خبر دی گئی تھی وہ اب خود حضور ﷺ سے مخاطب ہے۔وہ اس شفقت کو آنسو پونچھنے کے عمل میں پہچانتا ہے۔مصرعے کا مختصر لفظ "بھی" بتاتا ہے کہ کسی کے دُکھ سے باخبر ہونے کے بعد اس کے قریب آنا کیا معنی رکھتا ہے:

نہیں تم سا کوئی جو آنسو بھی پونچھے
سجائے دل و جاں "حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ"

اگلی نعت میں اسی آیت کی صفت "رؤف" کے ساتھ شفقت کا اثر خود دیکھنے والے کی نگاہ پر ظاہر ہوتا ہے۔حسنین رضا ہاشمی نے سُوکھی ٹہنیوں کو نگاہ سے منسوب کیا ہے۔"پھر" کا لفظ اس استعارے میں خاص اہمیت رکھتا ہے کیوں کہ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نگاہ نے ایک خزاں بھی دیکھی ہے۔حسنین رضا ہاشمی لکھتے ہیں "نظر کی سُوکھی ٹہنیوں پہ پھر بہار آ گئی"۔ردیف میں "رؤف سے" کی تکرار نگاہ کی اس بحالی کو رَاْفت سے جوڑ دیتی ہے۔تیسری نعت میں "رحیم" سے پہلے "یا" آتا ہے۔اس حرفِ ندا سے قرآنی صفت ایک دعا کی لے میں ڈھل جاتی ہے۔اُن کی آرزو یہ ہے کہ اُنھیں طیبہ دیکھنا نصیب ہو۔اگلا مصرع خلد کے بارے میں ایک سوال اٹھاتا ہے اور اس کا جواب اسی دیدار کی تمنا میں ڈھونڈتے ہیں:

کاش! ہم طیبہ میں آئیں یا "رحیم"!
خلد کیا ہے؟ دیکھ پائیں یا "رحیم"!

ردیف کے مفہوم کو شعر کے اپنے لفظوں سے کتنی قوت ملتی ہے اس کا اندازہ "قاسم" والی نعت سے ہوتا ہے۔حسنین رضا ہاشمی پہلے مصرعے میں بانٹنے کا عمل سامنے لاتے ہیں۔دوسرے مصرعے کا اسم آتا ہے تو قاری اس کا مفہوم پہلے ہی فعل میں پا چکا ہوتا ہے۔اسی نعت میں آگے سچ کی منزل دکھانے کا مضمون آتا ہے۔یوں حسنین رضا ہاشمی نے عطا کے مفہوم میں ہدایت کو بھی شامل کیا ہے۔بانٹنے کے سادہ عمل سے اس معنی کی ابتدا ہوتی ہے:

بانٹتے ہیں نعَم برملا
باعطا "قاسم" فضل ہیں

"قریشی" ایک نسبتی لقب ہے۔اس کا دوبارہ آنا محبت بھری پکار کی صورت رکھتا ہے جب کہ نام سے پہلے حسنین رضا ہاشمی اپنے گھر کی روزی کا ذکر کرتے ہیں۔"مرے گھر میں بھی" جیسے الفاظ میں اس روزی پر شکر کا احساس ہے جو حسنین رضا ہاشمی کے اپنے دسترخوان تک پہنچی ہے۔لفظ "بھی" اسی چھوٹے سے گھر کو نعمت پانے والوں میں شریک کر دیتا ہے:

مرے گھر میں بھی آب و دانہ ہے تم سے
خوشی بے بہا ہے "قریشی"، "قریشی"

ایک ہی ردیف کی صوتی پابندی کے اندر بھی اسم کی معنوی شرکت بدل سکتی ہے۔"عادل سرور" والی نعت میں کہیں آنکھوں کی دل کشی اور پیکر کی نرمی کا ذکر ہے۔وہاں "عادل" اسی ہستی کی شناخت ہے جس کا سراپا شعر میں پیش کیا گیا ہے۔اس صفت کا مفہوم کردار کے ذکر میں زیادہ واضح ہے کیوں کہ وہاں ردیف سے پہلے ہی "منصف" کا لفظ آ جاتا ہے۔سید حسنین رضا ہاشمی کہتے ہیں "تو منصف ہے سب سے اعلیٰ"۔مجموعے میں ایسے مقامات پر اسم اور مضمون کی مناسبت پوری طرح کھلتی ہے۔

سورۂ احزاب کی آیات ۴۵ اور ۴۶ میں رسولِ اکرم ﷺ کے لیے "نَذِیرًا" اور "دَاعِیًا" کے اوصاف آئے ہیں۔حسنین رضا ہاشمی کی "داعی" والی نعت میں قافیہ سوال کا موضوع بدلتا ہے۔سیادت اور قیادت کے بعد لیاقت، اطاعت اور امانت کی بات آتی ہے اور ہر بار مختصر جواب "داعی کی" ہے۔اس بندش میں مجلسِ نعت کی سی لے ہے۔سننے والا جواب سے پہلے ہی واقف ہو جاتا ہے اور نئے سوال کا منتظر رہتا ہے:

سیادت کس کی؟ "داعی" کی ☆ قیادت کس کی؟ "داعی" کی

"نذیر" والی نعت میں تکرار کی لے خیر مقدم کی ہے۔تنبیہ سے وابستہ وصف جب "آئے" کے ساتھ دو بار ادا ہوتا ہے تو خوشی کی آواز پیدا ہوتی ہے۔یہ خوشی اس امید سے وابستہ ہے کہ نبیِ رحمت ﷺ کی تعلیم لوگوں کے باہمی برتاؤ تک پہنچے گی۔حسنین رضا ہاشمی نے نفرت کے ساتھ "باتوں" کا لفظ رکھا ہے۔تلخی کی ایک صورت وہ ہے جو ہمارے روزمرہ لہجے میں اتر آتی ہے۔جس زبان میں نفرت ایک آدمی سے دوسرے تک پہنچتی ہے، اسی میں دوستی کا شعور بھی دیا جا سکتا ہے۔

زمانے سے مٹانے کے لیے نفرت کی باتوں کو
شعورِ دوستی لائے، "نذیر" آئے، "نذیر" آئے

سیرت کے بعض اشعار میں اس اخلاقی تعلق کی نوعیت اور واضح ہو جاتی ہے۔"نجی اللہ" والی نعت میں حسنین رضا ہاشمی کی نظر غریبوں، بے نواؤں اور یتیموں پر ہے۔حضور ﷺ سے ان کا تعلق بیان کرتے ہوئے اُنھوں نے "عزت" اور "عصمت" کے لفظ چنے ہیں۔شعر میں شفقت کا اظہار انہی لوگوں کی حرمت کی پاس داری سے ہوتا ہے:

غریبوں، بے نواؤں کی وہ عزت ہیں
یتیموں کی تو عصمت ہیں "نجی اللہ"

طائف کا ذکر آتا ہے تو عین اذیت کے وقت رحمت کا اظہار سامنے آتا ہے۔"مامون" والی نعت کے دونوں مصرعوں میں فعل کی جاری کیفیت ظلم سہنے اور امان دینے کو ایک ہی وقت کے دو عمل بنا دیتی ہے۔شعر میں پہلے "اماں" آتا ہے اور اس کی آواز ردیف کے لفظ "مامون" میں پھر سنائی دیتی ہے۔یہی سیرت اپنے گھریلو رشتوں میں ایک اور طرح محسوس ہوتی ہے۔"صفی اللہ" والی نعت میں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو سینے سے لگانے اور شانوں پر بٹھانے کی شفقت کے ساتھ حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کی جدائی کا غم بھی آتا ہے۔بچوں کو سینے سے لگانے کی تصویر میں جو محبت محسوس ہوتی ہے وہی جدائی کے ذکر میں غم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

مدینے کی آرزو میں حسنین رضا ہاشمی کی عقیدت کا ایک ذاتی رنگ کھلتا ہے۔ایک نعت میں وہ پہلے مدینے کے "مہمان" بننے کی تمنا کرتے ہیں۔کچھ ہی آگے قافیے میں "دربان" آتا ہے۔قافیے میں دونوں لفظ قریب ہیں اور ان کے کردار جدا ہیں۔مہمان کے لیے دروازہ کھلتا ہے اور دربان دوسروں کے لیے دروازے پر کھڑا رہتا ہے۔حسنین رضا ہاشمی کی آرزو ہے کہ اُنھیں اس شہر میں اپنے حصے کی کوئی خدمت مل جائے۔خاک روبی کے انتخاب میں اس آرزو کا عجز بھی محسوس ہوتا ہے:

کریں گے مدینے میں ہم خاک روبی
بنیں گے مدینے کے دربان "آمر"

حاضری کی خواہش کے ساتھ حسنین رضا ہاشمی کو اپنی طاعت کا خیال بھی ہے۔"ابطحی" والی نعت میں وہ اپنے عمل کو اس محبت کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔مصرعے کے سادہ الفاظ "پوری طرح" میں اس کوشش کی خبر ہے جو ہوئی اور اس کمی کا اعتراف بھی جو باقی رہی۔حسنین رضا ہاشمی کہتے ہیں "آپ کی طاعت نہ کی پوری طرح"۔مدینے کی آرزو کے ساتھ اس اعتراف کو پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرب کی طلب اُن کو اتباع کی ذمہ داری کا احساس بھی دلاتی ہے۔

کتاب کے عنوان "اَیُّکُمْ مِثْلِي" کی نسبت روزۂ وصال کے بیان میں حضور ﷺ کے ارشاد سے ہے۔حسنین رضا ہاشمی نے یہی قول "احمد مجتبیٰ" والی نعت میں آپ ﷺ کی بے مثالی کے اظہار کے لیے برتا ہے۔آخری نعت "رسول الملاحم" کے مطلع میں وہ "بشر" کے ساتھ "بہترین" لاتے ہیں۔کتاب کے دوسرے اشعار اس فضیلت کو سیرت کے جانے پہچانے عمل میں دکھاتے ہیں۔بے نوا کی توقیر اور ایذا سہہ کر امان دینا اسی فضیلت کی دو صورتیں ہیں جن کے ذریعے مدحت ہمارے تجربے کے قریب آتی ہے۔

سید حسنین رضا ہاشمی کے یہاں "مامون" کی ردیف کے ساتھ طائف میں امان دینے کا منظر بھی یاد رہتا ہے۔مدینے کی نعت پڑھ کر حاضری کے ساتھ خاک روبی کی تمنا بھی دل پر نقش ہوتی ہے۔ایسے اشعار میں ردیف کی تاثیر کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اسمِ نبوی اپنے ساتھ سیرت کے کس عمل یا عقیدت کی کس کیفیت کو یاد کا حصہ بناتا ہے۔ان دونوں نعتوں میں رسولِ اکرم ﷺ کی رحمت اور اس بارگاہ میں خدمت کی عاجزانہ خواہش ایک دوسرے کے قریب آتی ہیں۔ردیف کی آواز تھم جاتی ہے تو حضور ﷺ کی یاد کے ساتھ دل میں ایک سوال رہ جاتا ہے کہ اس محبت کا اثر ہمارے اپنے برتاؤ میں کہاں دکھائی دیتا ہے؟

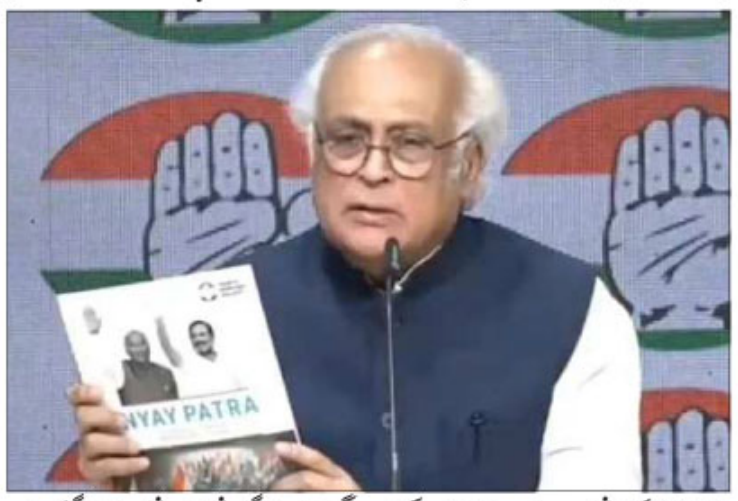
☆☆☆☆

’نریندر مودی نے جس طرح سرمایہ کاروں پر حملہ کیا، وہ ان کی گھبراہٹ ظاہر کر رہا‘

جئے رام رمیش کا کہنا ہے کہ فکی سے خطاب کرتے ہوئے نریندر مودی نے وہی باتیں دہرائیں جو کانگریس پارٹی سالوں سے کہہ رہی ہے اور 2024 کے ’نیائے پتر‘ میں ان باتوں کا ذکر موجود ہے

نئی دہلی۔(ایجنسی)وزیر اعظم نریندر مودی نے 19 نومبر کو فکی (ایف آئی سی سی آئی) سے خطاب کرتے ہوئے شکایتی انداز میں کچھ باتیں کہی تھیں، جس پر کانگریس نے اپنا سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔ وزیر اعظم کے خطاب کو کانگریس نے سرمایہ کاروں پر حملہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ خراب حالات کے لیے حکومت کی پالیسیاں ذمہ دار ہیں، نہ کہ سرمایہ کاری پیدا کرنے والے لوگ۔ کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے آج اس سلسلے میں ایک پریس کانفرنس کی اور کہا کہ ”نریندر مودی نے کل فکی کو خطاب کیا۔ یہ ہمارے ملک کا سب سے پرانا ادارہ ہے، جو صنعت اور کاروبار سے منسلک ہے۔ نہرو جی نے وزیر اعظم رہتے ہوئے تقریباً 17 بار، اندرا گاندھی جی نے تقریباً 12 بار فکی کو خطاب کیا۔ لیکن جس طرح سے کل نریندر مودی نے فکی کو خطاب کرتے ہوئے ملک کے سرمایہ کاروں پر حملہ بولا، وہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ گھبرائے ہوئے ہیں اور پوری طرح سے بوکھلا گئے ہیں۔“ ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی کہا کہ ”نریندر مودی نے وہی باتیں دہرائیں، جو کانگریس پارٹی سالوں سے کہہ رہی ہے اور 2024 کے ’نیائے پتر‘ (انتخابی منشور) میں کہی تھیں۔ اس وقت ہمیں ’اربن نکسل‘ کی سوچ والا بتایا گیا تھا، لیکن کل اسی سوچ کے ساتھ نریندر مودی نے سرمایہ کاری پیدا کرنے والوں پر حملہ کیا ہے۔“

> ”وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں پوری سچائی نہیں بتائی۔ آج ملک کی معیشت جس بدحالی سے گزر رہی ہے، اس کے لیے ان کی حکومت کی پالیسیاں ہی ذمہ دار ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ حکومت ایک ایسی معاشی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے، جو مسلسل ناکام ہو رہی ہے۔
> **جئے رام رمیش**



جئے رام رمیش نے پریس کانفرنس میں موجود صحافیوں و نامہ نگاروں کو کانگریس کے ’نیائے پتر‘ کی کاپی بھی دکھائی اور کہا کہ ”2024 میں لوک سبھا انتخاب کے وقت کانگریس نے عوام کے سامنے ’نیائے پتر‘ پیش کیا تھا، جس میں ہم نے معیشت سے متعلق طویل بحث کی تھی۔ ہمارا کہنا تھا کہ 2014 کے بعد تنخواہ نہیں بڑھی، روزگار نہیں بڑھے، پرائیویٹ سرمایہ کاری نہیں بڑھی۔ 2014 کے بعد عدم مساوات میں اضافہ کی بھی بات ہم نے کی تھی۔ اس وقت نریندر مودی نے اس ’نیائے پتر‘ کو ’اربن نکسل‘ سوچ سے بھرا بتایا تھا۔“ ان کا کہنا ہے کہ اب وزیر اعظم مودی خود فکی سے خطاب کرتے ہوئے سوال پوچھ رہے ہیں کہ تنخواہ کیوں نہیں بڑھ رہی، روزگار کیوں پیدا نہیں ہو رہے اور سرمایہ کاری کیوں نہیں ہو رہی۔ ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ وزیر اعظم کو خود غور کرنا چاہیے، کیونکہ ان کی پالیسیوں کی وجہ سے ہی ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے لیے پی ایم مودی دوسروں کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے۔

کانگریس جنرل سکریٹری نے اس بارے میں اپنا ایک بیان بھی جاری کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ ”12 سال میں پہلی بار ایک گھبرائے اور بے چین وزیر اعظم نے صنعتی شعبہ کے بڑے کاروباریوں کو ’نصیحت‘ دی۔ کل فکی کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے وہی باتیں دہرائیں، جو کانگریس طویل عرصہ سے کہتی آ رہی ہے۔“ ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ”صنعتی شعبہ کے بڑے کاروباریوں کے لیے وزیر اعظم کی یہ باتیں حیرت انگیز رہی ہوں گی۔ انہیں امید نہیں رہی ہوگی کہ وزیر اعظم خود ان مسائل کو تسلیم کریں گے اور کانگریس کی کہی ہوئی باتوں کو دہرائیں گے۔“

جاری کردہ بیان میں جئے رام رمیش لکھتے ہیں کہ ”وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں پوری سچائی نہیں بتائی۔ آج ملک کی معیشت جس بدحالی سے گزر رہی ہے، اس کے لیے ان کی حکومت کی پالیسیاں ہی ذمہ دار ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ حکومت ایک ایسی معاشی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے، جو مسلسل ناکام ہو رہی ہے۔“ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ”گزشتہ 12 سالوں میں انہوں نے ہر شعبہ میں معاشی طاقت کو چند منتخب کاروباریوں کے ہاتھوں میں سمیٹ دیا ہے۔ کچھ چنندہ کاروباریوں کا دبدبہ مسلسل بڑھ رہا ہے اور بازار میں مسابقت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اس کا نقصان چھوٹے کاروباریوں، صنعت کاروں اور عام لوگوں کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔“ کانگریس لیڈر نے وزیر اعظم کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ ”انہوں نے ملک میں ایسا خوف اور دباؤ کا ماحول بنا دیا ہے، جس سے سرمایہ کاروں کا اعتماد کمزور ہوا ہے۔ جب کاروباریوں کو پالیسیوں اور سرکاری کارروائیوں کے حوالے سے بھروسہ ہی نہیں ہوگا تو وہ نیا سرمایہ کیسے لگائیں گے؟“ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”وزیر اعظم نے سرکاری ریگولیٹری اداروں پر کچھ چنندہ لوگوں کا دبدبہ بننے دیا۔ جانچ ایجنسیوں کا استعمال بھی کچھ اس طرح کیا گیا ہے کہ فائدہ صرف ایک کاروباری گروپ کو ملتا دکھائی دیتا ہے۔“

اپنے بیان میں جئے رام رمیش نے چند کے ساتھ ہندوستان کے تجارتی خسارہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ”چین کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی خسارہ ریکارڈ سطح تک پہنچ گیا ہے۔ اس کا سیدھا نقصان ملک کے لاکھوں چھوٹے اور درمیانے درجہ کے کاروباروں کو ہوا ہے۔ کئی چھوٹی صنعتیں بند ہونے کی دہانے پر پہنچ گئی ہیں اور لاکھوں لوگوں کو اس کا براہ راست اثر جھیلنا پڑا ہے۔“ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نوٹ بندی جیسے آمرانہ فیصلہ سے معیشت کو پہلے ہی بڑا جھٹکا لگا تھا۔ اس کے بعد مودی حکومت نے پیچیدہ اور الجھے ہوئے جی ایس ٹی کو بھی ملک کی معیشت پر تھوپ دیا۔ چھوٹے کاروباریوں کو آج تک اس کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

انسانوں، مویشیوں اور ماحول کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنا ضروری: مرمو



نئی دہلی، (یواین آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا ہے کہ ون ہیلتھ کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے انسانوں اور مویشیوں کے لیے طبی خدمات اور ماحولیاتی سائنس کے ماہرین کے درمیان تال میل ضروری ہے۔ صدر جمہوریہ جمعہ کو یہاں اٹل بہاری واجپئی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اسپتال کے 12ویں جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ انسانوں، جانوروں، پودوں اور ماحول کے درمیان مسلسل رابطے کے باعث ایک شعبے میں پیدا ہونے والا صحت کا مسئلہ دوسرے شعبوں کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ کئی متعدی بیماریاں جانوروں سے انسانوں میں پھیلتی ہیں۔ وہیں فضائی اور آبی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی اور ماحول میں عدم توازن بھی انسانی صحت کے لیے سنگین چیلنج ہیں۔ ایسے میں تینوں شعبوں کے ماہرین کے لیے مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ اس سے بیماریوں کی روک تھام، بروقت شناخت اور مستقبل میں صحت کے بحرانوں سے نمٹنے کی تیاری بہتر ہوگی۔ مرمو نے کہا کہ بیماریوں کی روک تھام اور علاج کے لیے سماجی، اقتصادی، غذائیت سے متعلق اور ماحولیاتی حالات کو سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ ان کا براہ راست اثر انسانی صحت پر پڑتا ہے۔ انہوں نے مقامی صحت کے چیلنجوں اور حالات کے مطابق علاج اور بچاؤ کے اقدامات سے متعلق تحقیق کو فروغ دینے کی بات کہی۔ انہوں نے بتایا کہ صحت کی بدلتی ہوئی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے 2017 میں قومی صحت پالیسی میں ترمیم کی تھی۔ اس پالیسی میں علاج کے ساتھ بیماریوں کی روک تھام اور صحت کو بہتر بنانے والی خدمات پر زیادہ زور دیا گیا۔ بحالی اور سنگین بیماریوں میں راحت فراہم کرنے والی نگہداشت پر بھی توجہ بڑھائی گئی ہے۔ ذہنی تناؤ، ذیابیطس اور کینسر جیسی غیر متعدی بیماریوں میں تیزی سے ہو رہے اضافے کے پیش نظر ان کی روک تھام کے مختلف پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران صحت کے شعبے میں مرکزی حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کے وسیع اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس سے بنیادی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک صحت کی خدمات میں توسیع ہوئی ہے۔

گولڈی براڑ کناڈا کی موسٹ وانٹیڈ لسٹ میں شامل

گرفتاری میں مدد کرنے والے کو 2.5 لاکھ ڈالر بطور انعام دینے کا اعلان

نئی دہلی۔(ایجنسی) گولڈی براڑ کو گرفتار کرنے کی کوششیں تیز ہوگئی ہیں۔ امریکہ کے بعد کناڈا بھی اسے گرفتار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ جمعرات کو بی او ایل او (BOLO) پروگرام نے کناڈا کے 25 انتہائی مطلوب مجرموں کی نئی فہرست جاری کی ہے، جس میں ستیندر جیت سنگھ عرف گولڈی براڑ کا نام سب سے اوپر رکھا گیا ہے۔ گولڈی براڑ کو گرفتار کرنے میں مدد دینے والی معلومات فراہم کرنے والے کو کناڈا کی حکومت 2.5 لاکھ کناڈائی ڈالر کا انعام دے گی۔ قابل ذکر ہے کہ گولڈی براڑ 20 ستمبر 2023 کو شمال مغربی ونی پیگ میں 39 سالہ سکھدول سنگھ گل کے قتل کے معاملے میں مطلوب ہے۔ پولیس کے مطابق گولڈی براڑ لارنس بشنوئی کے مجرمانہ گروہ کا ایک اہم رکن ہے۔ گزشتہ سال کناڈا کی حکومت نے اس گروہ کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا تھا۔ ونی پیگ پولیس کا کہنا ہے کہ براڑ 2022 میں ہوئے ایک قتل کے معاملے میں ہندوستان میں بھی مفرور ہے، جبکہ امریکہ میں اس پر غیر قانونی وصولی اور منظم جرائم (ریکٹیرنگ) کے الزامات ہیں۔

’کانگریس برسر اقتدار رہتی تو شاید یہ میٹنگ بھی ہندوستان میں ہوتی‘

جی-3 میٹنگ سے متعلق راہل کے بیان پر کھیڑا کا تبصرہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) چین کے شینزین شہر میں چینی صدر شی جن پنگ، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کی ہوئی میٹنگ سرخیوں میں ہے۔ ’جی-3‘ کے نام سے مشہور اس میٹنگ کی ایک تصویر شیئر کرتے ہوئے آج صبح راہل گاندھی نے کہا تھا کہ ”اگر کانگریس کی حکومت ہوتی تو ہندوستان کے وزیر اعظم بھی ان تینوں لیڈران کے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھے ہوتے۔“ یہ بیان وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی خارجہ پالیسیوں پر براہ راست حملہ ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر کیے گئے اس تبصرہ پر اب کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے راہل گاندھی کی پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”اگر کانگریس اقتدار میں ہوتی تو شاید یہ میٹنگ بھی ہندوستان میں ہو رہی ہوتی۔“

پون کھیڑا نے اپنے تبصرہ میں وزیر اعظم نریندر مودی کو ’ٹی پی منتری‘ کہہ کر زوردار حملہ بھی کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ”اس وقت ’ٹی پی منتری‘ (ٹیلی پرامپٹر منتری) کی بدولت عالمی سطح پر ہماری



حیثیت لفظی اور معنوی، دونوں اعتبار سے خاموش تماشائیوں جیسی ہو کر رہ گئی ہے۔“ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستانی وزیر اعظم کو موجودہ عالمی منظرنامہ میں ایک لیڈر بن کر ابھرنا چاہیے تھا، لیکن وہ صرف خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ پون کھیڑا نے راہل گاندھی کی اس سوشل میڈیا پوسٹ پر بھی اپنا تبصرہ کیا ہے، جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ ”میں اس بات سے کافی حیران ہوں کہ پاکستان ایرانیوں اور امریکیوں کے ساتھ مذاکرات میں مصروف ہے، جبکہ ہندوستان صرف تماشہ دیکھ رہا ہے۔“ اس بارے میں پون کھیڑا نے راہل گاندھی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں ہندوستان کو جو کردار ادا کرنے کی خواہش رکھنی چاہیے، اس کی نہایت فکر انگیز اور بروقت وضاحت کی گئی ہے۔“ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ”ہندوستان کے پاس تہذیبی گہرائی، سفارتی تجربہ، معاشی قوت اور اسٹریٹجک تعلقات موجود ہیں، جن کی مدد سے وہ ابھرتے ہوئے عالمی نظام کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔“

عالمی سطح پر ہندوستان کی موجودہ حالت پر اظہار فکر کرتے ہوئے پون کھیڑا نے لکھا کہ ”ہندوستان اس عالمی میز پر اپنی جگہ اور ایسی آواز کا مستحق ہے، جسے سنا جائے۔“ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں وہ حالات میں تبدیلی کی ترکیب بھی بتاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ”دنیا میں ہندوستان کو اپنا مضبوط مقام دوبارہ حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں ایسی قیادت کی ضرورت ہے، جو ہندوستان کی صلاحیتوں کو سمجھتی ہو۔ اور ایسا ہونے کے لیے مودی کا جانا ضروری ہے۔“

گردابی طوفان اکوان

اڈیشہ میں 3 لاکھ لوگوں کا ریسکیو، 45 ٹرینیں رَد، 20 ریاستوں کا موسم اثر انداز!

بھونیشور (ایجنسی) مغربی وسطی خلیج بنگال میں بننے والا شدید سمندری طوفان ’اکوان‘ تیزی سے شمال کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس کے 20 نومبر کی دوپہر تک شمالی آندھرا پردیش اور جنوبی اڈیشہ کے ساحل سے ٹکرانے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ساحل سے ٹکراتے وقت طوفان کی رفتار 90 سے 100 کلومیٹر فی گھنٹہ رہ سکتی ہے۔ اس طوفان کا اثر صرف اڈیشہ اور آندھرا پردیش تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ مغربی بنگال، جھارکھنڈ، بہار، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش اور شمال مشرق کی تقریباً 20 ریاستوں میں بھی دیکھنے کو ملے گا۔ طوفان کے پیش نظر اڈیشہ میں بڑے پیمانے پر بچاؤ اور راحت کا کام جاری ہے۔ انتظامیہ نے تقریباً 3 لاکھ لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا ہے۔ وہیں، ریلوے نے احتیاطی تدابیر کے طور پر 45 ٹرینیں منسوخ کر دی ہیں اور 28 دیگر ٹرینوں کے اوقات میں تبدیلی کی ہے۔ محکمہ موسمیات نے ماہی گیروں کو سمندر میں نہ جانے کی صلاح دی ہے۔ کئی ریاستوں میں اسکول اور دیگر تعلیمی ادارے بھی بند کر دیے گئے ہیں۔ سمندری طوفان اکوان کا سب سے زیادہ اثر اڈیشہ کے ساحلی اور جنوبی اضلاع میں پڑنے کا خدشہ ہے۔ خصوصی راحت کمشنر راجیش پی پاٹل کے مطابق جمعرات کی شام تک 2,98,676 لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا تھا۔ انہیں 2,523 راحت کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے ضرورت پڑنے پر لوگوں کو ٹھہرانے کے لیے 9,341 پناہ گاہیں تیار رکھی ہیں۔ گنجام ضلع کو سب سے زیادہ حساس قرار دیا گیا ہے۔ یہاں 1,38,311 لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ ضلع انتظامیہ نے عوامی اعلانات کے نظام کے ذریعے لوگوں کو سمندری طوفان کے خطرے سے آگاہ کیا ہے۔ راحت کیمپوں میں کھانے اور ضروری سہولتوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

گنجام سمیت کئی حساس اضلاع میں این ڈی آر ایف، او ڈی آر اے ایف اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں تعینات ہیں۔ ریاست کے 11 اضلاع میں بچاؤ ٹیموں کو لگایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حاملہ خواتین اور دیگر حساس افراد کو بھی پہلے سے محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ محکمہ موسمیات نے پوری، گنجام، گجپتی، کندھمال، کیندر پاڑا اور جگت سنگھ پور میں شدید سے انتہائی شدید بارش کا ریڈ الرٹ جاری کیا ہے۔ سمندر میں اٹھنے والی لہروں کے باعث گنجام اور پوری کے نشیبی علاقوں میں 0.5 سے ایک میٹر تک پانی بھرنے کا خدشہ ہے۔



سمندری طوفان کا اثر مغربی بنگال میں بھی دکھائی دینے لگا ہے۔ کولکاتا اور جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں رات بھر بارش ہوئی۔ جنوبی 24 پرگنہ، مشرقی مدنی پور، کولکاتا، ہاوڑہ اور مغربی میدنی پور کے ساحلی علاقوں میں بارش درج کی گئی۔ محکمہ موسمیات نے شمالی 24 پرگنہ، مغربی میدنی پور، جھاڑ گرام اور بانکوڑا میں شدید بارش کا امکان ظاہر کیا ہے۔ کولکاتا، سالٹ لیک اور نیو ٹاؤن میں بارش کے باعث ٹریفک بھی متاثر ہوئی۔ دفتر جانے کے وقت سڑکوں پر جام کی صورت حال پیدا ہوگئی۔

دہلی کی پانچ زبانوں کی اکیڈمیوں کی گورننگ کونسل کی تشکیل نو، 101 ارکان شامل

نئی دہلی، (یواین آئی) دہلی حکومت نے پانچ زبانوں کی اکیڈمیوں کی گورننگ کونسل کی تشکیل نو کا عمل مکمل کر لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعہ کو یہاں منعقدہ ایک تقریب میں نو تشکیل شدہ گورننگ کونسل کے نائب صدور اور نامزد ارکان کا خیر مقدم کیا۔ پانچوں اکیڈمیوں میں مجموعی طور پر 101 ارکان کو شامل کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اعتماد ظاہر کیا کہ ان کی مشترکہ کوششوں سے دہلی کی مالا مال لسانی، ثقافتی اور روایتی وراثت کو نئی شناخت ملے گی اور دارالحکومت میں ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ زبانوں کی اکیڈمیوں کی گورننگ کونسل کی تشکیل نو کا معاملہ طویل عرصے سے زیر التوا تھا۔ موزوں ناموں کے انتخاب اور مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کے باعث اس میں وقت لگا۔ انہوں نے تمام نو مقرر ارکان سے مل کر دہلی کی زبانوں، ادب، فنون اور ثقافتی روایات کو آگے بڑھانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے ترقی بھی، وراثت بھی کے وژن کے مطابق دہلی حکومت ترقی کے ساتھ ساتھ ثقافتی وراثت، روایات اور لسانی تنوع کے تحفظ کو بھی ترجیح دے رہی ہے۔

راجستھان پنچایت انتخابات میں کانگریس کی شاندار کارکردگی، بی جے پی کے کئی اہم امیدواروں کو شکست

جے پور: (ایجنسی) راجستھان میں پنچایت راج اداروں کے انتخابات کی ووٹ شماری میں کانگریس نے حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر برتری حاصل کر لی ہے۔ جمعہ کو ریاست کے 37 اضلاع میں ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی کے ارکان کے انتخاب کے لیے ڈالے گئے ووٹوں کی گنتی جاری رہی۔ ابتدائی نتائج میں کانگریس نے بی جے پی کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جبکہ کئی اہم سیاسی شخصیات کے اہل خانہ کو بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ رپورٹ کے مطابق ووٹوں کی گنتی جمعہ کی صبح 8 بجے شروع ہوئی۔ دوپہر ایک بجے تک پنچایت سمیتی کی مجموعی 7543 نشستوں میں سے 2756 کے نتائج سامنے آ چکے تھے۔ ان میں کانگریس نے 1407 نشستوں پر کامیابی حاصل کی، جبکہ بی جے پی کے حصے میں 838 نشستیں آئیں۔ راشٹریہ لوک تانترک پارٹی (آر ایل پی) نے 192، بھارت آدیواسی پارٹی (بی اے پی) نے 54، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) نے 32 اور بہوجن سماج پارٹی نے 16 نشستیں جیتیں۔ آزاد امیدواروں نے بھی 216 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ ضلع پریشد کے ارکان کے انتخاب میں بھی کانگریس نے برتری برقرار رکھی۔ دوپہر ایک بجے تک اعلان کردہ 21 نتائج میں کانگریس نے 12 اور بی جے پی نے 9 نشستیں حاصل کیں۔

کاویری آبی تقسیم معاملے میں تمل ناڈو کو جھٹکا، کرناٹک کو راحت

نئی دہلی/ بنگلورو، (یواین آئی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو تمل ناڈو حکومت کی ان دو عرضیوں کو خارج کر دیا، جن میں کرناٹک کو دریائے کاویری کا 11 ہزار ملین مکعب فٹ (ٹی ایم سی) اضافی پانی چھوڑنے کی ہدایت دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عدالت عظمیٰ کے اس فیصلے سے دونوں پڑوسی ریاستوں کے درمیان طویل عرصے سے جاری بین ریاستی آبی تقسیم کے تنازع میں تمل ناڈو کو جھٹکا لگا ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس

سپریم کورٹ نے کرناٹک سے 11 ٹی ایم سی اضافی پانی مانگنے کی تمل ناڈو کی عرضیاں خارج کی

اپریش کمار سنگھ پر مشتمل بنچ نے تمل ناڈو کے ان مطالبات کو مسترد کر دیا، جن میں کرناٹک کی جانب سے مقررہ مقدار سے کم پانی چھوڑے جانے کی مبینہ کمی کی تلافی کے لیے فوری طور پر پانی چھوڑنے کی ہدایت دینے کی درخواست کی گئی تھی۔ تمل ناڈو نے مطالبہ کیا تھا کہ کرناٹک کو سات اکتوبر تک واجب الادا بتائے جا رہے 11 ٹی ایم سی پانی چھوڑنے کی ہدایت دی جائے۔ اس کے علاوہ کرناٹک اور تمل ناڈو کی سرحد پر واقع بین ریاستی آبی پیمائش مرکز بلی گنڈلو میں مسلسل 10 دن تک روزانہ 1.3 ٹی ایم سی پانی چھوڑنے کو یقینی بنانے کا بھی مطالبہ کیا گیا تھا۔

’بریانی اور کباب کھلانے کی تیاری ہے‘

پاکستانی وزیر مصدق مسعود کو ہندوستان مدعو کیے جانے پر کانگریس ناراض

نئی دہلی۔(ایجنسی) ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدہ رشتوں کے باوجود پاکستانی وزیر مصدق مسعود ملک دہلی پہنچ گئے ہیں۔ پاکستان کے وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی مصدق مسعود 20 سے 22 نومبر تک نئی دہلی میں ہونے والے ’شنگھائی کو آپریشن آرگنائزیشن‘ (ایس سی او) میں شرکت کے مقصد سے پہنچے ہیں، جس کی تصدیق پاکستان نے بھی کر دی ہے۔ پاکستان ہائی کمیشن نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ ان کے ہندوستان پہنچنے کی تصدیق کی ہے اور دہلی ایئرپورٹ پر پاکستان کے چارج ڈی افیئرس سعد وارچ نے ان کا استقبال کیا ہے۔ مصدق مسعود ملک کے ہندوستان پہنچنے کی خبر پر کانگریس نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر اپوزیشن پارٹی نے مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھا ہے کہ ”مودی حکومت کی دعوت پر پاکستان کا وزیر مصدق ملک ہندوستان آ گیا ہے۔ مصدق لگاتار ہندوستان کو دھمکاتا رہا ہے۔ کبھی ہاتھ کاٹنے کی دھمکی دیتا ہے، کبھی خون بہانے کی۔“ ساتھ ہی پارٹی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”ایک طرف پاکستان ہمارے ملک میں دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے، ہندوستانی کا قتل کروا رہا ہے، اور دوسری طرف مودی حکومت ہندوستان سے نفرت کرنے والے پاکستانی وزیر کی مہمان نوازی میں لگی ہے۔ بریانی اور کباب کھلانے کی تیاری ہے۔“ مودی حکومت کے ذریعہ پاکستانی وزیر کو ہندوستان مدعو کیے جانے کو کانگریس نے ’غداری‘ سے تعبیر کیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ ”یہ (پاکستانی وزیر کی مہمان نوازی کرنا) ملک اور ملک کے باشندوں کے ساتھ غداری ہے۔ مودی حکومت کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔“ ساتھ ہی پارٹی نے یہ بھی کہا کہ ”جب تک پاکستان دہشت گردی پر پوری طرح بریک نہیں لگاتا، اس سے کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔“ واضح رہے کہ مئی 2023 میں اُس وقت کے وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری کے گوا دورہ کے بعد یہ پہلی بار ہے، جب پاکستان کا کوئی وفاقی وزیر ہندوستان آیا ہے۔ یہ دورہ ایسے وقت ہو رہا ہے جب پہلگام دہشت گردانہ حملہ اور ہندوستان کے ’آپریشن سندور‘ کے بعد دونوں ممالک کے رشتوں میں کشیدگی بنی ہوئی ہے۔ بہرحال، پاکستان کی وزارت خارجہ نے 14 نومبر کو مصدق ملک کو ملک کے نمائندہ وفد کی قیادت کرنے کے لیے نامزد کرنے کا اعلان کیا تھا۔

پاکستانی وزیر کے دورۂ ہند پر سپریا شرینیت کا سخت ردعمل



پاکستان کے وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی و رابطۂ ماحولیات مصدق مسعود ملک کے ہندوستان دورہ پر کانگریس کی ترجمان سپریا شرینیت نے اپنی سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے مرکز کی مودی حکومت پر حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ”ہندوستان کو مسلسل دھمکیاں دینے والے وزیر کو ملک میں بلایا گیا ہے، حکومت کو شرم آنی چاہیے۔“ پاکستانی ہائی کمیشن کی ایک سوشل میڈیا پوسٹ کو ’ایک پُرزی پوسٹ‘ کرتے ہوئے سپریا شرینیت نے مودی حکومت کو شدید نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”پاکستان کا وزیر مصدق ملک ہندوستان آ گیا ہے۔ اس نے مسلسل ہندوستان کو دھمکایا ہے۔ ہاتھ کاٹنے کی دھمکی دی ہے، خون بہانے کی دھمکی دی ہے۔“ وہ مزید لکھتی ہیں کہ ”پاکستان ہمارے ملک میں دہشت گردی کو فروغ دینا بند نہیں کر رہا ہے اور مودی حکومت انہیں بریانی اور کھیر کھلانے میں مصروف ہے۔ شرم آنی چاہیے۔“ قابل ذکر ہے کہ مئی 2023 کے بعد پاکستان کے کسی وفاقی وزیر کا یہ پہلا ہندوستان دورہ ہے۔ پاکستانی وزیر مصدق مسعود ملک نئی دہلی میں 20 سے 22 نومبر تک منعقد ہونے والے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے تہذیبی مکالمہ کے فورم میں شرکت کے لیے آئے ہیں۔ پاکستانی وزیر کا ہندوستانی دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے، جب ہندوستان اور پاکستان کے درمیان طویل عرصہ سے کشیدہ تعلقات برقرار ہیں۔ ایس سی او کے فورم پر پاکستان کے وزیر مصدق مسعود ملک کی شرکت کو ایک اہم سفارتی پیش رفت مانا جا رہا ہے۔

ایئر انڈیا نے سعودی عرب کی پروازوں کی معطلی کی مدت میں توسیع کی

نئی دہلی، (یواین آئی) ٹاٹا گروپ کی فضائی خدمات فراہم کرنے والی کمپنی ایئر انڈیا اور اس کی ذیلی کمپنی ایئر انڈیا ایکسپریس نے سعودی عرب جانے اور وہاں سے آنے والی پروازوں کی معطلی کی مدت میں توسیع کر دی ہے۔ ایئر انڈیا گروپ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا ہے کہ مغربی ایشیا کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہندوستان اور جدہ کے درمیان اس کی پروازیں 24 نومبر تک، جبکہ ہندوستان سے ریاض اور دمام کے لیے پروازیں 30 نومبر تک معطل رہیں گی۔ ایئر لائنز نے بتایا کہ جن مسافروں نے جدہ جانے یا وہاں سے آنے کے لیے 24 نومبر تک کا ٹکٹ یا اس سے پہلے بک کرایا ہے، انہیں ایک مرتبہ سفر کی تاریخ اور وقت میں بلا معاوضہ تبدیلی کا اختیار دیا جائے گا۔ ریاض اور دمام جانے یا وہاں سے آنے کے لیے 30 نومبر تک کا سفر کرنے والے ایسے مسافر بھی اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں گے جنھوں نے 10 نومبر سے پہلے ٹکٹ بک کرایا تھا۔ ایئر انڈیا کے مسافر تبدیلی کے بعد سعودی عرب میں ایئر انڈیا کے نیٹ ورک میں شامل کسی بھی ہوائی اڈے سے یا وہاں تک سفر کا متبادل منتخب کر سکتے ہیں۔

پریم چند اپنے معاشرے کے تئیں بڑے حساس تھے: پروفیسر عبدل بسم اللہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں پریم چند یادگاری خطبے کا انعقاد



امیر خسرو، کبیر اور پریم چند ہندوستانی تہذیب و معاشرت کے حقیقی فنکار: پروفیسر مظہر آصف

نئی دہلی۔ ممتاز فکشن نگار پروفیسر عبدل بسم اللہ نے کہا ہے کہ پریم چند اردو اور ہندی دونوں زبانوں کے عظیم تخلیق کار تھے اور ابتدا ہی سے دونوں زبانوں میں لکھتے رہے۔ ان کی مادری زبان اردو تھی، جبکہ ہندی ان کی کسبی زبان تھی۔ یہ کہنا درست نہیں کہ وہ بعد میں ہندی کی طرف آئے، بلکہ وہ آخری عمر تک دونوں زبانوں میں لکھتے رہے۔ وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پریم چند آرکائیوز اینڈ لٹریری سنٹر کے زیر اہتمام منعقدہ دسویں پریم چند یادگاری خطبے سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پریم چند زبان کے معاملے میں نہایت حساس اور محتاط تھے۔ انہیں اس بات کا خاص خیال رہتا تھا کہ کسی خیال کو اردو اور ہندی میں کس طرح پیش کیا جائے۔ انگریزوں نے ہندوستانیوں کے ذہنوں میں زبان کی تقسیم کا تصور پیدا کیا، لیکن پریم چند نے دونوں زبانوں کے درمیان توازن برقرار رکھا۔ پروفیسر عبدل بسم اللہ نے کہا کہ ’گئودان‘ واحد ناول ہے جسے پریم چند نے پہلے ہندی میں لکھا، جس کا ترجمہ بعد میں اقبال بہادر سحر نے کیا۔ اس کے علاوہ ان کے دیگر ناول پہلے اردو میں تحریر کیے گئے۔ انہوں نے پریم چند کے بعض ناولوں اور افسانوں کے اردو اور ہندی متون کا تقابلی مطالعہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پریم چند نے ضرورت کے مطابق بعض الفاظ اور کرداروں میں بھی تبدیلیاں کیں۔ ان کے مطابق پریم چند نے اردو کے کلاسیکی ادب کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ صدارتی خطاب میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف نے کہا کہ پریم چند کا ادب ہندوستانی تہذیب، معاشرت اور دیہی زندگی کی حقیقی عکاسی کرتا ہے۔ ان کے کردار آج بھی زندہ ہیں، جو ان کی لازوال تخلیقی عظمت کا ثبوت ہے۔ عورت، مذہب، سماج اور تفریق کے موضوعات پر ان کے افسانے اور ناول خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پریم چند کو ان کے حقیقی تناظر میں سمجھنے اور پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر قومی اردو کونسل کے اشتراک سے منعقدہ قومی سیمینار کے مقالات پر مشتمل کتاب ’پریم چند کا ادب: نئے تناظر میں‘ کا اجرا بھی کیا گیا۔ پروگرام میں پروفیسر اقتدار محمد خاں، پروفیسر شہزاد انجم، پروفیسر رحمان مصور سمیت جامعہ کے اساتذہ، محققین اور طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ہمیں ایسا کھانا دیا جاتا تھا جسے شاید کوئی آوارہ کتا بھی نہ کھائے

جیلوں کے اندر کیا ہو رہا ہے اس کی جانچ ہونی چاہیے: اعظم خان



رام پور: 20 نومبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان نے جیل سے رہائی کے بعد پریس کانفرنس کرتے ہوئے بی جے پی حکومت پر جم کر نشانہ سادھا۔ انہوں نے الیکشن کمیشن، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی)، محکمہ انکم ٹیکس اور دیگر سرکاری ایجنسیوں پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ان اداروں کی کارروائیوں کے سبب انہیں اور ان کے خاندان کو شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ رام پور میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اعظم خان نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے عالمی سطح پر ملک کی بدنامی کرائی ہے۔ ای ڈی، انکم ٹیکس محکمہ، ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور سی بی آئی جیسی ایجنسیوں نے عوام کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔

اعظم خان نے مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی کی زیادہ تر تعمیر 2004 سے 2006 کے درمیان مکمل ہو چکی تھی، لیکن محکمہ انکم ٹیکس نے اس کی قیمت کا تخمینہ موجودہ سی پی ڈبلیو ڈی (CPWD) کی شرحوں کی بنیاد پر لگایا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس وقت تعمیراتی اخراجات بہت کم تھے اور بڑی تعداد میں لوگوں نے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات بھی پیش کی تھیں۔

انہوں نے الزام لگایا کہ یونیورسٹی کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا گیا۔ اعظم خان نے کہا، ”اگر سر سید احمد خان یا پنڈت مدن موہن مالویہ کے دور میں ای ڈی، انکم ٹیکس محکمہ اور ڈیولپمنٹ اتھارٹی جیسی ایجنسیاں موجود ہوتیں تو شاید علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (AMU) اور بنارس ہندو یونیورسٹی (BHU) جیسے ادارے بھی قائم نہ ہو پاتے۔“

اعظم خان نے جیل میں گزارے دنوں کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اور ان کے خاندان کو انتہائی مشکل حالات سے گزرنا پڑا ہے۔ انہوں نے کہا، ”جب ہم نے خود سپردگی کی تھی تو میرا وزن 98 کلو تھا، لیکن اب یہ گھٹ کر 70 کلو رہ گیا ہے۔ ہمارے ساتھ بہت ناانصافی ہوئی ہے۔“ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے بیٹے کو بھی جیل میں انتہائی مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ اعظم خان نے کہا، ”اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ یونیورسٹی بنانے کی اتنی بڑی قیمت چکانی پڑے گی تو میں جیل جانے کے بجائے رکشہ چلانا پسند کرتا۔“ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے اعظم خان نے کہا کہ اگر انتظامیہ یونیورسٹی کی عمارت گرانا چاہتی ہے تو وہ بھی اس کا سامنا کریں گے۔ انہوں نے کہا، ”میں تو کہوں گا کہ آیئے اور بلڈوزر سے یونیورسٹی کی عمارت گرا دیجیے، تاکہ پوری دنیا دیکھ سکے کہ جب ایک مسلمان تعلیم کا مندر بناتا ہے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔“ اعظم خان نے مزید دعویٰ کیا کہ ان کے خلاف ایسے مقدمات میں کارروائی کی گئی جن میں سزا انتہائی کم تھی، لیکن انہیں برسوں جیل میں رہنا پڑا۔ انہوں نے کہا، ”ایک ایسے معاملے میں جس میں صرف 15 دن کی سزا تھی، مجھے ضمانت کے لیے سپریم کورٹ تک جانا پڑا اور میں چار سال جیل میں رہا۔“ انہوں نے کہا کہ آنے والے وقت میں انتخابات صرف مذہب اور ذات پات کی بنیاد پر نہیں لڑے جائیں گے۔ ان کے مطابق اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ مذہب کے نام پر سیاست کرنے والے ہی سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اعظم خان نے ای ڈی، پولیس اور جیل انتظامیہ پر سنگین الزامات عائد کیے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور ایسے مقدمات درج کیے گئے جن کا انہوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ انہوں نے الزام لگاتے ہوئے کہا، ”ای ڈی نے ہمارے ساتھ بدسلوکی کی۔ ان کے ساتھ آئے مراد آباد کے پولیس اہلکاروں نے ہمیں چوٹیں بھی پہنچائیں۔ شاید یہ پہلی بار ہوا ہے کہ مجھ پر مرغیاں چوری کروانے کا الزام لگایا گیا۔ صرف مرغیاں ہی نہیں بلکہ بکریاں، بھینسیں اور فرنیچر چوری کروانے تک کے مقدمات درج کیے گئے۔“ اعظم خان نے کہا کہ ان میں سے ایک معاملے میں انہیں 21 سال کی سزا اور 36 لاکھ روپے جرمانے کا سامنا ہے۔ ان کے مطابق ملک کی عدالتیں اور عوام اس بات سے واقف ہیں کہ ان کے ساتھ کیا کچھ ہوا ہے۔

اعظم خان نے جیل میں گزارے گئے وقت کا ذکر کرتے ہوئے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام بھی لگایا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں اور ان کے بیٹے کو طویل عرصے تک انتہائی چھوٹی کوٹھری میں رکھا گیا۔ انہوں نے کہا، ”دو افراد کو 7×11 فٹ کی کوٹھری میں روزانہ 20 سے 24 گھنٹے تک بند رکھا جاتا تھا۔ ہمیں ایسا کھانا دیا جاتا تھا جسے شاید کوئی آوارہ کتا بھی نہ کھائے۔“ اعظم خان نے مزید کہا کہ حکومت جیلوں کے لیے بجٹ فراہم کرتی ہے، لیکن جیلوں کے اندر کیا ہو رہا ہے، اس کی جانچ ہونی چاہیے۔ انہوں نے جیل انتظامیہ کے رویے اور وہاں قیدیوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات پر بھی سوال اٹھائے۔

کسان نسیم احمد نے کالانمک دھان کی کاشت میں رقم کی نئی تاریخ

فی ہیکٹر 60 کوئنٹل پیداوار کی حاصل



سنت کبیر نگر: 20 نومبر (پی این ایس) اترپردیش کے ضلع سنت کبیر نگر کے سیمریاواں بلاک کے گاؤں پرساد پور کے ترقی پسند کسان نسیم احمد ولد نورالہدیٰ نے کالانمک دھان کی جدید قسم پوسا نریندر کالانمک فرسٹ (Pusa Narendra Kalanamak First) کی کاشت کر کے ایک نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے تقریباً 60 کوئنٹل فی ہیکٹر پیداوار حاصل کر کے نہ صرف اپنے گاؤں بلکہ پورے علاقے کے کسانوں کے لیے ایک نئی مثال قائم کی ہے۔ نسیم احمد کی اس کامیابی میں زرعی سائنسداں راگھویندر پرتاپ سنگھ کی رہنمائی اور تکنیکی مشوروں کا اہم کردار رہا۔ ان کی نگرانی میں جدید زرعی طریقوں اور سائنسی تکنیک کو اختیار کرتے ہوئے کسان نے غیر معمولی پیداوار حاصل کی۔ یہ کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ روایتی فصلوں کی کاشت کو جدید سائنسی طریقوں سے جوڑ کر بہتر نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ فصل کی حقیقی پیداوار کا اندازہ لگانے کے لیے محکمہ زراعت اور محکمہ مال کی مشترکہ ٹیم کی موجودگی میں باقاعدہ فصل کٹائی کا تجربہ کیا گیا۔ اس موقع پر فصل شماری افسر اوم پرکاش دوبے، لیکھ پال دھیریندر سنگھ، زرعی ٹیم کے امن چودھری اور اے ٹی ایم افسر شیو کمار موجود رہے۔ افسران اور زرعی ماہرین کی موجودگی میں انجام دیے گئے اس تجربے میں تقریباً 60 کوئنٹل فی ہیکٹر پیداوار درج کی گئی۔ کسان نسیم احمد کے تیار کردہ کالانمک چاول اپنی منفرد خوشبو، ذائقے اور عمدہ معیار کے باعث اپنی الگ پہچان بنا رہے ہیں۔ ان کے تیار کردہ چاول کی مانگ ملک کے مختلف حصوں کے علاوہ بیرون ملک بھی ہے۔ خاص طور پر دہلی کی ممتاز، معزز اور بااثر شخصیات بھی اس چاول کو پسند کرتی ہیں اور استعمال کرتی ہیں۔ ملک و بیرون ملک میں اس چاول کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اس کی اعلیٰ کوالٹی کے ساتھ کسان نسیم احمد کی محنت، لگن اور بہتر زرعی حکمت عملی کا بھی اعتراف ہے۔ کالانمک چاول کی یہ شناخت مقامی کسانوں کے لیے بھی ایک حوصلہ افزا پیغام ہے۔ کالانمک دھان مشرقی اترپردیش کی زرعی اور تہذیبی وراثت کا ایک اہم حصہ ہے۔ اپنی مخصوص خوشبو اور ذائقے کی وجہ سے اس چاول کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ ضلع سنت کبیر نگر جیسے زرعی علاقے میں اس کی جدید اور سائنسی طریقے سے کاشت کسانوں کے لیے بہتر امکانات پیدا کر سکتی ہے۔ کسان نسیم احمد نے زرعی سائنسداں کی رہنمائی اور جدید زرعی طریقوں کو اپنا کر یہ ثابت کیا ہے کہ محنت، تجربے اور سائنسی مشوروں کے امتزاج سے زراعت میں نمایاں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان کی یہ کامیابی علاقے کے دوسرے کسانوں کو بھی کالانمک دھان کی جدید کاشت کی طرف راغب کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

زرعی سائنسداں راگھویندر پرتاپ سنگھ کی رہنمائی میں شاندار کامیابی، ملک و بیرون ملک کے ساتھ دہلی کی ممتاز شخصیات میں بھی ان کے تیار کردہ چاول کی بڑھ رہی ہے مقبولیت

شرپسند عناصر کے ساتھ سرکاری مشینری کا نرم رویہ





سہارنپور (احمد رضا) سینئر ایڈووکیٹ محمد علی نے اپنے ایک بیان میں واضح کیا ہے کہ ان دنوں ملک کے اکثریتی فرقہ کے شرپسند عناصر پوری ملک میں جو چاہ رہے ہیں وہ کر رہے ہیں امن پسند اور کمزور افراد پر کبھی بلڈوزر چلا دیا جاتا ہے کبھی اجتماعی تشدد کے ذریعے عوام کو اپنی نفرت کا نشانہ بنایا جاتا ہے کبھی گئوکشی تو کبھی سرکار کے خلاف شازش تیار کرنے کا الزام لگا کر طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی ہیں اب تو حزب اختلاف کے لیڈران کو بھی ظلم و جبر کا شکار بنایا جا رہا ہے اگر بھگوا شدت پسند تنظیموں کے خلاف کوئی بھی آواز اٹھتی ہے تو اس کو کچلنے کے لئے سرکاری مشینری، پولیس اہلکار اور شدت پسند بھگوا لوگ متحد ہو کر ظلم و ستم ڈھانے لگتے ہیں سب کچھ دیکھ کر بھی سرکار اور عدالتیں خاموش رہ کر دہشت پسند لوگوں کی حمایت کرتے نظر آتے ہیں نتیجہ کے طور پر شرپسند تنظیموں کے لوگ جو چاہتے ہیں ویسا کرتے ہیں کسی کو کسی کا خوف و ڈر نہیں ہے عام طور سے دیکھا جاتا ہے کہ ملک کے تیس کروڑ مسلم افراد کو لا الہ الا اللہ کی رسی سے منسلک رہنے، حجاب کی جانب جھکے رہنے، محنت کش، جفاکش اور محنت مزدوری کے معاملات میں سرگرم رہنے سے، سادگی کے ساتھ روٹی کمانے اور کھانے سے ملک کے بیشتر عوام خاصے تنگ و پریشان دکھائی دے رہے ہیں مسلم افراد سے چھیڑ چھاڑ کرنے والے یہ دیکھ کر بھی غم زدہ ہیں کہ مسلم آبادی کی بارہ سالوں سے مسلسل تباہی اور بربادی کے بعد بھی یہ قوم سڑک پر نہ اتر کر صبر کر رہی ہے؟ مل کے بیشتر حصوں میں لگاتار مسلم طبقہ کے لوگوں کے خلاف بلڈوزر ایکشن اور فرضی مقدمات میں ملوث کرنے کے واقعات نفرت اور حسد کی بلندی پر ہیں عدالتیں بھی خاموش ہیں سیاسی جماعتیں بھی تماشائی بنی ہوئی ہیں مسلم آبادی کو آج بھی مسلم لیڈرشپ اچھے دنوں اور خدا کا وزیر اعلیٰ بن جانے کے سنہرے خواب دکھانے میں مصروف ہیں مسلم طبقہ کی تباہی، بے بسی، بے کسی، تنگی اور بربادی کسی کو نظر نہیں آ رہی ہے ہر کوئی موقعے در موقعے مسلم آبادی کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے اپنی ہی قوم کو برسر اقتدار جماعت کے پاس گروی رکھنے تک تیار نظر آتا ہے!

دہلی پولیس اور یوپی ایس ٹی ایف کے ساتھ مڈبھیڑ میں گینگسٹر نسیم درانی ہلاک

سکندرآباد میں ہائی وے پر جاٹ چوک پر ہوئی مڈبھیڑ، 50 ہزار کا انعامی تھا بدمعاش





بلندشہر۔ پریس ریلیز ضلع کے سکندرآباد علاقے میں جمعہ کی علی الصبح نوئیڈا ایس ٹی ایف اور دہلی پولیس کرائم برانچ کی مشترکہ ٹیم کے ساتھ ہوئی زبردست مڈبھیڑ میں بدنام زمانہ گینگسٹر اور 50 ہزار روپے کا انعامی بدمعاش نسیم درانی ہلاک ہو گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ نسیم درانی انڈرورلڈ کے ڈی کمپنی نیٹ ورک سے وابستہ تھا اور دہلی میں پیش آئے ایک سنسنی خیز قتل کے معاملے میں مطلوب تھا۔ وہ پولیس سے بچنے کے لیے مسلسل اپنے ٹھکانے تبدیل کر رہا تھا۔ اس پر غازی آباد سے 50 ہزار روپے کا انعام بھی اعلان کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق دہلی پولیس اور ایس ٹی ایف کی ٹیمیں کافی عرصے سے 37 سالہ نسیم درانی ولد اسلام الدین، ساکن گلی نمبر 6، راجیو گاندھی نگر، نیو مصطفیٰ آباد، دہلی کی تلاش میں مصروف تھیں۔ جمعہ کی علی الصبح خفیہ اطلاع کی بنیاد پر مشترکہ ٹیم نے بلندشہر کے سکندرآباد تھانہ علاقے میں ہائی وے کے قریب جاٹ چوک پر اس کی گھیرابندی کی۔ خود کو پولیس سے گھرا دیکھ کر بدمعاش نے ٹیم پر فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس کی جوابی کارروائی میں دونوں جانب سے فائرنگ ہوئی جس میں نسیم درانی گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ اسے فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ نسیم درانی نے محض چار روز قبل ہی دارالحکومت دہلی میں ایک بڑی واردات کو انجام دیا تھا۔ 16 نومبر کی رات شمال مشرقی دہلی کے سونیا وہار علاقے میں دہلی حکومت کے وزیر اور بی جے پی رکن اسمبلی کپل مشرا کے کیمپ دفتر کے باہر 15 سے 20 راؤنڈ سے زائد اندھا دھند فائرنگ کی گئی تھی۔ اس واردات میں سمیر نامی نوجوان کا بے رحمی سے قتل کر دیا گیا تھا۔ واقعے کے بعد سے ہی نسیم فرار چل رہا تھا اور دہلی کرائم برانچ کی تفتیش میں اس کا نام اہم ملزم کے طور پر سامنے آیا تھا۔ نسیم درانی کا مجرمانہ ریکارڈ بھی کافی طویل بتایا جاتا ہے۔ اس کے خلاف قتل، قتل کی کوشش اور لوٹ مار سمیت 25 سے زائد سنگین مجرمانہ مقدمات درج تھے۔ اس کے انڈرورلڈ کے ڈی کمپنی نیٹ ورک اور چھوٹا شکیل سے روابط ہونے کی بات بھی سامنے آئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سال 2016-17 میں چھوٹا شکیل نے اسے تہاڑ جیل میں بند چھوٹا راجن کے قتل کی سپاری دی تھی۔ اس کے علاوہ طارق فتح کے قتل کی سازش رچنے جیسے سنگین الزامات بھی اس پر عائد ہو چکے تھے۔ نسیم درانی کی ہلاکت کو اترپردیش اور دہلی پولیس کے لیے ایک بڑی کامیابی تصور کیا جا رہا ہے۔ مشترکہ پولیس ٹیم کی اس کارروائی کے بعد دونوں ریاستوں کی پولیس نے راحت کی سانس لی ہے۔

عدالت کے حکم پر 17 افراد کے خلاف مقدمہ درج

دیوبند، 20/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) تلہیڈی بزرگ گاؤں میں دکانوں کی ملکیت کے تنازع میں عدالت کے حکم پر 17 افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ ملزمان پر دکانوں کے تالے توڑنے، 50 ہزار روپے مالیت کا سامان چوری کرنے اور مزاحمت کرنے پر متاثرین کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دینے کا الزام ہے۔ تلہیڈی بزرگ کے رہائشی غلام صابر ولد بندہ نے عدالت میں دائر درخواست میں موقف اختیار کیا ہے کہ اس نے 19 دسمبر 2013 کو منفیت ولد نذیر اور شہزاد ولد منفیت سے بس سٹینڈ پنیالی روڈ پر واقع دو دکانیں دس لاکھ پندرہ ہزار روپے میں خریدی تھیں۔ غلام صابر کے مطابق اس وقت سے ہی دکانوں پر اس کا قبضہ ہے۔ الزام لگایا گیا ہے کہ ملزمان اسے بینامہ کرنے کا یقین دلاتے رہے لیکن انہوں نے بینامہ نہیں کیا۔ بعد ازاں 19 اکتوبر 2023 کو شہزاد نے مبینہ طور پر یہ دکانیں نریندر سنگھ کو 10 لاکھ بیس ہزار روپے میں فروخت کر دیں۔

سماجی تنظیم مانو کلیان منچ کی میٹنگ میں نئی ایگزیکٹو کمیٹی کا اعلان



دیوبند، 20/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) سماجی تنظیم مانو کلیان منچ کی میٹنگ میں سال 27-2026 کے لیے نئی ایگزیکٹو کمیٹی کا اعلان کیا گیا۔ جس میں لوکیش وتس کو صدر اور دھننجے بھٹیا کو جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا۔ میٹنگ میں تنظیم کی سالانہ تقریب 20 دسمبر کو تیج پیلس میں منانے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ مقامی دفتر میں منعقدہ میٹنگ میں بی جے پی سٹی یونٹ کے صدر ارون گپتا اور تنظیم کے بانی ارون اگروال نے نئی ایگزیکٹو کمیٹی کا اعلان کیا، جس میں ایڈووکیٹ لوکیش وتس کو صدر، دھننجے بھٹیا کو جنرل سکریٹری اور پرمود متل کو خزانچی کے طور پر منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایڈووکیٹ راجو سینی اور ایڈووکیٹ رویندر کشیپ کو نائب صدر، گریش گوئل کو سکریٹری، کنہیا متل کو معاون خزانچی، کشال سنگھل کو آڈیٹر، آدیش سینی اور سنجے سینی کو تنظیم کا سکریٹری، چندر پرکاش گابا کو بلڈنگ منیجر اور راکیش گرگ کو میڈیا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ تنظیم کی مشاورتی ٹیم میں اجے بنسل، ہند کشور ناگر، راجیو شرما اور سشیل کرنوال شامل رہے۔ تنظیم کے جنرل سکریٹری راجو سینی نے بتایا کہ تنظیم کی سالانہ تقریب 20 دسمبر 2026 کو تیج پیلس میں بڑی دھوم دھام سے منائی جائے گی۔ اس دوران تنظیم کی خواتین ونگ کا بھی اعلان کیا گیا۔ مانو کلیان منچ کی خواتین ونگ کی نئی ایگزیکٹو کمیٹی میں مینو شرما کو صدر، ممتا ورما کو جنرل سکریٹری، سربھی اگروال کو سکریٹری اور سیما گپتا کو خزانچی بنایا گیا ہے۔ جبکہ انجنا مشرا کو معاون خزانچی، پونم کوشک کو آڈیٹر، پونم بھٹناگر کو میڈیا انچارج، انجلی تیاگی کو بلڈنگ منیجر اور ریتا سنگھ کو سرپرست بنایا گیا ہے۔ خواتین ونگ کنوینر کی ذمہ داری ڈاکٹر کانتا تیاگی اور ششی سنگلانی کو دی گئی ہے۔ خواتین کے مشاورتی بورڈ میں ڈاکٹر آشا سناور، پرتیبھا جین، انیتا بنسل اور پوجا چھابڑا کو شامل کیا گیا ہے۔

غلط بلڈ گروپ کے ٹرانسفر کی وجہ سے بچے کو ہوا بلڈ کینسر

ماہر امراض اطفال سمیت دو ڈاکٹروں پر علاج میں غفلت کا الزام



مئو: 20 نومبر (پی این ایس) اترپردیش کے مئو میں ایک ایسا معاملہ سامنے آیا ہے، جہاں غلط بلڈ گروپ کی منتقلی کی وجہ سے ایک بچے کو بلڈ کینسر ہو گیا۔ لواحقین نے ماہر امراض اطفال سمیت دو ڈاکٹروں پر علاج میں غفلت کا الزام لگایا ہے۔ شکایت درج ہونے کے بعد اہل خانہ نے عدالت سے رجوع کیا۔ عدالت کے حکم کے بعد سٹی پولیس اسٹیشن میں دونوں ڈاکٹروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ اس معاملے کی جانچ سی او سٹی ننتیش پرتاپ سنگھ کر رہے ہیں۔

سرائے لکھنسی تھانہ علاقے کے ڈومراؤن کی رہنے والی شکنتلا دیوی کے مطابق، ان کے پوتے ابھینو کو ماہر اطفال ڈاکٹر وویک کمار سنگھ کی نگرانی میں ویونگ اسکول کے ویوان چائلڈ کیئر یونٹ میں داخل کرایا گیا تھا۔ علاج کے دوران خون کی ضرورت پڑنے پر سعادت پورہ کے شاردا نارائن اسپتال کے بلڈ بینک سے خون حاصل کیا گیا۔ الزام ہے کہ بچے کو O خون کے بجائے B گروپ کا بلڈ دیا گیا۔ اس کے بعد اس کی حالت مزید بگڑ گئی۔ اہل خانہ کے مطابق بچے کو چار سے پانچ دن تک داخل رکھا گیا اور پھر دوائی دینے کے بعد 16 نومبر 2024 کو ڈسچارج کر دیا گیا۔ جب اس کی حالت دوبارہ خراب ہوئی تو انہیں دوبارہ ہسپتال لے جایا گیا، جہاں سے انہیں 3 فروری 2025 کو ڈسچارج کر دیا گیا اور دوسرے ہسپتال میں علاج کرانے کا مشورہ دیا۔ خاندان والے بچے کو 20 فروری 2025 کو لکھنؤ کے سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (SGPGI) لے گئے۔ شکنتلا دیوی کا الزام ہے کہ وہاں کے ڈاکٹروں نے خون کی غلط قسم کی منتقلی کی وجہ سے اسے بلڈ کینسر کی تشخیص کی۔ تب سے وہ کیموتھراپی سے گزر رہے ہیں۔

سی بی آئی کا کانپور کینٹ بورڈ پر چھاپہ

خاتون کلرک اور کنٹریکٹ اسسٹنٹ 5000 روپے رشوت لیتے رنگے ہاتھوں پکڑا



کانپور: 20 نومبر (پی این ایس) سی بی آئی کی انسداد بدعنوانی ٹیم نے جمعرات کی شام کانپور کینٹ بورڈ کے دفتر پر چھاپہ مارا اور ایک خاتون کلرک اور اس کے کنٹریکٹ اسسٹنٹ کو 5000 روپے رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ 10 رکنی ٹیم تین گاڑیوں میں پہنچی اور رات گئے تک دفتر میں دستاویزات کی تلاشی اور پوچھ گچھ جاری رکھی۔ اس کارروائی سے دفتر میں افراتفری مچ گئی۔ یہ کیس 2016 میں کینٹ بورڈ سے ریٹائر ہونے والے صفائی ملازم روپ لال کی زیر التواء ادائیگی سے متعلق ہے۔ اس پر تقریباً 8 لاکھ روپے واجب الادا تھے، بشمول بقایا جات، جن میں سے 4 لاکھ روپے ادا کیے جا چکے تھے۔ کنٹریکٹ ملازم نے باقی رقم کی کارروائی کے عوض خاتون کلرک سے 5 ہزار روپے رشوت طلب کی۔ روپ لال کی شکایت کی بنیاد پر سی بی آئی نے ان دونوں کو گرفتار کر لیا۔ کینٹ بورڈ میں ریٹائرڈ ملازمین کی التوا کی ادائیگیوں اور رشوت کے مطالبات کی شکایات بھی سامنے آئی ہیں۔ ذرائع کے مطابق تقریباً 70 ملازمین کی تقریباً 3 کروڑ روپے کی ادائیگیاں باقی ہیں۔ الزام ہے کہ بقایا جات کی ادائیگی کی فائل پر کارروائی کے لیے ہر ملازم سے 40 ہزار سے 50 ہزار روپے مانگے جا رہے تھے۔ سی بی آئی کی ٹیم نے دفتر کے پیچھے خاتون ملازم کی رہائش گاہ پر بھی چھان بین کی۔ ٹیم اس کے اثاثوں اور آمدنی کے ذرائع کی چھان بین کر رہی ہے۔ ادائیگی سے متعلق فائلوں کی چھان بین رات گئے تک جاری رہی۔ سی بی آئی ایف آئی آر درج کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔ تاہم ان گرفتاریوں کی کوئی سرکاری تصدیق نہیں کی گئی۔ 6 ستمبر 2023 کو سی بی آئی نے کینٹ بورڈ کے دفتر پر چھاپہ مارا اور ایک کلرک اور ایک چپراسی کو 20،000 روپے رشوت لیتے ہوئے گرفتار کیا۔ اس معاملے میں، ان پر پنشن اور گریجویٹی حاصل کرنے کے نام پر ایک ریٹائرڈ خاتون صفائی کارکن، راموتی سے 50،000 روپے کا مطالبہ کرنے کا الزام تھا۔

دیوبند پولیس نے سات نامزد سمیت دیگر نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا

دیوبند، 20/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) عدالت کے حکم پر پولیس نے نئی فروٹ منڈی میں پھلوں کے تاجر کو یرغمال بنا کر مارپیٹ کرنے اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دینے کے معاملے میں پولیس نے سات نامزد سمیت دیگر نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ الزام ہے کہ دس، گیارہ لاکھ روپے کے لین دین کو لیکر تاجر پر مقدمہ واپس لینے کا دباؤ بنایا گیا اور جب اس نے مزاحمت کی تو اس پر حملہ کیا گیا۔ دیوبند کے محلہ جوشی واڑہ کے رہنے والے ایاز احمد عرف پپو ولد ریاض احمد نے عدالت میں دائر کی گئی درخواست میں بتایا تھا کہ وہ پھلوں کے باغات کی فصل خریدنے اور فروخت کرنے کا کاروبار کرتا ہے۔ نوین منڈی کا ایک تاجر اسد آڑھتی اس کا دس گیارہ لاکھ روپے کا مقروض ہے۔ اس نے رقم کے حوالے سے عدالت میں دعویٰ بھی دائر کیا ہوا ہے۔ الزام ہے کہ 13 جولائی 2026 کو صبح تقریباً 7 بجے وہ نوین منڈی میں آم فروخت کرنے گیا تھا۔ اس دوران اسد آڑھتی اور اس کا بھائی شیبو سمیت دیگر ملزمان وہاں پہنچے اور اسے زبردستی یرغمال بنا لیا۔ ملزمان نے اس پر مقدمہ واپس لینے کے لیے دباؤ ڈالا اور مزاحمت کرنے پر اسے تھپڑ اور گھونسے مارنے کے ساتھ ساتھ اس کا گلا گھونٹنے کی کوشش بھی کی گئی۔ الزام ہے کہ ملزمان نے اسے دوبارہ منڈی میں پھل فروخت کرنے پر یا بقایا رقم ادائیگی کا مطالبہ کرنے پر جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی ہے۔ متاثرہ کی اہلیہ کی کال کے بعد ڈائل 112 پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور اسے ملزمان سے چھڑایا۔ اس معاملے میں عدالتی حکم کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ دیوبند کوتوالی انچارج انسپکٹر سندیپ بالیان نے بتایا کہ یہ مقدمہ عدالت کے حکم کی بنیاد پر درج کیا گیا ہے۔ معاملہ کی جانچ کی جا رہی ہے۔

معمولی تنازع دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل: تین افراد زخمی



دیوبند، 20/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) سرسینہ گاؤں میں ہونے والا معمولی تنازع دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں تین لوگ زخمی ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق گاؤں سرسینہ کے رہائشی رچیت تیاگی نے پولیس کو دی گئی شکایت میں الزام لگایا ہے کہ دوپہر 12 بجے کے قریب وہ ٹریکٹر ٹرالی سے گنے بھرنے جا رہا تھا۔ اس دوران گاؤں کے کچھ نوجوانوں نے اسے راستے میں روکا، اس کے ساتھ بدسلوکی کی اور اس کے ساتھ مارپیٹ کی۔ الزام ہے کہ شام 5 بجے کے قریب جب اس کے والد کھیتوں سے گھر واپس آ رہے تھے تو ان پر بھی دوبارہ حملہ کیا گیا۔ سلسلہ وار واقعات سے تیاگی برادری میں غم و غصہ پھیل گیا۔ جھگڑا بڑھ گیا اور دونوں برادریوں کے افراد ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو گئے۔ تصادم کے دوران ستیش، رچیت اور انکور زخمی ہو گئے۔ گاؤں میں جھگڑے کی اطلاع ملتے ہی ڈائل 112 پولیس اور تھانہ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ پولیس نے مداخلت کر کے حالات کو قابو میں کیا اور زخمیوں کو طبی معائنے کے لیے بھیج دیا۔ اسٹیشن ہاؤس انسپکٹر رادھے شیام یادو نے بتایا کہ دونوں فریقوں سے شکایتیں موصول ہوئی ہیں۔ پولیس معاملے کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ تحقیقات کے بعد ضروری قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس وقت گاؤں میں امن و امان قائم ہے۔

شاملی میں سلنڈر پھٹنے سے لگی آگ، ماں اور دو بیٹیوں کی زندہ جل کر موت

شاملی: 20 نومبر (پی این ایس) شاملی کے بابری تھانہ علاقے کے تحت کھیڑی گاؤں کے ایک گھر میں سلنڈر میں ہوئے دھماکے سے زبردست آگ لگ گئی۔ حادثے میں کمرے میں سوئی ہوئی ماں اور اس کی دو بیٹیاں بری طرح جھلس گئیں۔ تینوں کو ضلع اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ گھر کا تمام سامان بھی جل کر تباہ ہو گیا۔ مرنے والوں کی شناخت ساجد کی بیوی ساجدہ (31) بیٹی عدن (13) اور ماہرہ (11) کے طور پر ہوئی ہے۔ رات ساڑھے 12 بجے ساجد اپنے اہل خانہ کے ساتھ سو رہا تھا کہ گھر میں رکھے گیس سلنڈر میں اچانک آگ لگ گئی۔ اس سے پہلے کہ اہل خانہ کچھ سمجھ پاتے اور فرار ہونے کی کوشش کرتے، سلنڈر زوردار دھماکے سے پھٹ گیا۔ دھماکے سے آگ کے شعلوں نے پورے گھر کو لپیٹ میں لے لیا۔ آگ اتنی شدید تھی کہ ساجد فوری طور پر اپنی بیوی اور بیٹیوں کی مدد نہ کر سکے۔ آگ لگنے کی وجہ سے آس پاس کے لوگ بھی ابتدائی طور پر گھر کے اندر نہیں جا سکے۔ دھماکے کی آواز سن کر گاؤں والے جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور بابری تھانے کو اطلاع دی۔

جلالپور میں مجلسِ ایصالِ ثواب کا انعقاد



امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جلالپور کے بڑے امام باڑے میں مرحوم استاد محمد رضا اور حیدر عباس کے ہم جماعت ساتھیوں کی جانب سے ایصالِ ثواب کے لیے مجلس منعقد کی گئی۔ جس میں عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جبکہ علی اصغر، کمیل عباس، شبیر عالم اور اظہر اعجاز قاسمی نے کلام پیش کیا۔ اکبر علی اور ان کے ساتھیوں نے دردبھرا مرثیہ پڑھ کر ماحول کو سوگوار کر دیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے لکھنؤ سے تشریف لائے مولانا عباس ناصر سعید عبقاتی نے موت کو اٹل حقیقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ انسان کو دنیاوی زندگی بہتر بنانے کے ساتھ آخرت کی تیاری اور نیک اعمال کی بھی فکر کرنی چاہیے۔ انہوں نے زندگی اور موت کی حقیقت پر روشنی ڈالنے کے بعد جناب علی اکبرؑ کی دردناک مصیبتیں بیان کیں۔ جسے سن کر حاضرین کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اس موقع پر مولانا کرار حسین ترابی، مولانا رہبر سلطانی، مولانا جعفر رضا، مولانا رمضان علی، میثم زاہدی، مولانا ناصر، مولانا ضیغم عباس، انجم اصغر، انعام جعفری، ابن علی جعفری، حسین مہدی، ذوالفقار علی حسن اور غلام عباس سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

ووٹر فہرستوں کی درستگی جمہوریت کو مضبوط کرنے کی قومی ذمہ داری: یوگی

وزیر اعلیٰ کی کارکنوں سے انتخابی تیاری تیز کرنے کی اپیل، بولے: پوری طاقت لگائیں، بی جے پی پھر بھاری اکثریت سے جیتے گی

بلا رکاوٹ علاج کے لیے ہر ضرورت مند کا آیوشمان کارڈ بنوایا جائے گا: وزیر اعلیٰ

لکھنؤ/گورکھپور۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور کے قیام کے دوران جمعہ کی صبح گورکھ ناتھ مندر میں منعقدہ عوامی درشن پروگرام میں لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ عوامی درشن میں سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست لے کر پہنچنے والے لوگوں کو وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا کہ حکومت علاج کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ اس کے لیے ہر ضرورت مند کا آیوشمان کارڈ بنوایا جائے گا اور اس کے بعد بھی ضرورت پڑنے پر صوابدیدی فنڈ سے مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ عوامی درشن کے دوران وزیر اعلیٰ نے وہاں موجود افسران کو ہدایت دی کہ ہر ضرورت مند اور اہل شخص کا آیوشمان کارڈ بنوانا یقینی بنایا جائے، تاکہ بیماری کی صورت میں اس کا علاج بغیر کسی رکاوٹ کے ہو سکے۔ جمعہ کی صبح گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے باہر منعقدہ عوامی درشن کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تقریباً 150 لوگوں سے ملاقات کی۔ وہ خود ان کے پاس گئے اور ان کے مسائل سنے۔ انہوں نے لوگوں کی درخواستیں اپنے ہاتھ میں لے کر ان کا جائزہ لیا اور ان کے مسائل و شکایات کا نوٹس لیا۔



لکھنؤ/گورکھپور۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تھوڑی اور طاقت لگا کر پوری مضبوطی کے ساتھ عوام کے درمیان کام کریں۔ اگر کارکن ایک بار پھر پوری طاقت کے ساتھ میدان میں اتر جائیں تو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ایک مرتبہ پھر بھاری اکثریت سے انتخاب جیت کر دکھائے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے جمعرات کی شام گورکھپور میں منعقدہ عوامی چوپال پروگرام میں کارکنوں اور عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مافیا ذہنیت کے عناصر اور مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث غنڈے ساڑھے چار سال تک چوہوں کی طرح اپنے بلوں میں چھپے رہتے ہیں۔ جیسے ہی انتخابات قریب آتے ہیں، وہ دوبارہ سڑکوں پر سرگرم دکھائی دینے لگتے ہیں۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی پوری طاقت لگا کر مضبوطی کے ساتھ عوام کے درمیان کام کریں۔ اگر کارکن ایک بار پھر پوری طاقت سے کام کریں گے تو بھارتیہ جنتا پارٹی دوبارہ بھاری اکثریت سے انتخاب جیت کر دکھائے گی۔

وزیر اعلیٰ نے حال ہی میں اختتام پذیر ہونے والے تہواروں اور مذہبی تقریبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں تمام تہوار پُرامن اور خوش گوار ماحول میں منائے گئے۔ ہر طرف جوش و خروش اور خوشی کا ماحول رہا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اسی خوش گوار ماحول کے دوران سماج وادی پارٹی کے سربراہ کے قافلے کی وجہ سے گورکھپور میں ایک معصوم بچے کی جان گئی۔ مالیہ نگر منڈل کے عہدیدار اور کارکن متاثرہ خاندان کو حوصلہ دینے کے لیے اس کے ساتھ موجود ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی دنیا کی سب سے بڑی جمہوری سیاسی جماعت ہے، جہاں بوتھ سطح کا ایک عام کارکن بھی ملک کے کسی بڑے آئینی عہدے اور پارٹی کے اعلیٰ ترین عہدے تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کے برعکس کانگریس میں نہرو۔گاندھی خاندان اور اس کے اردگرد رہنے والے لوگوں کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے لیے اعلیٰ عہدوں تک پہنچنے کا امکان نہیں ہے۔ سماج وادی پارٹی میں سیفئی گروہ سے باہر کسی کے انتخاب کی گنجائش نہیں ہے۔ دیگر جماعتوں کی بھی یہی صورت حال ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خاندانی سیاست کرنے والی جماعتیں ہیں، ان کا کوئی نظریہ، قدر اور اصول نہیں ہے۔ یہ مضبوط تنظیم نہیں بنا سکتیں، گروہ چلا سکتی ہیں، لیکن سیاسی جماعت نہیں چلا سکتیں۔ وزیر اعلیٰ نے بی جے پی کارکنوں کو تنظیم کی سب سے بڑی طاقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ سردی، گرمی اور بارش کی پروا کیے بغیر دن رات پارٹی کے اصولوں اور نظریات کے لیے کام کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی اور آشیرواد کے ساتھ ساتھ کارکنوں کی محنت سے ہی اتر پردیش میں تبدیلی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ساڑھے 9 سال سے وہ کارکنوں کی طاقت کے بل پر وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ بوتھ پر کارکنوں کی محنت ہی حکومت کو ترقیاتی کام کرنے کی طاقت فراہم کرتی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کارکنوں کا احترام سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ انتظامیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ اگر بی جے پی کا کوئی کارکن آئے تو اسے عزت کے ساتھ بٹھایا جائے، اس کی بات سنی جائے اور اس کے مسئلے کو حل کیا جائے۔ کارکن کوئی غلط سفارش لے کر نہیں آتا، بلکہ کسی غریب کو رہائش دلانے، کسی خاندان کو وراثت کا حق دلانے، کسی محلے کو پانی جمع ہونے کے مسئلے سے نجات دلانے یا کسی ضرورت مند کو علاج کے لیے مدد فراہم کرنے کی درخواست لے کر آتا ہے۔ بی جے پی کا کارکن صرف پارٹی کے سرگرم ارکان کو ہی نہیں بلکہ ریاست کی 25 کروڑ آبادی کو اپنا خاندان سمجھتا ہے۔ وہ اس بات میں کوئی فرق نہیں کرتا کہ کس نے اسے ووٹ دیا اور کس نے نہیں دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں 75 اضلاع، 18 ڈویژنل صدر دفاتر، 825 ترقیاتی بلاک، 350 تحصیلیں، 762 شہری بلدیاتی ادارے اور 1,583 تھانے ہیں۔ اگر اتنے طویل عرصے تک سماج وادی پارٹی یا کانگریس کی حکومت رہتی تو یہ تمام ادارے نیلام ہو چکے ہوتے اور ان پر ان کے غنڈوں اور مافیا کا قبضہ ہو چکا ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ مافیا پہلے ہی مٹی میں مل چکے ہیں اور انہیں ان کے انجام تک پہنچایا جا چکا ہے۔

پروگرام میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریاستی نائب صدر اور قانون ساز کونسل کے رکن ڈاکٹر دھرمیندر سنگھ، ریاستی نائب صدر کامیشور سنگھ، رمیش سنگھ، بی جے پی کے علاقائی صدر ونود رائے، میٹروپولیٹن صدر رمیش پرتاپ گپتا، رکن پارلیمنٹ روی کشن شکلا، میئر ڈاکٹر منگلیش سریواستو، گورکھپور دیہی حلقے کے رکن اسمبلی وپن سنگھ، میٹروپولیٹن انچارج مہیش شکلا، خواتین کمیشن کی نائب صدر چارو چودھری، میٹروپولیٹن جنرل سکریٹری اچیوتانند شاہی سمیت شہر کے تمام عہدیدار، مختلف منڈلوں کے صدور اور انچارج موجود تھے۔

راج بھر کی سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی نے بی جے پی سے اسمبلی کی 36 نشستیں مانگی ہیں: اکھلیش کا دعویٰ

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا ہے کہ اتر پردیش حکومت میں وزیر اوم پرکاش راج بھر کی سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (سبھاسپا) نے آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے 36 نشستوں کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر یادو نے جمعہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اسمبلی کے 36 حلقوں کی فہرست شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ان نشستوں پر سبھاسپا بی جے پی کے ہاتھوں انتخاب ہار چکی ہے اور اب اتحاد میں انہیں اپنے حصے میں مانگ رہی ہے۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا، یہ فہرست نہیں بلکہ ہارنے والے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے خیمے سے باہر نکلنے کا بہانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی نے سبھاسپا کا



36 نشستوں کا مطالبہ قبول کر لیا تو این ڈی اے کی دیگر اتحادی جماعتیں بھی اسی بنیاد پر اپنے حصے میں اضافہ کرنے کا مطالبہ کریں گی۔ ایسی صورت حال میں بی جے پی کے پاس انتخابات لڑنے کے لیے تقریباً آدھی نشستیں ہی بچیں گی۔ ایس پی صدر نے کہا کہ شاید یہی وجہ ہے کہ بی جے پی نے اب تک صرف 209 امیدواروں کی فہرست جاری کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اکھلیش یادو اس سے پہلے بھی ایک پریس کانفرنس میں سبھاسپا کی جانب سے نشستوں کے مطالبے کے حوالے سے اسی طرح کا دعویٰ کر چکے ہیں۔ ایس پی نے حال ہی میں این ڈی اے کی اتحادی جماعتوں کے درمیان مجوزہ نشستوں کی تقسیم کے اعداد و شمار بھی جاری کیے تھے۔ پارٹی کا دعویٰ تھا کہ اتحادی جماعتوں کو ان کی متعلقہ برادریوں میں مقبولیت کی بنیاد پر زیادہ نشستیں دی جائیں گی۔ تاہم، بی جے پی رہنماؤں نے ایس پی کے ان دعوؤں اور اعداد و شمار کو پوری طرح مسترد کرتے ہوئے اسے سماج وادی پارٹی کی سازش قرار دیا ہے۔

آصفی مسجد میں آیت اللہ وحید خراسانی کی مجلس ترحیم کا انعقاد



لکھنؤ۔ آصفی مسجد میں نماز جمعہ کے بعد مجلس علمائے ہند کی جانب سے آیت اللہ شیخ حسین وحید خراسانی کی ترویح روح کے لیے مجلس ترحیم کا انعقاد ہوا۔ مجلس کو مولانا گلریز مہدی نے خطاب کیا۔ مولانا نے مجلس میں آیت اللہ شیخ حسین وحید خراسانی کی علمی اور فقہی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ ایسی نابغہ روزگار شخصیات کم ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے فقہی اور عزائی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مجلس میں مولانا محمد میاں عابدی، مولانا سرتاج حیدر زیدی، مولانا علی ہاشم عابدی، مولانا تنویر عباس، مولانا ڈاکٹر علی سلمان، مولانا افضال عابدی اور دیگر علماء و مومنین نے شرکت کی۔

اتر پردیش بی جے پی خاندان نے یوگی کی ماں کے انتقال پر اظہارِ تعزیت کیا

مایاوتی نے یوگی کی ماں کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا



لکھنؤ (یو این آئی۔) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ محترمہ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ اور بی جے پی کے سینئر رہنما یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں ساوتری دیوی کا آج ان کے آبائی گاؤں میں انتقال ہو جانے کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ ان کے اہل خانہ سمیت تمام رشتہ داروں سے میری گہری تعزیت ہے۔ ایشور انہیں اس دکھ کو برداشت کرنے کی طاقت دے۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں ساوتری دیوی کا جمعہ کے روز اتراکھنڈ کے پوڑی گڑھوال ضلع کے آبائی گاؤں میں انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر 91 برس تھی۔

کیشو پرساد موریہ نے وزیر اعلیٰ یوگی کی ماں کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا



لکھنؤ، 20 نومبر (یو این آئی)۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں ساوتری دیوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر موریہ نے کہا، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی کی ماں ساوتری دیوی کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک اور دل کو صدمہ پہنچانے والی ہے۔ اس مشکل اور تکلیف دہ وقت میں میری ہمدردیاں وزیر اعلیٰ اور ان کے تمام غمزدہ اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے بھگوان شری رام سے پرارتھنا کی کہ وہ آنجہانی کی روح کو اپنے قدموں میں جگہ دیں اور انہیں سکون عطا فرمائیں۔

لکھنؤ (یو این آئی۔) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی جنرل سکریٹری اور ریاستی انچارج ونود تاوڑے، ریاستی صدر اور مرکزی وزیر مملکت برائے مالیات پنکج چودھری اور ریاستی جنرل سکریٹری (تنظیم) دھرم پال سنگھ سمیت بی جے پی خاندان نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں ساوتری دیوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور ریاستی انچارج ونود تاوڑے نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ اس مشکل گھڑی میں میری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں۔ ایشور سوگوار اہل خانہ کو اس ناقابل برداشت غم کو برداشت کرنے کی طاقت دے۔

بی جے پی کے ریاستی صدر اور مرکزی وزیر مملکت برائے مالیات پنکج چودھری نے بھی وزیر اعلیٰ یوگی کی ماں کے انتقال کو انتہائی افسوسناک اور دل کو غمگین کرنے والا بتایا۔ ریاستی جنرل سکریٹری (تنظیم) دھرم پال سنگھ نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک اور دل کو جھنجھوڑ دینے والی ہے۔ اس مشکل وقت میں میری گہری ہمدردیاں وزیر اعلیٰ اور ان کے تمام سوگوار اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔

یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں کے انتقال پر ریاستی نائب صدر سنتوش سنگھ، ریاستی جنرل سکریٹری رام پرتاپ سنگھ چوہان، رنجنی پانڈے، راہل بہادر، دیویش کوری، پرینکا راوت، ریاستی سکریٹری اور دیگر عہدیداروں اور کارکنوں نے تعزیت کا اظہار کیا۔

پی سی ایف نے کوآپریٹو سوسائٹیوں کے لیے 47.18 کروڑ روپے جاری کیے

لکھنؤ۔ اتر پردیش حکومت کے وزیر کوآپریٹو جے پی ایس راٹھور کی سخت ہدایات کے بعد، کوآپریٹو سوسائٹیوں کو زیر التوا واجبات اور کمیشن کی فوری ادائیگی کے سلسلے میں، اتر پردیش کوآپریٹو فیڈریشن لمیٹڈ (PCF) نے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ پی سی ایف نے دھان اور گندم کی خریداری کے سال 2025-26 کے تحت سوسائٹی کمیشن کی ادائیگی کے لیے ریاست کے مختلف اضلاع کو 47.18 کروڑ کی پوری رقم بھجوائی ہے۔ اس فیصلے سے ریاست بھر کی کوآپریٹو سوسائٹیوں کو اہم مالی راحت ملے گی۔ پی سی ایف کے مینیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر نیرج شکلا نے بتایا کہ دھان کی خریداری کے سال 2025-26 کے تحت ریاست کے 59 اضلاع کو کل 38.55 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں اور گندم کی خریداری کے سال 2025-26 کے تحت، ریاست کی 75 ضلعی کمیٹی کے سربراہ کے تحت کل 8.63 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ بھیجی گئی اس رقم میں سے، بنیادی طور پر 2.75 کروڑ ضلع شاہجہاں پور، 2.31 کروڑ بہرائچ، 1.76 کروڑ سیتا پور، 1.62 کروڑ پیلی بھیت اور 1.54 کروڑ جونپور کو بھیجے گئے ہیں۔

لکھنؤ میں اسکارپیو میں ٹکر مارنے کے بعد توڑ پھوڑ! دوراؤنڈ فائرنگ کا الزام، پولیس تفتیش میں مصروف

لکھنؤ: 20 نومبر (پی این ایس) گومتی نگر ایکسٹینشن کے بعد اب سوشانت گولف سٹی تھانہ علاقے میں کل دیر رات مبینہ فائرنگ اور مارپیٹ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ تقریباً 1:30 بجے نوجوانوں کو لے جانے والی اسکارپیو نے ٹکر مار دی۔ حملہ آوروں نے اس کے بعد گاڑی میں توڑ پھوڑ کی اور موقع سے فرار ہونے سے قبل ہوا میں دو گولیاں چلائیں۔ حادثے سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اطلاع ملتے ہی جائے وقوعہ پر پہنچی پولیس نے ایک خول کا ڈبہ برآمد کر لیا۔ اس معاملے میں انوج یادو نے الزام لگایا ہے کہ کچھ لوگوں نے دیر رات ان کی اسکارپیو کو نشانہ بنایا۔ پہلے ان کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا اور پھر حملہ کیا گیا۔ متاثرہ فریق نے الزام لگایا ہے کہ اس واردات کے پیچھے کان کنی مافیا کے کارندوں کا ہاتھ ہے۔ تاہم پولیس کی تفتیش میں ابھی تک اس الزام کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سوشانت گولف سٹی پولیس اسٹیشن کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور تحقیقات شروع کر دی۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے ایک کارتوس برآمد کر لیا۔

یوپی میں ووٹر اندراج کے لیے چار روزہ خصوصی مہم کا اعلان

ووٹر فہرست میں نام نہیں تو فارم 6 بھریں، ریاستی چیف الیکٹورل آفیسر نودیپ رِنوا کی شہریوں سے اپیل



لکھنؤ۔ اتر پردیش کے چیف الیکٹورل آفیسر نودیپ رِنوا نے مطلع کیا کہ ریاست میں اہلیت کی تاریخ 01 جنوری 2027 کو اسمبلی حلقوں کے انتخابی فہرستوں کے خصوصی نظر ثانی-2027 کے تحت دعوے اور اعتراضات وصول کرنے کی مدت کے دوران 21 نومبر ہفتہ، 22 نومبر (اتوار)، 28 نومبر (ہفتہ) اور 29 نومبر (اتوار)، 2026 کو شہریوں کی سہولت کے لیے خصوصی مہم کا اہتمام کیا جائے گا۔ انہوں نے تمام ضلعی انتخابی افسروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ خصوصی مہم کے دنوں کو منظم طریقے سے منظم کیا جائے اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ 21 اور 22 نومبر کو بوتھ لیول آفیسر (BLOs) ریاست کے تمام پولنگ اسٹیشنوں پر صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک موجود رہیں گے۔ BLOs کے پاس 17 نومبر 2026 کو شائع شدہ ووٹر لسٹ کا مسودہ دستیاب ہوگا، جس کے ذریعے شہری ووٹر لسٹ میں اپنا نام چیک کر سکیں گے۔ فارم-6، فارم-7 اور فارم-8 کی مناسب تعداد BLOs کے پاس دستیاب ہوگی۔ شہریوں کی سہولت اور ان کے سوالات اور درخواستوں میں مدد کے لیے ہر پولنگ اسٹیشن پر ہیلپ ڈیسک بھی فعال رکھی جائیں گی۔ ہیلپ لائن نمبر 1950 شہریوں کے سوالات کے حل اور ضروری معلومات اور مدد فراہم کرنے کے لیے ضلعی سطح پر بھی فعال رہے گا۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ تمام ڈسٹرکٹ الیکٹورل آفیسران کو خصوصی مہم کے دنوں میں ان اہل شہریوں بالخصوص نوجوانوں اور خواتین کے اندراج کے لیے وسیع پیمانے پر تشہیر کرنے کی ہدایت دی گئی ہے جو اندراج سے محروم رہ گئے ہیں۔ تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے بوتھ لیول ایجنٹس (BLAs)، سابقہ اور موجودہ گاؤں پردھانوں/کونسلروں، اور مقامی رضاکاروں کو اس مہم میں شامل کیا جانا چاہیے۔ سماجی تنظیموں کو بھی اہل شہریوں تک معلومات پہنچانے کی مہم میں شامل ہونا چاہیے، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان خصوصی مہم کے دنوں سے مستفید ہو سکیں۔

ہر گاؤں اور شہر میں بجلی کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنائیں، غیر ضروری شٹ ڈاؤن اور ٹرپنگ کو روکیں

وزیر توانائی اے کے شرما نے شکتی بھون میں محکمہ بجلی کا جائزہ لیا اور عہدیداروں کو ضروری ہدایات دیں



لکھنؤ۔ اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے شرما نے جمعہ کو لکھنؤ کے شکتی بھون میں بجلی کے محکمے کی ایک جائزہ میٹنگ کی، جس میں ریاست کے بجلی کی فراہمی کے نظام، دیکھ بھال کے کام، ٹرانسفارمر کی صلاحیت میں اضافہ، ایم ایل اے فنڈ سے چلنے والے پاور پروجیکٹوں، اور صارفین کی شکایات کے حل کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ریاست کے ہر گاؤں اور شہر میں مسلسل اور بلا تعطل بجلی کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ بجلی کی غیر ضروری اور بار بار بندش اور ٹرپنگ کے مسائل کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کے پاس نہ تو بجلی کی کمی ہے اور نہ ہی بجٹ کا مسئلہ ہے۔ اس لیے نچلی سطح پر خامیوں کو دور کرتے ہوئے صارفین کو بہتر خدمات فراہم کی جائیں۔ فیلڈ لیول کے افسران اور ملازمین کو انتہائی حساسیت اور ذمہ داری کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ ایم ایل اے فنڈ سے منظور شدہ بجلی کے کاموں کی سست رفتاری پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے وزیر توانائی مسٹر شرما نے کہا کہ بہت سے ایم ایل اے نے اپنے علاقوں میں بجلی کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے اپنے فنڈ سے روپے دستیاب کرائے ہیں، اس کے باوجود مختلف اضلاع میں بہت سے کام زیر التوا ہیں۔ انہوں نے ضلعی سطح کے افسران سے سوال کیا کہ کتنے کام کتنے عرصے سے زیر التوا ہیں اور ان کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟ انہوں نے تمام زیر التواء کاموں کی فہرست تیار کرنے اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے منظور شدہ نئے پاور سب اسٹیشن کا سنگ بنیاد مقامی عوامی نمائندوں کی موجودگی میں رکھنے اور ضرورت کے مطابق ٹرانسفارمرز کی استعداد کار بڑھانے کی بھی ہدایت دی۔

وزیر مسٹر شرما نے گزشتہ ہفتے کانپور میں کسانوں کو چند دنوں سے کم بجلی کی فراہمی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور متعلقہ حکام سے اس کی وجہ پوچھی۔ انہیں بتایا گیا کہ ایک بڑی لائن پر کام جاری رہنے کی وجہ صبح سے شام تک شٹ ڈاؤن نافذ تھا۔ اس پر انہوں نے ہدایت دی کہ کسانوں کو مقررہ مدت کے مطابق بجلی فراہم کی جائے اور بار بار بند ہونے سے سپلائی میں خلل نہ پڑے۔ انہوں نے سونبھدرا، سدھارتھ نگر اور سنت کبیر نگر سمیت بجلی کے مسائل کا سامنا کرنے والے اضلاع پر خصوصی توجہ دینے اور تکنیکی اور آپریشنل خامیوں کو دور کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے بجلی کی لائنوں کی بحالی، درختوں کی کٹائی اور دیگر ضروری تکنیکی کاموں کے لیے دسمبر کے مہینے میں خصوصی مہم شروع کرنے کو بھی کہا۔

میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری مسٹر نریندر پرساد نے بھی مسلسل اور طویل بندش پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو سختی سے ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی بھی حالت میں غیر ضروری شٹ ڈاؤن نہ کیا جائے۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ بجلی کے ٹرپنگ کو روکنے، تکنیکی خامیوں کو دور کرنے اور سپلائی کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے موثر اقدامات کریں۔ جائزہ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری مسٹر نریندر پرساد، ڈائرکٹر جنرل آف ویجیلنس مسٹر رام کرشنا سوارنکر، ایم ڈی یو پی پی سی ایل مسٹر نتیش کمار، مسٹر میور مہیشوری، اور دیگر متعلقہ عہدیدار موجود تھے۔ تمام ڈسکام کے مینیجنگ ڈائریکٹروں نے ورچولی طور پر میٹنگ میں شرکت کی۔

نیپیئر گھاس کی کاشت پر کسانوں اور مویشی پالنے والوں کو فی ہیکٹر 20 ہزار روپے سبسڈی

لکھنؤ۔ ریاستی حکومت کے ارادے کے مطابق، سبز چارے کی دستیابی کو یقینی بنانے اور اضلاع میں سبز چارے کی 44 فیصد کمی اور خشک چارے کی 21 فیصد کمی کو دور کر کے مویشی پروری کو مزید منافع بخش بنانے کے لیے نیپیئر گراس (روٹ سلپ) کی پیداوار کی اسکیم پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اس اسکیم کے تحت، مویشی پالنے والوں، ترقی پسند کسانوں اور ضلع کی گائے پناہ گاہوں کو مفت نیپیئر گراس روٹس (روٹ سلپس) فراہم کرنے کے ساتھ، کھیت کی تیاری اور کھاد کے لیے نقد گرانٹ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ گائے کی پناہ گاہوں سے وابستہ چراگاہوں/زمین میں سبز چارہ (زید/خریف/ربیع) کی بوائی کے لیے متعلقہ گرام پنچایتوں کو 22000 فی ہیکٹر فراہم کیے جائیں گے۔ محکمہ مویشی سے موصولہ معلومات کے مطابق اس اسکیم کے تحت منتخب مستفیدین کو پہلے سال پودے لگانے کے لیے نیپیئر گراس روٹس اور ٹبر بالکل مفت فراہم کیے جائیں گے۔ کسانوں، مویشی پالنے والوں، اور گائے کی پناہ گاہوں کو جڑیں اگانے، کھیتوں کی تیاری اور کھاد کے انتظام کے لیے فی ہیکٹر 20000 روپے کی سبسڈی ملے گی۔

لینگویج یونیورسٹی میں ایمزون اے ڈبلیو ایس کیمپس ایکسپرینس پروگرام کا انعقاد



لکھنؤ۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ کے زیر اہتمام ایمازون ویب سروسز کیمپس ایکسپیرینس پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس پروگرام میں طلبہ کو کلاؤڈ کمپیوٹنگ، سائبر سیکورٹی اور دیگر جدید ٹیکنالوجی سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور اس موقع کو ان کے مستقبل کے لیے اہم قرار دیا۔ پروگرام میں شعبے کے اساتذہ اور بڑی تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔